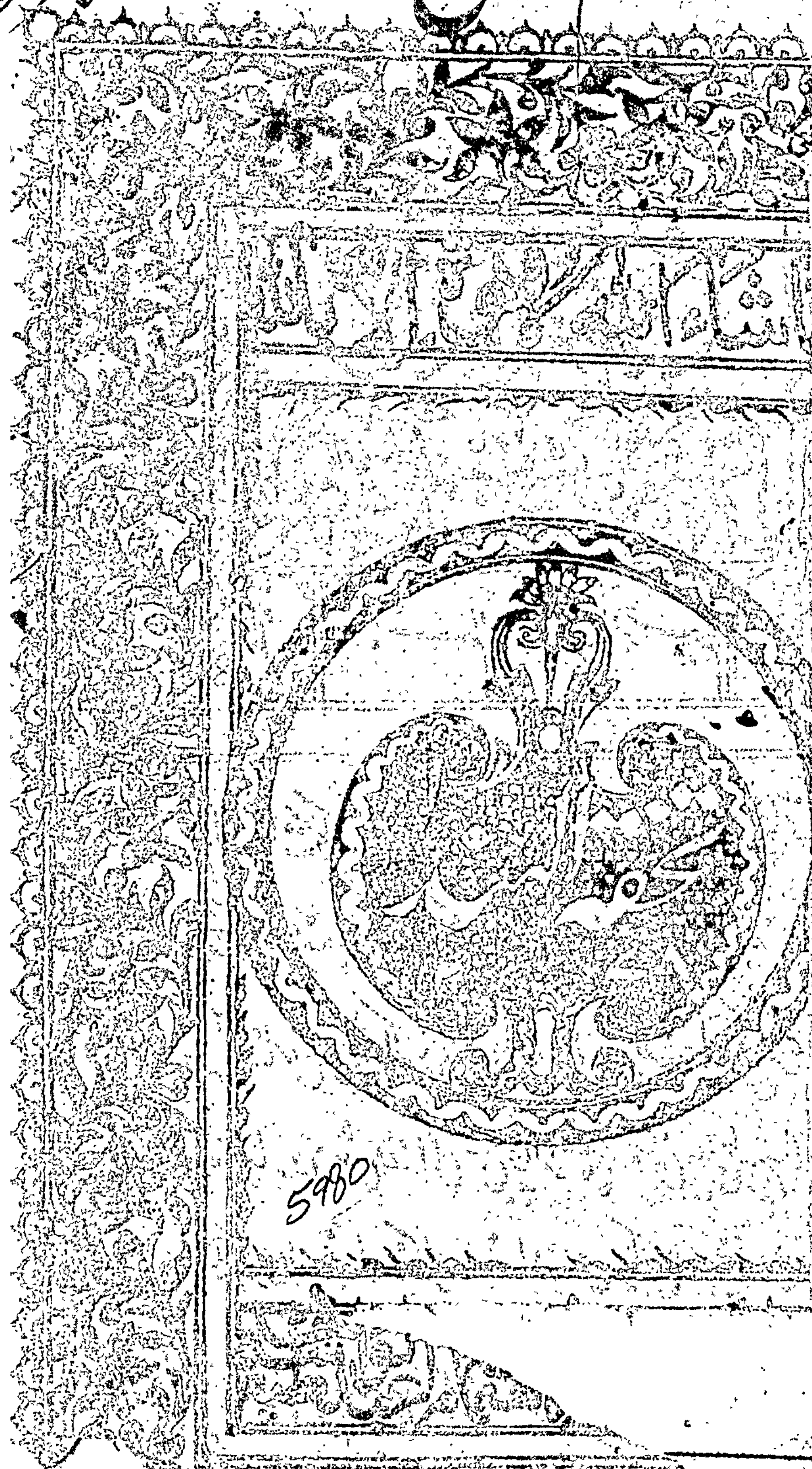
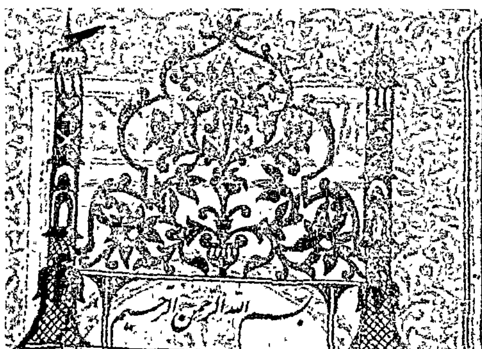
...ی نواب صاحب بہادر والی ٹونک سلمہ اللہ تعالی

...و سوم شوال سنہ ۱۲۸۲ ہجری قدسیہ





تعریف اوس پاک ذات کو سزاوار ہی جو ایسا قادر ہی کہ جسنی رنگا رنگ مخلوقات کو پیدا کیا
آدمی کو سب سے اشرف بنایا اور اوسکو روشن چراغ عقل کا ایسا عنایت فرمایا کہ
وسیلہ سی حق کو ناحق سی جدا کری اپنی مالک کی معرفت حاصل کری اور اگر اوس
چراغ کو گرد اور غبار خواہش نفسانی سی بچا کر اسکی روشنی مین طرح طرح کی دینون
مذہبون پر نظر کری اور غور اور فکر اور انصاف سی دیکھی تو بیشک جہوٹی دینوا
اور جہوٹی مذہبون سی بیزار اور سچا دین حاصل کر کی مرضی پروردگار کا مطیع ہو

مطالب

[فہ]رست مطالب کتاب تحفۃ الہند

وخاص کو رہنمائی کرین اور ہرنسیکو شرک اور کفر سی نکال کر مومن اور دیندار بنادین
خصوصاً ہماری پیشوا سید المرسلین رحمة للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ساری جہان کی ہدایت کی لئی بہیجا کہ ہم سبکو باپ اور دادا کے
رسمون کی اندہیری سی نکال کر سیدہی راہ پر ہدایت کی اور مان باپ سی زیادہ مہربانی
فرماکر اونا فع اور نقصان دین اور دنیا کا بتادیا قرآن ہون اوس مربی مہربان
نہ کوئی ایسا ہوا ہی نہوگا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین اسکی
کہتا ہی بندہ محمد عبید اللہ بیٹا منشی کوٹہ مل متوطن قصبہ پایل کا کہ یہہ فقیر لڑکپن
مین اپنی باپ کی جیتی جی گرفتار دین بت پرستی کا تہا اتنی مین رحمت الٰہی نی ہاتہہ پکڑکر
کہینچا یعنی دین اسلام کی خوبیان اور ہندؤن کی دین کے قباحتین میری دل پر کہلین
اور دل و جان سی دین اسلام کو اختیار کیا اور اپنی آپ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کی فرمان بردارون مین گن لیا اور پہر دوبارہ عقل خدادادنی مشورہ دیا کہ
دین اور مذہب کی تحقیق مین کہ ہمیشہ کا آرام یا ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہی غفلت کرنا
اور بی تحقیق صرف باپ اور دادا کی رسم سی گمراہی کی جال مین پہنسی رہنا کمال
نادانی ہی پس یہہ خیال کرکی مشہور اور رواجی دینون کا حال دریافت کرنی لگا
اور بدون رعایت کسی دین کے ہر مذہب مین نکلا اور غرض کیا ہندؤن کی دین کو خوب
تحقیق کیا اور اونکی بڑی بڑی پنڈتون سی گفتگو کی اور دین نصاری کی اعتقاد کو

بخوبی معلوم کیا اور دین اسلام کی کتابین بہی دیکہین اور عالمون سی
بات چیت رہی اور سب دینون کو بنظر انصاف بغیر لگاو کسی دینکی سوچا اور خوب
چہانا سب کو غلطی اور گمراہی پر پایا سوای اسلام کی کہ خوبی اسکی اچہی طرح ظاہر
ہوگئی پیشوا اس دین کی جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے
خوبیون اور اخلاق کی ساتہہ موصوف ہین کہ زبان اوسکی بیان سی عاجز ہے
اور اعتقادیات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس دین کے اندر ہین
جو کوئی معلوم کرتا ہی خود ہی جان لیتا ہی سبحان اللہ کیا ہی دین ہی کہ کوئی
بات اسکی ایسی نہین ہی کہ جسمین معبود حقیقی کیطرف توجہ نہو الحاصل اللہ کے
عنایت سی حق اور ناحق مانند دن اور رات اور اوجالی اور اندہیری کی جدا جدا
ہوگیا ہر چند کہ بہت مدت سی دل ساتہہ نور اسلام کی منور اور موںہہ ساتہہ کلمۂ شہادت
کی معطر تہا لیکن نفس اور شیطان نی عیش و آرام دنیائی بی بنیاد کی زنجیرون مین
جکڑ رکہا تہا اور مدت تک حال ظاہری رسوم کفر سی خراب رہا آخر جذبۂ توفیق الٰہی
کا بزبان حال فرمانی لگا کہ اس گوہر بی بہا کو کب تلک پردہ کی صدف مین اور
اس عطر راحت افزا کو کہان تک حجاب کی صندوقچہ مین رکہیگا اس موتی کو
گلی کا ہار بنانا ہی چاہئی اور اس عطر کی خوشبو سی فائدہ اوٹہانا ہی چاہئی اور علما
باعمل نی بہی فتوا دیا کہ دین اسلام کو چہپانا اور لباس اور رسم کفار کا رکہنا جہنم کو

پہنچا تاہی سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو چونسٹھ ۱۲۶۴ ہجری مین دن مبارک عید الفطر کے
آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سی نکلکر جلوہ گر ہوا اور بہائی مسلمانون کی ساتھ
عید کی نماز ادا کی فللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ
اور مدت سی یہہ خیال تہا کہ واسطی فایدہ عام کی بیان حقیقت دین اسلام
اور ملت ہنود مین کچھہ لکہا جاوی کہ جو کوئی صاحب عقل انصاف کی نظر سی دیکھے
حق اور باطل وسیر کہل جاوی سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اڑسٹھ ۱۲۶۸ ہجری مین یہہ
رسالہ مختصر مسمی بہ تحفۃ الہند تمام ہوا اور لودہیانہ کی چہاپہ خانہ مین چہاپا گیا لیکن
چونکہ اسمین بعضی الفاظ اور عبارات مشکل تہی اور ہر کسی کی سمجھہ مین نہ آتی تہی اور
حالات عجیبہ بعضی بزرگون کی جیسی برادر مکرم شیخ عبد القادر صاحب وغیرہ کہ بعد
طبع اس رسالہ کی دولت اظہار اسلام کو پہنچی تہی اسمین درج کرنی منظور تہی سو
باشارہ بعضی یاران صمیمی مثل مولانا و اولانا جناب اخوی شیخ محمد حسین صاحب متوطن
قصبہ بنت اور شفیق رفیق جناب میر احمد صاحب متوطن پور قاضی اور جناب فیضمآب حافظ
محمد اسمعیل صاحب متوطن قصبہ جہنجانہ وغیرہم کی اس کتاب کی بعضی مشکلات کو
آسان کر کی اور بعضی عبارات بدون فوت ہونی مطلب کی کم زیادہ کر کی اور بعضی
مضمون اور بعضی عجایب کہ خوبی انکی دیکہنی سی علاقہ رکہتی ہی اسمین شامل کر کی
مطبع مصطفائی دہلی مین باہتمام مصدر اخلاق مجمع اشفاق فرید عصر وحید زمان

محمد حسین خان صاحب سلمہ الرحمن کہ علوم دین کی ترویج مین بہت مصروف
رہتی ہین سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین بار دیگر بہ ہزار صحت مطبوع ہوا تہا جو کہ نسخے
قلیل الطبع ہوئی تہی اور طالب اوسکی کثیر تہی بقول شخصی یک انار صد بیمار تب برادر
محمد عبد القادر نی کہ جنکی اوصاف صفحہ ۲۵ مین مذکور ہین اپنی فرمایش سی مطبع ہاشمی مین
باہتمام محمد ہاشم علی کی ۱۲۷۶ہجری مین بار سوم بہ ہزار صحت الفاظ و حروف
مطبوع کرایا اور یہہ رسالہ مرتب ہی چار باب اور ایک خاتمہ پر پہلا باب اعتقاد کی
بیان مین دوسرا باب عبادات مین تیسرا باب معاملات مین چوتہا
باب ہندؤن کی اعتراضون کی جواب مین خاتمہ بیچ بیان خوبیون دین اسلام کے
اب دانایان صاحب شعور سی امیدوار ہون کہ تعصب اور بے طرفداری کو ایکطرف
کرکی بدون رعایت کسیکی اس کتاب مین غور اور فکر سی نظر کرین جب حقیقت حال
کہلجاوی تو حق کی قبول کرنی اور ناحق کی چہوڑنی مین دیر نفرماوین اور صرف
باپ دادا کی پیروی سی گمراہی کی جنگل مین آوارہ نہ ہون خیال کرنا چاہیے کہ حق
تعالی نی گوہر شب چراغ عقل کا آدمی کو صرف اپنے پہچان کی لیے بخشا ہی تو اس صورت
مین لازم ہی کہ دین کی اختیار کرنی مین کسیکی تقلید کا گرفتار نہ رہے بلکہ جسطرح دنیا کے
کامون مین کہ جلد فنا ہونیوالی ہی کمال فکر اور دور اندیشی کی ساتہہ کاروبار کرتا ہے
اور جس صورت مین تہوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہی تو اوس صورت مین کسی آگ

اور بیگانی کی نہین سنتا ویسی ہی بلکہ زیادہ اوس سی دین کی کامون مین نہی
کرتا اوسکا فائدہ ہمیشہ رہنی والا ہی نہایت تحقیق اور خوض بجالاوی اور اندہون
اور بادلون کیطرح دین کے راہ مین نہ چلا جاوی مبادا کہ اس غفلت اور نادانی سے
ہمیشہ کی عذاب مین گرفتار ہووی ع غم دین خور کہ غم غم دین است ✤ ہمہ غمہا
فرو تر از مینست ✤ غم دنیا مخور کہ بیہودہ است ✤ ہیچ کس در جہان نیاسودہ است ✤
اکثر ہندؤن کو کہتی سنتا ہی کہ اپنا دہرم اگرچہ رائی سمان یعنی رائی کی دانہ برابر
اور دوسری کا دہرم پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب بہی اپنا دہرم نہ چہوڑے
لیکن تعجب یہہ ہی کہ یہہ قاعدہ صرف دین اور دہرم کی مقدمہ مین جاری
کرتی ہین اور دنیا کی اکثر کامون مین بزرگون کی پیروی کا خیال نہین ہوتا
یعنی اگر کسیکا باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج اور گمنام ہووی تو اولاد کو
ہرگز یہہ لحاظ نہین ہوتا کہ باپ اور دادا کی متابعت کرکی دولتمندی اور نام آوری
کو چہوڑ دین بلکہ جسطرح بن پڑی مال و دولت کی حاصل کرنی مین نہایت محنت
اور کوشش کرتی ہین اور دین کی امر مین ہرچند کہ اپنی مذہب کا ناحق ہونا
اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کیطرح روشن ہو جاوی اوسوقت جہوٹا عذر
بزرگونکی پیروی کا پیش لاتی ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہنا چاہئی
سوای اسکی کہ ان لوگون نی دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجہہ

رکہا ہی حال آنکہ بموجب مذہب ہندؤن کی بہی بلکہ تمام دین والونکی نزدیک دنیا کا عیش و آرام عاقبت کی نعمتون کی آگی کچہہ حقیقت ہی نہین رکہتا ہے

دنیا ہمہ ہیچ و کار دنیا ہمہ ہیچ * ای ہیچ زبہر ہیچ در ہیچ مپیچ * اللہ تعالی فرماتا ہی

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ یعنی اور یہہ دنیا کا جینا تو یہی جی بہلانا اور رکہیلنا اور پچہلا گہر جو ہی سو یہی ہی جینا اگر یہہ سمجہہ رکہتی ہون اور مطلب کی شروع سی پہلی کتنی التماس بیچ خدمت دیکہنی والون اس رسالہ کی کرتا ہون پہلا التماس ہندؤن کی بزرگونکی روایات اور حکایات کہ اس کتاب مین لکہی گئی ہین اور بہت تفصیل انکی پوتہیون مین موجود ہین یہان تہوڑی سی بطور نمونہ کی لکہی گئی لیکن وقت گفتگو اور مناظرہ کی بعضی ہندو بعضی اون حکایات سی صاف انکار کر جاتی ہین اور اکثر اہل اسلام کہ انکی کتابون سی واقف نہین ہین اوسکی جواب مین چپ ہو جاتی ہین اسواسطی مناسب یہہ ہی کہ وقت گفتگو کی اول سرسری بدون اظہار قصد بحث اور مناظرہ کی اون حکایاتکو ہندؤن سی پوچہا جاوی تو صاف صاف بیچ کہدینگی جب وی اقرار کرلین بعد اوسکی گفتگو منظور ہی سو کرین اور اکثر ہندو کہ اپنی مذہب سی بہی واقف نہین ہین سچ مچ ہی اون باتونسی انکار کر دیتی ہین دوسرا التماس جس جگہہ کہ اس کتاب مین

کوئی برا کام ہندؤنکی بزرگون کی نام منسوب ہی اوسپر یقین ہی نہ کر
بیٹھین کیونکہ احتمال ہی کہ شاید انکی بزرگونمین بعضی اشخاص مقبولِ بارگاہ
الٰہی ہوئے ہون اور یہہ باتین کہ اونکی نسبت انکی پوتہیون مین لکہی ہین صرف
جہوٹ ہون اور ہوسکتا ہی کہ اس ملک مین حق تعالی کیطرف سی بعضی انبیا
بہی مبعوث ہوی ہون لیکن بہرحال جبسی کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین
بہیجی گئے ہون ۱۲
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوی ہین پچہلی دین سب منسوخ ہوگئے
تیسرا التماس جب کسی ہندوسی دین کے بات مین مباحثہ کرنا منظور ہو تو
اوسمین یہہ بات منظورِ نظرِ عالی رکہین کہ سچی دین کے حقیقت اور خوبی ظاہر
ہوجاوی اور بہولا ہوا ہدایت پاوی اور مباحثہ سی کوئی غرضِ نفسانی
یا تعلقہ زبانی منظور نہو اور گفتگو مین نرم کلامی کو اختیار کرین اور غصہ ظاہر
نکرین بلکہ اگر دوسرا سخت کلام کری آپ صبر کرین اور اونکی بزرگون کو حقارت اور
گالی گلوج سی یاد نکرین کہ اسمین کچہہ فائدہ نہین بلکہ کئی طرحکا ضرر متصور ہے
چوتہا التماس اس کتاب مین بعضی فصلونکا مطلب موقوف ہی بعضی فصلون
دوسری پر سوچا ہی کہ اول سی آخر تلک ترتیب وار اس کتاب کو حتی المقدور
ملاحظہ فرماوین پانچوان التماس اکثر حکایات اور قصص کو مینی مختصر کرکے
لکہا ہی تاکہ کتاب دراز نہوجاوی لیکن اصلی مطلب کو گم ہونی نہین دیا اسبات

مفسر مقصود نہ جانین چہٹا التماس غرض اس رسالہ کی تصنیف سی فقط بیان کفر
ہنود ہی کا نہین ہے بلکہ واسطی فائدہ مسلمان بہائیونکی اکثر مسایل ضروری دین
اسلام کی بہی اسمین بیان ہوی ہین سو چاہئی کہ جو شخص اہل علم اسکی مضمون سے
واقف ہون دوسری مسلمانونکو کہ ان پڑہی ہین اسکے مضمون سے واقف
کرین انشاء اللہ تعالی ثواب عظیم پاوینگی اور اس کتاب مین ایسی عمدہ مسایل
ضروری بیان ہوئے ہین کہ خوبی اونکی دیکہنی سی تعلق رکہتی ہے ساتوان التماس اس
کتاب مین بعضی جگہہ پر واسطی ضیافت طبع ناظرین کی گفتگوئی ظرافت آمیز ہی
کی گئی ہی اس گستاخی کو معاف فرماوین اور جہان کہین حکایات ہنود مین
بیان فسق و فجور وغیرہ کا ہی ایسی مضمون کو عورتون کی بہری مجلس مین
نہ سناوین اٹہوان التماس درود شریف پڑہکر اس مسکین کے حق مین
اور میری استادون اور دوستون اور ساری مسلمان مرد اور عورتون
کی حق مین دعا فرماوین کہ حق تعالی دنیا اور آخرت کی عذاب سی
محفوظ رکہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی شخص اپنی بہائی مسلمان کے
واسطی دعا کرتا ہی تو فرشتہ کہتا ہی آمین اور تیری واسطی بہی ایسا ہی ہو مثنوی
بماند سالہا این نظم و ترتیب ٭ ز ما ہر ذرہ خاک افتدہ بجائی ٭ غرض نقشی است
کز ما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمی بینم بقائی ٭ مگر صاحبدلی روزی برحمت ٭ کند در کار این

مسکین و عاصی ☆ نواں التماس اس کتاب مین اگر کہین خطا سہو معلوم ہو
اصلاح فرماوین دسواں التماس ہر ظاہر ہی کہ دنیا مین اگر ہزارہا برس
پاوی آخر ایک دن ضرور دنیا کو چھوڑنا ہی پڑیگا سو سب بھائی مسلمانون کو
چاہیئی کہ موت کو یاد رکھین اور آسایش جہان گذران کو چھوڑین اور عاقبت
کی سفر کا توشہ درست کرین اور اوقات اپنی بیچ ادای نماز و روزہ وغیرہ عبادات
مالی و بدنی اور بجا آوری تمام احکام شرع شریف کی خرچ کرین اور تلاوت قرآن
شریف بامعنی اور مطالعہ کتب اور استماع وعظ اور کثرت تسبیح اور استغفار اور درود
مین مشغول رہین اور خدا کی مخلوق کو امر معروف اور نہی منکر کرتی رہین اور واسطے
تہذیب اخلاق کی مضمون کتاب احیاء العلوم اور کیمیای سعادت و منہاج
العابدین وغیرہ پڑہتی سنتی رہین اور اتباع سنت نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکھین
کہ اس برابر کوئی دولت نہین خصوص اس زمانہ مین کہ اکثر لوگون نی سنت کو
بدعت اور بدعت کو سنت سمجھہ رکھا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ
مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِي فَلَهُ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ
یعنی جو کوئی میری سنت کو مضبوط کر کی پکڑتی جس وقت مین کہ میری امت بگڑ جاوی
تو اوس شخص کے لئی سو شہید کا ثواب ہی سو چاہیئی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وعدہ کو سچا سمجھکر سب سنتون کی زندہ کرنی مین خصوص انکی

نکاح مین بہت سی کیا کرین اور باجی وغیرہ رسوم بد شادی وغیرہ سی
دور کرین اور موت کو یاد رکہین اور جو علمای نفسانی اور طالب دنیا ہون
اونکی بات پر اعتماد رکہین اور اپنی دنیا کی سب کام مین مثلا بیاہ شادی مرنے
وغیرہ مین اتباع سنت نبوی کو ہاتہہ سی نہ چہوڑین اور جو رسم باپ اور دادا کی سنت
نبوی سی ثابت نہو اوسکو ترک کرین اور حضرت کی اہلبیت اور اصحاب اور جمیع
اولیاء اللہ اور تمام صلحا سی محبت رکہین والسلام علی من اتبع الہدی **باب پہلا**
اعتقاد کی بیان مین اسمین اٹہہ فصلین ہین **فصل پہلی** خدا تعالی
کی پہچان مین ہم سب مسلمان اس بات پر یقین رکہتی ہین کہ پیدا کرنیوالا
اور مالک ساری جہان کا ایک ہی اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک
نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کی ہون تو جہان کا بندوبست بگڑ جاوی اور سب
بڑائیان اور کمال اوسکو ہین اور وہ سب عیبون سی پاک ہی کیونکہ عیب والا
لایق خدا ہونیکی نہین ہوتا اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین نہ کسی جن اور
آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا کیونکہ جو خود دوسری کا محتاج ہو تو ساری جہان کا
پیدا کرنا اور سب کے حال کی خبر رکہنی اور سب کی فریاد سُنی اور سب کو رزق
پہنچانا اور سب کی حاجت روا کرنی اوس سی کیونکر ہو سکی اور سب اللہ کی
محتاج ہین کوئی چیز کسی وقت مین اوس سی بی پروا نہین ہر کسیکو ہر وقت مین

اوسکیطرف حاجت ہی اور خدا تعالی ہر وقت مین ہر چیز کو جانتا ہی خواہ وہ
چیز اندہیری مین ہو خواہ اوجالی مین خواہ زمین پر خواہ آسمان مین خواہ پہاڑ
کی چوٹی پر خواہ سمندر کی تہ مین اور ازل سی ابد تک ہر چیز کا احوال اسی
طرح جسوقت جس مکان مین جو کچہہ گذرا اور گذریگا خدای تعالی کو سب
معلوم ہی یہانتک کہ ہر کسیکی دل کی بہید جانتا ہی کسواسطی کہ اگر کسی چیز کو
نہ جانتا تو لائق خدای کی نہوتا اور اوسکا جاننا آدمیون اور جنون اور فرشتون کے
کی جاننی کی مانند نہین ہی کیونکہ ان سب کو جو کچہہ معلوم ہوتا ہی سو اللہ تعالی
کی بتلانی سی معلوم ہوتا ہی اور عقل اور حواس کی وسیلہ سی معلوم ہوتا ہی اور
کسیوقت مین کوئی چیز معلوم ہوتی ہی کسیوقت مین نہین معلوم ہوتی ہر وقت
مین ہر چیز نہین معلوم ہوتی اور حق تعالی کو سب کچہہ آپہی سی بغیر بتلانی کسیکی اور بغیر
وسیلہ عقل اور حواس کے معلوم ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت بدون آنکہون
کی دیکہتا ہی کوئی چیز کسیوقت مین اوسکی نظر سی باہر نہین یہانتک کہ اندہیرے
رات مین چیونٹی کی پانؤنکو بہی دیکہتا ہی اور سب کچہہ بغیر کانونکی سنتا ہی یہانتک
کہ چیونٹی کی پانؤنکی آواز بہی سنتا ہی اور ہر کام پر قدرت رکہتا ہی جو چاہی
سو کری فقط اوسکی ارادی سی ایک حکم کن سی سارا جہان پیدا ہوا ہی اور چاہی
ایک حکم سی سب کو فنا کر دی اور جو کسی کام کو نہ کر سکتا تو خدای کے

لائق نہوتا اور اوسکی قدرت ایسی نہین جیسی آدمیون اور جنون اور فرشتون
قدرت ہی کسواسطی کہ یہہ سب اللہ کی محتاج ہین آپسی کچہہ نہین کر سکتی او
انکی قدرت ضعیف کسیوقت مین چلتی ہی کسیوقت مین نہین چلتی اور اللہ تعا
کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدای تعالی نی نہ کسیکو جناہی اور نہ کسنی
اوسکو جنا اور نہ کسی کا بہائی ہی اور نہ کسی سی ناتا رکہتا ہی غرض کہ خدا تعالی کی
مانند اور کوئی چیز نہین ہی خدایتعالی بیچون اور بیچگون اور بی شبہ اور بی نمون
اور جو کوئی کہی کہ خدایتعالی کا آنکہونسی دیکہنا تو اس جہان مین ثابت نہین ہوا
پہر تمنی خدایتعالی کو کسطرحسی پہچانا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہم نی اللہ تعالی کو
اوسکی مخلوقات کو دیکہکر پہچانا ہی مثلاً رنگی ہوئی کپڑی کو دیکہکر رنگریز کو جان
لیتی ہین کہ ایک شخص اسکا رنگنی والا ہی اور خط کو دیکہکر اوسکی لکہنی والی کو پہچان
لیتی ہین کہ ایک شخص اسکا لکہنی والا ہی کیونکہ بنا لکہنی والی کی لکہنا نہین ہو سکتا
ور تخت کو دیکہکر بڑہی کو پہچان لیتی ہین کہ کوئی شخص کاریگر اسکا بنانی والا
ہر آدمی اس سب مخلوقات مثلاً زمین آسمان چاند سورج ستاری خاک پانی ہوا
ب درخت دریا پتہر لکڑی حیوان انسان بادل مینہہ پہول پہل گرمی سردی
کلی تری بیماری تندرستی وغیرہ کو دیکہکر انکی پیدا کرنیوالی کو کیونکر نہین پہچانیگا
بہری ہم کسی کام کا ارادہ کرتی ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کی

موافق نہین ہوتا پہر ہماری اوس مراد کو کون پلٹ دیتا ہی سو وہ پلٹ
دینی والا خدا تعالی ہی اور آدمی یہہ خیال کری کہ تہوڑی سی مدت کی آگی
اسکا نام اور نشان دنیا مین نہتا پہر پہلی منی کا قطرہ ہوا اوس سی آدمی بنا
پہر کسنی بنا دیا اگر جانتا ہی کہ اپنا بنانی والا آپ ہی تو یہہ خیال کری کہ اسوقت
مین کہ موجود ہی اپنی بدن پر یہہ ایک بال نہین پیدا کر سکتا پہلی کہ اسکا نام
اور نشان نہتا اپنی آپ کو کیونکر پیدا کر لیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنیوالا
یہہ آپ نہین کوئی اور ہی سوای اسکی پس وہی خدا ہی جسنی سب کچہہ پیدا کیا
اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوقات کو بدیدہ غور و فہم دیکہا کری تو اللہ تعالی کی
وجود کی شناخت خوب حاصل ہو اور بموجب دین ہندؤنکی خدا تعالی کی شناخت
مین اختلاف بہت ہی چنانچہ کچہہ بیان اسکا اسی باب کی ساتوین فصل مین
آویگا انشاء اللہ تعالی اور کچہہ بیان یہان بہی ہوتا ہی جاننا چاہی کہ از روی
دین ہندؤنکی خدا دو طور پر ہی ایک نرگن یعنی جسکو کچہہ صفت نہین دوسرا سرگن
یعنی صفتون والا اور کہتی ہین کہ نرگن اوسوقت ہوتا ہی جب تمام مخلوقات
فنا ہوتی ہی اور اوسکی اسحالت کا بیان کچہہ نہین ہو سکتا اور سرگن اوسوقت
ہوتا ہی جب اسکا پیدا کرنیکا ارادہ ہوتا ہی اور مایا کی جنبش ہوتی ہی تو تین گن
یعنی رج اور ست اور تم اوس مین ظاہر ہوتی ہین رج کی جہت سی برہما کی صورت

قوت غضبی ۱۲ — شہوت و خواہش ۱۲

مین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہی اور ست کی جہت سی بشن کیصورت مین ظاہر
ہوکر خلقت کو پالتا ہی اور تم کی رو سی مہادیو کیصورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو
فنا کرتا ہی اور مفصل یہہ بیان اس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالی
تو گویا برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون دیوتی بقول ہندون کی مظہر اور نائب خدا
بلکہ ایک خدا کی تین خدا اور بالکل حاکم اور مختار ساری جہان کی ہین اس مقام مین ایک
بات کو سمجھنا چاہی کہ اول تو سوای اللہ کی اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور
نہ خدا کا منقسم ہونا جائز ہی اور اگر فرض کیا جاوی کہ یہہ تینون نائب خدا اور مختار
کل ساری جہان کی ہین تو عقل سلیم کی نزدیک نہایت ضرور ہی کہ یہہ
تینون عادل اور منصف اور اچھی صفتون سی موصوف اور بری صفتون سی
پاک ہون لیکن ہندون کی دین سی ان تینون کی اوصاف ایسی ظاہر ہوئے
ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو وہ بہی انکی بیعقلی پر ہنسی چنانچہ اوسمین
بہت ہی کم بطور نمونہ کی لکہی جاتی ہین مہابہارت مین لکہا ہی کہ اترئ
منی کی جورو بہت نیک تہی یہہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اوسکی عصمت مین
رخنہ ڈالنی کو اوسکی دروازہ پر بہیکہ مانگنی گئی وہ بیچاری بہیکہ دینی کو باہر آئی یہہ
صاحب فرمانی لگی کہ ہم کیا بہوکہی ہین کہ ایسی بہیکہ لینگی ہان اگر ہمکو اپنی گہر مین
لیجاکر اور ننگی ہوکر ہمکو کہانا کہلاوی تو ہم ٹہہری رہین وہ بیچاری اپنی خصم سی

ہندون کی مذہب کی حقیقت میں ... (حاشیہ)

اجازت لیکر ان تینونکو اپنی گہر مین لیگئی جب کہانا کہلانی لگی اوس عورت
نی انکی بدن پر پانی چہرکا یہہ تینون چہوٹی لڑکی بن گئی انتہی اس سی معلوم ہوا
کہ یہہ تینون بدمعاش ودغاباز اور شہوت پرست اور عاجز ایسی ہین کہ ایک
عورت کی جادو سی لڑکی بن گئی بہلا ایسا شخص کہین خدا اور نائب خدا اور دنیا کا
مالک ہوسکتا ہی اور کارتک مہاتم اور پدم پوران مین لکہا ہی کہ
ایکدفعہ اندر دیوتا مہادیو کی درشن کو کیلاس پربت پر گیا وہان جاکر کیا
دیکہتا ہی کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑی بڑی دانتون والا بیٹہا ہی
اندر نی اوس سی پوچہا شو کہ شو یعنی مہادیو کہان ہی اوسنی اندر کی بات کا
جواب ندیا بلکہ سخت گوئی سی پیش آیا اندر نی خفا ہوکر اوسکی گردن پر گرز مارا
وہ گرز اوسیوقت راکہہ ہوگیا اندر حیران رہگیا اور حقیقت مین وہ شخص بدصورت
آپ ہی مہادیو تہا مہادیو نی چاہا کہ اندر کو جلا کر راکہہ کرڈالی اتنی مین برہسپت
کہ ساری دیوتاؤنکا پیر و مرشد ہی وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنی
لگا اور بہت عاجزی سی اندر اور برہسپت نی مہادیو کو بہت سراہا تب مہادیو نی
اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ جو تمہاری مراد ہی مجہسی مانگو ان دونون نی
کہا کہ ہم یہہ چاہتی ہین کہ یہہ غصہ کی آگ تمہاری آنکہون مین بہڑک رہی ہی
اسکو دبالیجی مہادیو نی کہا کہ یہہ آگ دب نہین سکتی لیکن مین اسکو

اور جابہہ پر پہینک دیتا ہون پہر مہادیو نی اوس غصہ کی اگ کو سمندر مین جہان
گنگا ندی ملتی ہی وہان پہینک دیا وہ اگ وہان پڑتی ہی ایک لڑکی کی
صورت بن گئی اور اوس لڑکی نی رونا شروع کیا اوسکی آواز کی ہیبت سی
زمین اور آسمان مین بہونچال پڑگیا برہما وہان آیا سمندر نی برہما کی تعظیم
بجا لاکر اوس لڑکی کو برہما کی گود مین رکہہ دیا اور کہا کہ اسکا نام آپ ہی رکہہ
دیجئی اوس سعادتمند لڑکی نی برہما کی داڑہی ایسی زور سی پکڑی کہ برہما کی
آنکہون سی جل یعنی پانی نکل پڑا چونکہ اوسوقت برہما کی آنکہونسی جل نکلا تہا
اوس لڑکیکا نام جلندہر رکہا اور شکر دیوتا کو کہ ساری دیتیون کا گورو ہی بلاکر
کہا کہ جلندہر کو سب دیتیون کا راجا بنادی اور برندا نام عورت سی کہ کال نیمی
دیتیون کی سردار کی بیٹی ہی اوسکا بیاہ کردی شکر نی بموجب حکم برہما کی ایسا
ہی کیا اور جلندہر اوسیوقت جوان ہیکل بن گیا اور زمین کی ساری راجاؤن
اور بہادرون سی زیادہ تہا کہ کوئی دیت اور دیوتا اوسکی مقابلہ کا نہ تہا
تب اوسکو بہت سا تکبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سی نکال دیا تب
سی ساری دیوتاؤن نی غمناک ہوکر یہہ حال برہما سی عرض کیا برہما نی
اونکو بشن کی پاس بہیجا بشن کو جلندہر کا ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا کہ بشن کا
دل ہی اوسنی بشن کا ارادہ دریافت کرکی یہہ سونچا کہ جلندہر بغیر مہادیو کی

اوسکی ہاتھہ سی مارا نہین جاویگا پھر نارد نی حیلہ کیا کہ جلندہر سی جاکر کہا
کہ سب اسباب بادشاہت کا تیری گھر مین موجود ہی لیکن پاربتی مہادیو کی
جورو کہ نہایت خوبصورت ہی جبتک وہ تیری ہاتھہ مین نہ آوی تو کچھہ لطف
نہین ہی جالندہر نی مہادیو سی پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تب لڑائی کا قصد کیا
چنانچہ مہادیو اور اونکی صاحبزادی جلندہر مین سخت لڑائی ہوئی برہما او
بشن اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچی پر جلندہر کی آگی سب عاجز ہوئی
پھر بشن نی اپنی دلمین سوچا کہ برندا جالندہر کی جورو بہت نیک اور ستی ہی
جبتک اوسکی عصمت مین خلل نہ آویگا جلندہر نہین مریگا پھر بشن نی اپنی
آپ کو جلندہر کی صورت بناکر اوسکی جورو سی فعل بد کیا اس حیلہ سی اوسکا ست
توڑ دیا تب جلندہر مہادیو کی ہاتھہ سی مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو
بشن کا یہ فریب معلوم ہوا اوسنی بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر کہا کہ تو پتھر بن جا
بشن اوسکی سراپ سی پتھر بن گیا جسکو سالگرام کہتی ہین اور گنڈکا ندی مین
جا پڑا چنانچہ اب اوس ندی مین سی پتھرون کو لاکر پوجتی ہین القصہ برندا جلندہر
کی جورو اس غم سی آگ مین جلکر راکھہ ہوگئی اور اوسکی راکھہ سی تلسی کا درخت
جم آیا چونکہ بشن نی برندا کی وصل سی بہت مزا لوٹا تہا اور برندا پر عاشق
ہوگیا تہا اوسکی جل مرنی سی بہت اوداس ہوا اور بیتاب ہوکر اوسکی

بہسم یعنی راکہہ پرآبیٹہا اور بیقرار ہوئی لگا دو سرے دن تو پاؤن نی یہہ حال دیکہکر تلسی
کی پتی اوسکی سر پر رکہی چونکہ تلسی بہی بشن کی معشوقہ کی راکہہ سی ظاہر ہوئی
تہی اوس سی بشن کی دلکو تسلی ہوئی چنانچہ اب تلک جو لوگ بشن کو پوجا
کرتی ہین سالگرام تہر کو بشن کا روپ سمجہکر پوجتی ہین اور تلسی کی پتی اوپر
چڑہاتی ہین یہہ قصہ مختصر اتمام ہوا اس داستان سی معلوم ہوا کہ جناب
مہادیو صاحب بڑی خوش اخلاق تہی کہ باوجودیکہ مہمان کی خاطرداری میزبان پر
لازم ہوتی ہی اندراونکی زیارت کو گیا اوسکو جہڑک کر بیعزت کر دیا کیا خوب
کہا ہی کسی شاعر نی فرد یک ترش روئی برائی دفع صد مہمان بس است*
چین ابرو چوب دربان است صاحب خانہ را* اور عاجز اور مغلوب الغضب
ایسی تہی کہ اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکی اور برہما ایسا عاجز تہا کہ ایک لڑکی کی
اپنی واڑہی چہوڑا نہ سکا بلکہ چشم پر آب ہوا اور بشن نی دغا اور زنا کیا اور ایک
عورت کی عشق مین عاجز اور بیقرار ہوا اوسکی بددعا سی تہر بن گیا چنانچہ اب
تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکہہکر اوسکی پوجا کرتی ہین یہہ اوسکی زنا کی
نشانی ہی کہ ہندؤن کی عبادت مین داخل ہی اور ناردنی کہ بشن کا دل ہی
جلندہر کو بہکاکر مہادیو کی عورت کا سوال کروایا بیچاری مہادیو کی عزت کو
ٹہا لگایا اور برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون جو بقول انکی ساری جہان کی

مالک مختار ہین ایک جان برہمی قتل کرنے سی عاجز ہو گئی پہر ایسی فریبی لنسانی اور عاجز شخصون کو نائب خدا بلکہ خدا اور مختار کل سمجہنا محض جہالت اور ضلالت ہی اور سوای بدبختی ازلی کی کیا تصور کیا جاوی اور سنو کہ انکی بعضی اہل تواریخ کہتی ہین کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی نہانی لگی اور اپنی بدن کی میل سی ایک اپنا بیٹا بنایا جسکا نام گنیش ہی اور اوسکو گہر کی دروازہ پر بہٹہایا تاکسی کو اندر نہ جانی دی اتنی مین مہادیو باہر سی آئی گنیش نی اونکو اندر جانی سی منع کیا مہادیو نی خفا ہو کر اوسکا سر کاٹ کر دور پہینک دیا پاربتی اوسکی غم سی بہت روئی اور کہنی لگی کہ اوسکو زندہ کرو مہادیو نی ہرچند گنیش کی سر کو تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتہی کا سر کاٹ کر گنیش کی جسم سی ملا کر زندہ کر دیا اور اوسکو یہہ بر یعنی انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچہہ کام کیا کری پہلی تیرا نام لیوی اور جو کوئی کسی دیوتا کی پوجا کری پہلی تیری پوجا کر لی تب اوسکی وہ پوجا قبول ہو اس سی بہی مہادیو کا ظالم اور ناقص العلم ہونا ثابت ہوا پہر ایسا شخص خدا اور مختار کل کیونکر ہو سکی اور شو پوران مین لکہا ہی کہ سب سی پہلی بشن کی ناف سی کنول کا پہول نکلا اوسمین سی برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جہگڑنی لگی برہما نی کہا تجہکو مینی پیدا کیا ہی بشن نی کہا نہی

شخکو پیدا کیا ہی اتنی مین اسمان سی ایک وہوان ظاہر ہوا اوس دہوین
مین سی برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہہ بشن ہی جسکی ناف سی کنول نکلا
اور اوس سی تو ظاہر ہوا اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہمانی اوس دہوین کیطرف
غور سی نگاہ کی تو اوسمین سی ایک لنگ یعنی آلت نظر آئی برہما ہنس کی
شکل بنکر اوس لنگ کی پیمایش کی لئی اوپر کو اوڑا اور بشن سور بنکر پاتال کو گیا
دس ہزار برس تک دونون دوڑی گئی پر اوس لنگ کا انتہا نہ پایا بس ہما
نی جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنیوالا یہی ہی اوسوقت سی اوس لنگ کی
پوجا شروع کی کہ آج تلک ہوتی ہی اس سی معلوم ہوا کہ برہما اور بشن ایسی
جاہل تہی کہ آپسمین جہگرنی لگی اور ہر کوئی اپنی آپکو دوسریکا پیدا کرنیوالا جاننی
لگا اور پہر برہمانی اپنی خالق کو پہچانا تو اسطرح پہچانا کہ ایک بڑی آلت کو بسبب
درازی اوسکی کی اپنا خالق سمجہہ لیا اور دونو ملکر اوس آلت کی مقدار دریافت
کرنی سی عاجز ہوگئی اور آلت کا دریافت کرنا اور اوسکی ناپنی مین اہتمام کرنا
عقلمندون کا کام نہین بلکہ مسخرون اور بڑی بیحیاؤن کا کام ہی غرض ایسی
شخصونکو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہی اور طرفہ تر یہہ ہی کہ بعضی شاستر
مین ان تینون کی ہجو لکہی ہی چنانچہ پدم پوران مین لکہا ہی کہ برہما اہنکار
یعنی متکبر اور مہادیو کاماتر یعنی شہوتی ہی ایک بشن پوتر یعنی پاک صاف ہی

اور ادہی کتاب مین لکہا ہی کہ بشن نی جلندہر کی جورو سی زنا کیا سبحان اللہ
پرنتہ ایسا ہی چہاپی اور اسکندہ پوران مین لکہا ہی اشلوک
لیشمرور شن پاتہی شودرو پر جاتی * شودر وات نشدی شوکرن
یانت دارن * یعنی بشن کی درشن سی شو یعنی مہادیو خفا ہوتا ہی اور مہادیو کے
خفگی سی بلاشک بری دوزخ مین جاتا ہی اور بیدانت شاستر کہ بقول
انکی سب شاستروں سی افضل ہی اوسمین یون لکہا ہی کہ ابدیا یعنی نادانی کا
سنبندہ یعنی پیوند خدا سی ہوا تب سب مخلوقات بن گئی یعنی معاذ اللہ
خدا نی آپ کو جیو یعنی حیوان سمجہہ لیا اور بقول سانکہہ شاستر کی جہانکا پیدا ہونا
خدا سی نہین بلکہ پرکرتی سی ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین فصل مین آوی گا
انشا اللہ تعالی اور بقول میمانسا شاستر کے ہی خدا خالق نہین بلکہ پیدا
ہونا جہانکا کرم یعنی اعمال سی جانتی ہین اور بعضون کی نزدیک کال یعنی
زمانہ سی پیدا ہونا جہان کا ہی اور بعضون کی نزدیک سبہاو یعنی خاصیت
سی ہی غرض خلاصہ انکی اکثر شاستر ونکا یہہ ہی کہ خدا تعالی خالق کسی چیز کا
نہین ہی سبحان اللہ عجب بات ہی کہ اللہ صاحب کو جو سب کا مالک ہی محض
معطل اور بیکار جانتی ہین اتنا نہین بوجہتی کہ اگر اللہ تعالی معطل ہو تو سارے
جہان کی خبر کون رکہی اور بقول انکی خدا تعالی کا ہونا اور نہونا برابر ہوا

خدا سی کسیکو کچہہ نہ نفع پہنچی نہ نقصان پہر اوسکی خدا ہونی سی کیا فائدہ اور
لوگونکو بری کامونسی بچنا اور اچہی کامون کا کرنا کچہہ ضرور نہوا کیونکہ جو سارے
جہانکا مالک ہی وہ تو بقول انکی کچہہ کرتا ہی نہین نہ نیکونکو جزا دیوی نہ بدونکو
سزا پہر کسیکو اوسکا خوف کیا رہا اور کسیکو اوس سی امید کیا رہی اور دوسرے
جاننا چاہی کہ خدا تعالی کا پہچاننا بدون پہچاننی اوسکی مخلوق کی نہین ہوسکتا
کیونکہ جو کاریگر آنکہونسی نہ دیکہا ہو تو اوسکی کام کو دیکہہ کر اوسکا پہچاننا ہوتا ہے
اسیطرح خدای تعالی کا دیکہنا آنکہونسی اس جہان مین ثابت نہین ہوا آخر
اوسکی مخلوقات کو دیکہکر پہچانا گیا ہی پہر جبکہ کوئی چیز اوسکی پیدا کی ہوئی نہو
تو اوسکو پہچانی کسطرح اور عجب تر یہہ ہی کہ جو ساری جہانکا مالک دانا
بینا شنوا خالق مدبر حی قیوم ہی اوسکو معطل جانتی ہین اور جہان کا
پیدا ہونا سمجہتی ہین نیچر کی سی جو بقول انکی اندہی اور بیعقل ہی چنانچہ اسی
باب کی ساتوین فصل مین اسکا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی یا سمجہتی ہین کرم
جو فاعل اوسکی مخلوقات ہین اور وہ انکا فعل ہی یا سمجہتی ہین کال یعنی وقت
سی جو وہ بہی بی شعور اور بیجان ہی اور خدا پاک سی نادانی کی نسبت کرنی
اور اسیکو جہان کی پیدایش کا سبب سمجہنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی ہے
معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو تو جہانکا کام کسطرح چلی کوئی نادان خدا کو نادان

نکہی گا یہان مضمون سی امیدِ انصاف ہی کہ بغورِ تمام قیاس فرماوین
کہ بموجب ہماری دین کی اللہ صاحب کی صفتین کسطور پر بیان ہوئی ہین
اور بموجب دین ہندؤن کی کیا کچہہ بیان واہی تباہی ہی ہماری نزدیک
اللہ تعالی ایسا علیم ہی کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا ہی اور ہندؤن نی اوسکی
ساتہہ نادانی کا پیوند جائز رکہا ہماری نزدیک سب کا خالق اور نفع نقصان
بخشنی والا سوا خدا کی اور کو جاننا شرک ہی اور ہندؤن نی خدا کو معطل
ٹہیرایا استغفر اللہ استغفر اللہ الٰہی ہماری ہزار ہزار توبہ اور پناہ تیری اسبات سے
کہ ہم تجہہ عالم الغیب والشہادہ سی نادانی کی نسبت کرین یا تجہکو معطل سمجہین
اور سوا تیری کسی اور کو جہان کا پیدا کرنیوالا اور نفع نقصان بخشنی والا سمجہین
اور سوا تیری اور سی خوف اور امید رکہین ای پروردگار تو ہی ہی سبکا
مالک اور خالق زندہ کرنیوالا اور مارنی والا اور عزت دینی والا اور ذلت
دینی والا اور جزا دینی والا اور سزا دینی والا تو جو چاہی سو کری کوئی
تیرا شریک نہین سب تیری بندی اور تیری آگی عاجز ہین اگر ہندو اس
مقام مین اس اعتراض کا یہہ جواب دین کہ بعضی عبارت بید اور شاستر کی
معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی سب کچہہ جانتا اور بغیر کانون کی سنتا اور
بغیر آنکہون سے دیکہتا اور خلقت کو پیدا کرتا ہے اور

مہابہارت کی آدپرب یعنی پہلی باب مین حق تعالی کی صفت مین
یون لکہا ہی کہ برہما اور مہادیو اور بشن اور اندر سبکو اوسنی پیدا کیا ہی
اور وہ ہمیشہ ہی اور رہوگا اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہہ محیط ہی اور
کریم بخشندہ اور ضعیفونکو قوی کرنیوالا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ
تو تمہاری ہی بید اور شاستر سی ثابت ہوا ہی کہ خدا کچہہ نہین کرتا چنانچہ
ابہی اسکا بیان گذرا ہی اور مفصل بیان استباکا اسباب کے
ساتوین فصل مین دیکہہ لو تو یہہ اختلاف تمہاری ہی دین مین ہوا
پہر جن شاستر ون سی خدا کا معطل ہونا ثابت ہی اگر تم اونکو مردود سمجہو
تو البتہ یہہ بات تمہاری قابل سماعت ہو اور تم سب شاستر ون کو ست
یعنی حق کہتی ہو اسیواسطی یہہ الزام تمپر باقی رہا اور تمہاری اکثر شاسترون
کا خلاصہ تو یہی ہی کہ خدا خالق نہین ہی اگر کوئی ایک آدہا قول اسکے
برخلاف ہوا تو کیا ہوا اور دوسری اونکی دین مین لکہا ہی کہ جب کوئی
شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکی دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہی
تو خدا تعالی ایک شکل اختیار کرتا ہی یعنی ایک جسم مین اوترتا ہی
اسیواسطی اوسکو اوتار کہتی ہین سو بعضی کہتی ہین کہ چوبیس مرتبہ خدا نی جسم
اختیار کیا از انجملہ دس اوتار ونکو بہت اشرف جانتی ہین اور کہتی ہین

کہ اونمین سی چار اوتار ستجگ کی زمانہ مین ہوئی ہین پہلا مچھہ اوتار
کہتی ہین کہ سنکھا سر دیت برہما کی چارون بیدون کو چرا کر نگل گیا اور سمندر
مین غائب ہوا برہما جی لاچار ہوکی بھگوان سی عرض کیا بھگوان نی مچھلی
کی صورت اختیار کر کر سمندر کی تہہ مین جاکر سنکھا سر دیت کو مار کر بیدون کو
اوسکی پیٹ سی نکالکر برہما کی حوالہ کیا دوسرا کچھہ اوتار کہتی ہین کہ دیوتاؤ
نی چودہ رتن نکالنی کی لیئی چاہا کہ سمندر کو دہی کیطرح بلوئین مندراچل نام
پہاڑ کی رئی اور باسک ناگ کی اوسمین رسی ڈالکر سمندر کو بلونی لگی مندراچل
پہاڑ جو بہت گران تہا پاتال کو چالی لگا دیوتا اوسکو سنبہال نہ سکی لاچار ہوکر
بھگوان سی عرض کیا بھگوان نی آپ کچھوہ کی صورت پر ہوکر اوس پہاڑ کی
نیچی اپنی پیٹھہ رکہی تب دیوتاؤن نی حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سی نکالی
اور وہ چودہ رتن یہہ ہین انمرت یعنی آبحیات ہلاہل یعنی زہر مدرا یعنی شراب
لچھمی یعنی بشن کی جورو کامدہین گائی سپت مکہی یعنی سات مونہہ والا گہوڑا
سورج کی سواری کا چندرما یعنی چاند رنبہا پاتر یعنی عورت ناچنی والی جواندر
کی مجرا کرتی ہی کلپ برچہ یعنی درخت جو سرگ مین ہی کوستبہ منی یعنی جواہر
دہنتر بید نام طبیب کا ہی ایراپت نام فیل دہنک یعنی کمان جو بشن کی ہاتہہ مین
سنکھہ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتی ہین تیسرا باراہ اوتار کہتی ہین کہ

ایک دیت ساری زمین کو معہ ساکنان زمین کی بوریہ کیطرح پر لپیٹ کر پاتال
کو لیگیا بہگوان خوک کیصورت اختیار کرکی پاتال مین جاکی اوس دیت کو مار کی
زمین کو اوسکی ہاتہہ سی چہوڑالایا چوتہا نرسنگہ اوتار کہتی ہین کہ ہرن کتب
دیت لی لوگون سی کہا کہ تم میری عبادت کرو پرہلاد اوسکا بیٹا خداپرست تہا
ہرن کتب نی لوہی کا ستون آگ مین سرخ کرکی ارادہ کیا کہ پرہلاد کو اوس سی
باندہی بہگوان لی اوسیوقت ایسی جانور کی شکل پر کہ آدہا اگلا بدن اوسکا شیر کا
اور آدہا پچہلا بدن اوسکا انسان کا تہا ظاہر ہوکر ہرن کتب کو ہلاک کیا اور کہتی
ہین کہ تین اوتار ترتیا جگ مین ہوی ہین * پہلا باون اوتار کہتی ہین
کہ بہگوان لی بموجب التماس دیوتاؤن کی لقد باون اونگلی کی جسم اختیار
کرکی راجابل کو کہ بہت عادل اور خوش خصال تہا چہل یعنی مکر کی ساتہہ سلطنت
سی خارج کیا چنانچہ اس چہل یعنی مکر کو بہگوان کی مناقب مین داخل کرتی ہین دوسرا
پرسرام اوتار کہتی ہین کہ راجا سہستر باہو چہتری لی جمدگن برہمن پرسرام کے
باپ کو کہ اوسکا ہم لفت تہا قتل کردیا بہگوان لی کہ اوسکا بدلا لینی کو جمدگن کی
گہر پیدا ہوا تہا ایک تیر ہاتہہ مین لیکر اکیس خون کی بدلی ساری جہان کے
چہتریون کو قتل کرڈالا اور چہتریونکا تخم جہان مین نہچہوڑا اور اون مقتولونکی
عورتون سی برہمنون لی جماع کیا اونسی جو اولاد باقی رہی وہی اب کہتری لوگ

چہتری کہلاتی ہین تیسرا رامچندر اوتار کہ واسطی قتل راون دیت کی راجا دشرتہہ کی گہر تولد ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت پکڑ کر لیگیا رامچندر نی ہنومان کی مدد سی اوسکو ہلاک کیا اور اپنی بیوی کو چہوڑا لایا اور بالمیک نے رامائن مین لکہا ہی کہ شورپ نکہا راون کی بہن نے رامچندر سی اپنا بیاہ کرنا چاہا رامچندر نی کہا کہ میرا بیاہ ہولیا ہی میری بہائی لچہمن کا نہین ہوا تو اوسکی پاس جا حالانکہ لچہمن کا بیاہ ہوچکا تہا اور رامجی نے لچہمن سی کہلا بہیجا کہ اس عورت کی ناک اور کان کاٹ لی لچہمن نے ویساہی کیا کہتی ہین کہ اسی سبب سے راون اور رامچندر مین فساد برپا ہوا تہا اور لکہا ہی کہ رامچندر نے کہ عوام الناس اور برہمنون کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو راون سی چہوڑا کر پہر اپنی گہر مین داخل کیا وہ اس سبب سی ایسا ناپاک ٹہرا کہ اجودہیا کی لوگ اوس سی پرہیز کرنی لگی اور دو اوتار دواپر جگ مین ہوئی ہین ایک کرشن اوتار کہتی ہین کہ بہگوان نی واسطی قتل کنس نام متہرا کی راجا کی بسدیو کے گہر دیوکی کی پیٹ سی کہ کنس کی چچیری بہن تہی تولد ہو کر کنس کو قتل کیا اور حکومت متہرا کی راجا اگرسین کو دی کہتی ہین کہ اس اوتار نی عورتون سی بہت ہنسی اور کہیل کیا ہی دوسرا بودہا اوتار اور وہ آدمی کی صورت صندل سی تراشی ہوئی اب تک جگن ناتہہ مین موجود ہی جب پرانی ہو جاتی ہی

پہرتی بنادیتی ہین کہتی ہین کہ جو کوئی ساری عمر مین اوس سورت کا ذکر
کرلی اوسکی تمام عمر کی گناہ عبادت بن جاتی ہین اور اسمقام مین ہندو ایک
دوسری کی چہوتی سی پرہیز نہین کرتی اور کہتی ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ
کلجگ مین سنبل شہر مین ویشن دت برہمن کی گہر پیدا ہوگا جسکو کلکی اوتار
کہتی ہین اور جانتی ہین کہ اوسکی ہونی سی تمام خلقت کہ کلجگ کی تاثیر سی
بگڑ گئی ہوگی پہر درست ہوجاوی گی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا فقط
خلاصہ مذہب ہنود کا بیچ بیان شناخت حق تعالی کی پورا ہوا اب ذرا انصاف
کرنا چاہیی کہ اول تو خدای تعالی کا ظاہر ہونا کسی حیوان کی جسم مین درست
نہین کیونکہ جسم حیوانی اول نطفہ اور مضغہ ہوکر ما کی پیٹ مین رہتا ہی
اور خون حیض کہاتا ہی اور پہر وہان سی براہ معہود پیدا ہوتا ہی اور پہر
بہوکہہ پیاس نیند اور قضا حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور عاجز ہوتا ہی
اور ایسی باتون سی حقتعالی کی قدوسیت مین فرق آتا ہی اور پہر ایسی جسمون مین
اوترنا کہ صورت نہایت کریہ ہی جیسی خوک وغیرہ اور پہر جسم انسانی مین آکر
ظلم اور فسق اور فجور اور دغا بازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور
نفسانیت کی کلام کرنی جیسی اوپر بیان ہوئی ہین اور لکڑی کی جسم مین
اوترنا یہہ باتین تو اللہ کی شان سی نہایت ہی بعید ہین بہلا یہہ سب باتین

که هندوؤن کی دین مین هین عقل اور قیاس کی نزدیک مستحسن هین یا وه
باتین مستحسن هین که بموجب دین هماری کی حق تعالی کی شناخت مین کور
هوئی هین جو لوگ که تهوڑی سی بهی عقل رکهتی هین اس بیان کو سنکر وه
بهی سمجهه جاوینگی که دونون دینون مین کونسا سچا هی دوسری فصل
فرشتونکی بیان مین هماری مسلمانون کی نزدیک فرشتی الله کی بندی
هین نور سی پیدا هوئی نه مرد هین نه عورت نه کچهه کهاتی هین نه پیتی الله کا
ذکر اونکی زندگی هی اور پاک هین گناه نهین کرتی جس جس کام پر الله نے
قایم کردی اوسپر قایم هین کبهی الله کی نافرمانی اور فساد نهین کرتی
اور گنتی اونکی سواے الله کی کوئی نهین جانتا اور خدا تعالی نے اونکو بهت
قوت اور زور دیا هی اور هندوؤن کی دین سی فرشتونکا حال کچهه نهین
کهلتا هی مگر کهتی هین که ایک قسم مخلوقات کی دیوتی هین اور وی مرد بهی
هین اور عورت بهی جنکو دیوتی اور دیویان کهتی هین اور جانتی هین که دنیا
(مرد ۱۲ — عورت ۱۲)
کی کام اونکی تابع هین اندر دیوتا سرگ راجا مینهه برسانی والا جم راج
یعنی دهرم راے نرک کا داروغه خلقت کا انصاف بعد مرنی کی کرنیوالا
نارد دیوتا بشن کا دل چترگپت متصدی دفتر نویس لوگونکی اعمال
لکهنی والا برسپت دیوتا سب دیوتاؤن کا گورو اور سواے انکے

اور بہت دیوتی ہین اور سانکہہ شاستر مین لکہا ہی کہ دیوتی آٹھہ
قسم پر ہین براجاپتی اشٹر پیتر گاندہرپ جچہہ
رچہس بر اسے ہمی پیساچ اور تین دیوتاون کو سب سے
افضل جانتی ہین ایک برہما دوسرا بشن تیسرا مہادیو اور ان تینون کو
تا ئب خدا بلکہ ایک خدا کی تین خدا جانتی ہین اور پدم پوران مین لکہا ہی
کہ تین دیویان سب دیویونسی افضل ہین اور ان تینون دیوتاون کی
مددگار رہین ۞ ایک مہاکالی کہ مہادیو کی مددگار ہی وطن اوسکا ہنگلاج
مغرب کیطرف نزدیک کراچی بندر کی وظہور اوسکا نگرہ اور جوالامکہی وغیرہ
اٹہتالیس کوس مین کلکتہ سی جانند آتا ک دوسری ۞
مہالچہمی کہ بشن کی مددگار ہی وطن اوسکا بندہیاچل متصل مرزاپور کی اور ظہور
اوسکا چاندی اور سونی وغیرہ مال و دولت مین تیسری سارستی کہ برہما
مددگار ہی وطن اوسکا کشمیر اور ظہور بہویدی کی نزدیک نہر کی صورت مین اور کہتی
ہین کہ ان تین دیویون سی لوکڑو دیویان موجود ہوی ہین اور کہتی ہین
کہ دیوی دیوتی کہاتی پیتی ہی ہین چنڈی پاٹ سی معلوم ہوتا ہی کہ چنڈی
دیوی نی شراب پی ہی اور دیوتاون کا پاک ہونا گناہ اور فساد اور خدا کی
نافرمانی سی شرط نہین جانتی کیونکہ بقول انکی دیوتاون سی ایسی بری

کا ہم صنا در ہوئی پڑیا کہ اوسنی ہر عاقل کو عار آتی ہی چنانچہ کچھہ بیان
اسکا انشاء اللہ تعالی ۲ ہسہ باب کی چوتھی فصل مین برہما کی تعریف مین
آویگا اور مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ راجا اپرچر شکار کی لئی گیا
نام کتاب ہنود ۱۲
اور جنگل مین اپنی بیوی کو یاد کیا تو اوسکی منی نکل پڑی راجا نی اوس
نطفہ کو ایک پتی مین رکہکر باز کی ہاتہہ اپنی بیوی کی پاس بہیجدیا راہ مین
ایک اور باز اس پتی کو طعمہ سمجہکر اس باز سی الجہا پتی مین سوراخ ہوگیا راجا کا نطفہ
وہانسی نکلکر پانی مین ایک مچہلی کی موںہہ مین جا پڑا اور یہہ مچہلی ایک
اپشرہ یعنی بہشت کی عورت تہی کہ برہما کی دعا سی مچہلی بن گئی تہی الغرض
بعد دس مہینی کی ایک مچہوی نی اس مچہلی کو پکڑکر جب شکم چاک کیا ایک
لڑکا اور ایک لڑکی اوسکی پیٹ سی نکلی مچہوا اونکو راجا اپرچر کی پاس لیگیا
راجانی اوس لڑکیکو اپنا بیٹا بناکر رکہا اور لڑکی مچہوی کو دیدی او
اوس لڑکی کا نام ستوتی رکہا جب جوان ہوئی نہایت حسن و جمال اور
رہست گو تہی اور اوسکی بدن سی مچہلی کی بو آتی تہی اسواسطی اوسکو مچہہ گندہ
بہی کہتی تہی اوسکی باپ نی ایک چہوٹی کشتی اوسکی حوالہ کی اور وہ
یعنے قیمہ ۱۲
مسافرونکو بدون لینی مزدوری کی دریا سی پار کیا کرتی ایکبار پراشر رکہہ
وہان آپہنچا اور اوس لڑکی پر عاشق ہوا جماع کا قصد کیا لڑکی نے کہا

که برہمن وغیرہ جب ہمکو اس فعل بد مین دیکھینگی کیا کہین گی پرّاسُر نی
ایسا منتر پڑہا که ابر ظاہر ہوا اور اندہیرا ہوگیا اوسنی لڑکی کا ہاتہہ پکڑا
لڑکی نی کہا مین کنواری ہون میری بکارت زایل ہوجاویگی تو فضیحت ہوگی
پرّاسُر نی کہا تیری بکارت پہر بدستور ہوجاویگی اور تو جو کچھہ اور بہی
مانگ لڑکی نی کہا میری بدن کی بدبو دور ہوجاوی پرّاسُر نی دعا کی
اوسکی بدن سی ایسی خوشبو آنی لگی که ایک جُوجَن یعنی چار کوس تک پہنچتی تہی
پہر اوسکا نام جُوجَن گندہا مشہور تہا القصه اوس مستجاب الدعوات شہوت
پرست نی اوس ستونتی سی جماع کیا اور اوسکی نطفه سی اوسیوقت ایک
لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا اور جنگل کو عبادت کی لئی چلا گیا اور اپنی ماسے
کہہ گیا که وقت مشکل کی مجکو یاد کرنا اور اوس لڑکی کا نام بید بیاس ہی یعنی
بید کو جدا جدا کرنیوالا کہتی ہین که بید کو چار حصّی اوسینی کیا ہی جب اوس
لڑکی سی اوس مچہوہ وغیرہ نی پوچہا که تیری بدن سی خوشبو کیسی آتی ہی
اوسنی کہا مینی ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سی پار کیا تہا اوسنی
میری حقمین دعا کی یہہ اوسکی برکت ہی چنانچہ پہر اس لڑکی کا نام جُوجَن گندہا
رکہا گیا اتفاقاً ایک راجا اس لڑکی پر عاشق ہوا اور اوسکی باپ سی اوسکو
چاہا اوسنی کہا ایک شرط سی تجکو دیتا ہون که اسکی اولاد تیری ولیعہد ہو

بواو مجہول ۱۲ — یعنی پراسر ۱۲ — ہمان دختر ۱۲ — یعنی مچہوا ۱۲

بیٹی اوس مچہوی کی — بیدبیاس — الحاصل اس بیدبیاس کو پنڈت اپنی زبان میں — بیاس جی کہتی ہین

راجا نی یہہ منظور نہ کیا اور وزیر سی کہا کہ مناسب نہین ہی کہ میری ایک بیٹا
گنگا کی پیٹ سی موجود ہو اوسکی ہوتی ملاح کی اولاد کو حکومت اور ریاست
سپرد کرد لیکن راجا کی دلمین عشق کی آگ بدستور بھڑک رہی تھی راجا کی
بیٹی نی جو گنگا کی پیٹ سی پیدا ہوا تھا اور نام اوسکا بھیکھم تھا اسحال سی
واقف ہوکر ستونتی کی باپ کی پاس آکر اس عہد سی کہ ستونتی کی اولاد
صاحب ریاست ہو ستونتی کو ملاح سی لیکر اپنی گردن پر اوٹھا کر لایا باپ کی
حوالہ کی اوس سی دو بیٹی پیدا ہوئی راجا کی مرنیکی بعد ستونتی کا بڑا بیٹا
حاکم ہوا اوسکی بعد چھوٹا بیٹا مسند پر بیٹھا بھیکھم نی بنارس کی راجا کی دو
بیٹیونکو زبردستی سی پکڑ لاکر اوس سی بیاہ دین لیکن اوسکی اولاد نہوئی
جب مر گیا ستونتی نی بھیکھم سی کہا کہ تیری بھائی کی دو جورویں موجود
ہین تو اونسی صحبت کر تاکہ نسل باقی رہی بھیکھم نی منظور نکیا آخرش یہہ بات
ٹھہری کہ ستونتی نی بید بیاس کو جنگل سی بلا کر فرمایا کہ تو اپنی بھائی کی
بیویون سی جماع کر تاکہ اولاد باقی رہی بیاس نی منظور کیا پہلی ایک
عورت کی پاس گیا اوسنی بیاس کی صورت دیکھی بال سرخ اور سیاہ
اولجھی ہوئی آنکھین مشتعل داڑھی اور مونچھین سرخ وہ عورت دہشت مین
آگئی اور آنکھین بند کرلین بیاس نی اوس سی جماع کیا اور اپنی مان سی کہا

کہ اس عورت سی لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب زور آور عقلمند پادشاہ
لیکن اس عورت نی مجھکو دیکھکر آنکھین بند کرین وہ لڑکا اندھا ہوگا چنانچہ
اوس سی راجا دہرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا پھر بیاس بموجب حکم ستونتی
کی دوسرے عورت کی پاس گیا بیاس کیصورت سی اوس عورت کو
ایسی وحشت ہوئی کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نی اوس سی جماع کیا اور کہا
کہ اس عورت کا رنگ میری وحشت سی زرد ہوگیا اسکا بیٹا پانڈ یعنی سفید
زردی آمیز ہوگا اس عورت سی راجا پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نی اسی
عورت کو بیاس سی جماع کروانا چاہا اس عورت نی بیاس کے ڈرانی صورت
خوف سی اپنی باندی کو اپنی پوشاک پہنا کر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا
اوس باندی نی بیاس کی بہت تعظیم کی بیاس نی اوس سی جماع کیا اوس
سی راجا بدر پیدا ہوا ایک روز راجا پانڈ شکار کیلیئے باہر گیا جنگل مین ایک
بزرگ اور اوسکی بیوی ہرن کیصورت اختیار کرکی جماع کر رہی تھی راجا
پانڈ نی اوسکی تیر مارا اوسنی راجا کی حق مین بد دعا کی کہ تو جب جماع کری ہلاک
ہوجاوی راجا پانڈ نی گھر مین آکر اپنی عورتون سی یہہ قصہ کہا اور کہا
کہ مین اب جماع نہین کرسکتا اور مینی سنا ہی کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا
پھر اپنی جورو کنتی سی کہا کہ جسطرح ہوسکی میری لئی اولاد حاصل کر پس کنتی نی

کہین کہین سی تین بیٹی حاصل کئی ایک جدہشتر دہرم دیوتا سی سبحان اللہ
جو دہرم یعنی خیر و صلاح بیگانی جورو سی مشغول ہو تو ادہرم یعنی شر و فساد کیا
کریگا دوسرا بہیم سین پون دیوتا سی تیسرا ارجن اندر دیوتا سی راجا پانڈ اس
بات سی خوش ہوا اور کہا جیسی تو نی اولاد حاصل کری ہی اسیطرح مادری
کی لئی بہی اولاد حاصل کر اور مادری اسکی دوسری جورو تہی چنانچہ اوس
کمار دیوتا سی دو بیٹی مادری کی پیدا ہوئی ایک نکل دوسرا سہدیو
اور یہہ پانچ بہائی پانڈو کہلاتی ہین کہ اس دیوتت بیغیرت کی اولاد ہین سبحان اللہ
بہشت کی داخل ہونیکا یہی سبب ہے کہ اولاد ولد الزنا حاصل کری گویا انکے
دین مین بہشت کی کنجی زنا ہی اور ان پانچون کی ایک جورو تہی دروپد نام سات
سات دن ہر ایک بہائی اپنی اپنی نوبت پر اوس سی کامرانی کرتا تہا
اور اوسی کتاب کی آدپرب مین لکہا ہی کہ بہیکہم اپنی ماندر یعنی سوتیلی مان
ستوتی سی کہنی لگا کہ ایک عابد تہا اوسکی جورو کا نام تہا ممتا ایک روز اوس
عابد کا بہائی برہسپت دیوتا اوسکی جورو سی جماع کرنیکو آیا اوسنی کہا مجہکو تیری
بہائی سی حمل ٹہر رہا ہی اور اوسکا لڑکا جو میری پیٹ مین ہی بید پڑہتا ہی
اور ساتہ تیرا نطفہ ٹہر جاویگا برہسپت شہوة کی غلبہ کو ضبط نکر سکا اور اوس سی
صحبت کرنی لگا جب نطفہ گرانی لگا وہ لڑکا پیٹ مین سی بولا کہ میری جگہہ کو

تاب مت کر برشپت نی چہہ نمانا اور تخم ریزی کی اوس بچہ نی اپنا قدم آگی بڑہا کر بچہ دان کا موہنہ بند کیا اور برشپت کا نطفہ ضایع کر دیا برشپت خفا ہو کر کہا کہ تو نی میرا عیش تمیزہ کر دیا مین بہگوان سی چاہتا ہون کہ تو مادرزاد اندہا ہو چنانچہ اوسکی دعا قبول ہوی لڑکا اندہا ہی پیدا ہو سبحان اللہ ایسی زناکار شہوت پرست کی دعا مین زنا کی وقت مین کیون نہ قبول ہون القصہ وہ لڑکا عالم بیدخوان ہوا ایک عورت صاحب جمال اوسکو جوڑ ملی گوتم نام ایک بیٹا اور سوای اسکی اور کئی بیٹی اوسکے پیدا ہوی پر اوسکی عورت اوس سی راضی نتہی ایک روز خاوند نی تنگی سی سبب دلگیری کا پوچہا اوسنی تنگی گذران کی بیان کی خاوند نی کہا تو مجہکو چہہ لیون کی پاس لیچل کہ کچہہ اونسی مانگ کر تجہکو دون عورت خفا ہو کر بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور آج سی مین تیری گہر کا انتظام نہین کرتی کی تو جو چاہی سو کر خاوند نی کہا آج سی مین ایسا قاعدہ ٹہراونگا کہ کوی عورت سوای ایک خاوند کی دوسرا خاوند نکری اور جو کری تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوی عورت یہہ سنکر خفا ہوی اور لڑکونکو کہا کہ اوسکو دریا مین ڈالدو لڑکون نی اپنی باپ کو تختہ سی باندہ کر گنگا ندی مین بہا دیا اور وہ وہان پہنچا جہان راجا بل

نہار ہاتہا راجا اوسکو اپنی گہر لیگیا اس ارادی سی کہ اوسکی جورو ئین اس
نابینا سی اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک جورو کو اسکی پاس جانیکا حکم دیا او
عورت لی اندہی کی نزدیکی سی کنارہ کیا اور اپنی جگہہ دائی کو بہیج دیا اوس
دائی کو اوس اندہی سی گیارہ بیٹی حاصل ہوئی اندہی لی اونکو بید پڑہایا
راجا لی اپنی دوسری عورت اوس پاس بہیجی اندہی لی اوسکی بدن پر ہاتہہ
رکہا اور کہا تیری ایک بیٹا زور آور پیدا ہوگا وہ عورت اوسوقت حاملہ ہوئے
اور ایک لڑکا پیدا ہوا کیون نہوا ایسی نیک بخت پرہیزگار کی تخم سے بہلا جا
جاتی ہین بہیکہم لی کہا اسطور اچہی نیک چہتری برہمنون سی پیدا ہوتی رہی ہین
اور اوسی کتاب کی آدپرب مین لکہا ہی کہ بسوامتر لی جب بہت عبادت کی
اندر دیوتا ہولناک ہوا کہ مبادا یہہ شخص کثرتِ عبادت سی میری منزل
یعنی بہشت کا راج لی لی ایک عورت اپسرہ کو بہشت سی بہیجا تا اوس عورت نے
اپنی ناز و کرشمہ اور رقص و نغمہ سی بسوامتر کو اپنی صحبت مین مایل کیا اور عبادت
سی باز رکہا جاننا چاہئی کہ عبادت سی مٹانا شیطان کا کام ہی اور اوسی کتاب کے
ادپرب مین لکہا ہی بہیشم پاین لی راجا جنمیجی سی کہا کہ راجا اپرچر تارک دنیا ہو کر
عبادت کرلی لگا اندر دیوتا لی اوسکو طرح طرح کی باتون سی فریب دیکر عبادت
سی ہٹا دیا اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور جمیع دیوتا

...زن اہیا نام گوتم رکہہ کی بیوی پر عاشق ہوی ان دونون مین سے
ایک نی مرغ کی صورت پر بنکر آدہی رات کو آواز بانگ کی گوتم رکہہ نی جانا کہ
مرغ بولتا ہی صبح ہو گئی جلدی سی اوٹہہ کر نہانی کی لئی گنگا پر گیا گنگا نی کہا کہ ابہی
بڑی رات ہی نہانیکا وقت نہین ہوا گوتم رکہہ گہر مین آیا کیا دیکہی کہ چندرمان
دیو دروازی پر کہڑا ہوا نگہبانی کر رہا ہی اور اندر رو پوتا اوسکی جورو کی ساتہہ
جماع کر رہا ہی گوتم نی خفا ہو کر مرگ چہالا یعنی ہرن کی کہال چندرمان کی مارے
اور سراپ یعنی بددعا کی کہ اسکا داغ تمام عمر تیری بدن پر رہیگا اوسیوقت اسکا
داغ چندرمان کی بدن پر پڑگیا اور یہہ سیاہی کہ چاند مین نظر آتی ہی اوسکا
نشان ہی اور اندر خوف سی بہاگ گیا گوتم رکہہ نی اندر کو سراپ دیا کہ تو نی
ایک فرج کیوا سطی یہہ محنت اوٹہائی تیری بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہو جاوینگی
چنانچہ اوسیوقت اندر کی بدن پر ہزار فرج ظاہر ہو گئین اندر اوسکی شرم سی
پہکتالاب کی درمیان کنول کی جڑ مین جا چہپا قصہ کوتاہ بعد مدت دراز کی بشن
کی مہربانی سی وہ فرجین کہ اندر کی بدن پر تہین آنکہہ کی صورت پر بدل ہو گئین
تب اندر وہان سی باہر نکلا اور سرگ کو گیا مقام غور کا ہی کہ چاند ہندون کا
معبود اور اندر بقول انکی بہشت کا راجا ان دونون کی بدن پر بقول انکی
ابتک زنا کا نشان موجود ہی یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی ہزار آنکہہ او چہپا

ایسی تہی کہ دو نو ملکر ایک عورت سی زنا کر لی گئی معاذ اللہ جس بہشت کا
بادشاہ ایسا ہو کہ اوسکی بدن پر زنا کی شامت سی ہزار فرج کا نشان موجود ہو
تو اوس بہشت کی رہنی والون کی عیش بجز یہ ہو جاوینگے اور دیوانِ ام
ایک برہمن کہنی لگا کہ دہرم راے سی کہ بقول انکی ساری جہان کا عدالتی ہے
اور بعد مرنیکی ہر کسیکی اعمال کا حساب لیتا ہی کنتی راجا پانڈو کی جورو نی
بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدشٹر ہی اور اسیواسطی اوسکو دہرم پوت کہتی
ہین ذرا انصاف کرنا چاہی کہ جب صاحب عدالت عاقبت غیر کی جورو سی
زنا کری اور اوسکی زنا کی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو رعیت کی لوگ
زنا کو کیا برا جانینگے اور وہ صاحب عدالت زنا کارون پر کیونکر مواخذہ کریگا
ذرا سوچو تو سہی کہ بقول ہندونکی اندر بہشت کا حاکم اوسنی گوتم کی جورو سی
زنا کیا دہرم راے دوزخ کا حاکم اوسنی راجہ پانڈ کی جورو سی زنا کیا جس
دین مین عالم عقبیٰ اور دار الجزا کا کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہو پہر اوس دین سے
فلاح کی امید رکہنی بیعقلی ہی اور جو ہندو یہہ کہین کہ ہاروت اور ماروت فرشتے
ایک عورت پر عاشق ہوئی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اول انکی عاشق ہونیکی
روایت بعضی علما کی نزدیک معتبر نہین ہی دوسری جب اونہون نی
گناہ کیا تہا اوسوقت مین محض فرشتی نرہی تہی بلکہ بعضی صفات بشریت کے

اونکو لاحق ہوگئی تہی اور گناہ کی بعد بہت نادم ہوئی اور اسکی گناہ کی سزا
اونکو دی اب تلک بابل کی کنوئین مین قید اور سخت عذاب مین مبتلا ہین قیامت
تلک عذاب ہی مین رہینگی برخلاف تمہاری بڑی دیوتاؤن کی کہ بقول
تمہاری رنگارنگ گناہ اونسی ہوئی اور بیگانی بہو بیٹیونسی بہوگ یعنی مزی
کرتی رہی اور کبہی پشیمان نہوئی دیوتا کیا اگر اونکو سانڈ کہو تو بجاہی فصل

تیسری بیچ بیان کتابون آسمانی کی ہم یقین رکہتی ہین اسبات پر کہ
یعنی پیغمبرون پر حقتعالی کیطرف سی لوگون کی ہدایت کی لئی کتابین نازل
ہوئین کہ وہ خاص اللہ کی کلام ہین اونمین سی چار کتابین مشہور ہین توریت
حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی زبور حضرت داود علیہ السلام پر
انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم پر مگر جب سی قرآن شریف اوترا پچہلی کتابون پر چلنی کی حاجت
نرہی اب یہہ خدای تعالی کا حکم ہی کہ ہر کوئی اپنی چال وچلن بموجب حکم
قرآن شریف کی رکہی اور ہندؤن کی نزدیک کتاب آسمانی چارون بید
ہین مہابہارت مین لکہا ہی کہ بید کو چار حصہ بیاس نی کردیا ہی اور بعضی
کہتی ہین کہ چارون بید برہما کی چارون منہہ سی نکلی ہین اور برہما کی چار
منہہ ہونیکا سبب اس باب کی چوتہی فصل مین لکہا ہی اب سننا چاہئی



کہ قرآن شریف مین اتنی کچہہ خوبیان اور مطالب ہین کہ بیان مین نہین
آسکتی پر بطور مختصر کی یہان بیان کرتا ہون پہلی خوبی یہہ کہ مقتضای
عقل کا بہی ہی کہ جو کتاب آسمانی بندون پر ایسی زبان مین ہو کہ وہ زبان
دنیا مین بولی جاتی ہو اور جو نبی اوس کتاب کو لاوی اوسکی اور اوسکی قوم
کی بولی خاص وہی زبان ہو کہ جسمین وہ کتاب اوتری تاکہ لوگون پر خدا
تعالی کا الزام پورا ہو سو یہہ صفت قرآن مجید مین موجود ہی نہ یہہ کہ ایسی زبان
ہو کہ اب وہ ساری عالم مین کسیکی بولی نہین ہی جیسی ہندوون کی بید کہ اونکو
کتاب آسمانی کہتی ہین اور ایسی بولی مین ہین کہ وہ کسی بشر کی کلام نہین ہی
بلکہ بڑی بڑی پنڈتون سی کوئی ہزار مین ایک ہوگا کہ بید کی معنی سمجہتا ہوگا دوسری
خوبی عقلاً یہہ بات ثابت ہی کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر لیکی آوی
چاہی کہ اچہی صفتونسی موصوف اور بری کامون سی بچنی والا ہو سو حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جنکی ہاتہہ سی ہمکو قرآن شریف پہنچا ہی ایسی
ہی تہی چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ تعالی اسباب کی چوتہی فصل مین ہوگا
نہ یہہ کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اوسکو حامل کتاب
آسمانی جانتی ہین اور اوسکا فاسق اور نفسانی ہونا انہین کی دین سے
ثابت ہی چنانچہ اسکا بیان بہی اسی باب کی چوتہی فصل مین آویگا انشاء اللہ

تیسری خوبی لازم ہی کہ جو خبرین غیب کی اور اصل اصول دین کی کتاب
آسمانی سی ثابت ہون اونمین اختلاف نہو ورنہ کلام آلہی پر کذب لازم آویگا
سو قرآن شریف کی کسی خبر مین اور اصول دین مین باہم اختلاف نہین ہے
نہ یہہ کہ اوسکی اخبار اور اصول مین بڑا اختلاف ہو جیسی ہندؤن کی چہہ شاستر
کہ بقول انکی بید سی نکلی ہین اور انکی اخبار اور اصول دین مین اختلاف عظیم
ہی کہ بیان اوسکا اسباب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ
اور کچھہ حال اختلاف کا اسباب کی پہلی فصل سی معلوم ہو چکا ہی چوتہی
خوبی مناسب ہی کہ کتاب آسمانی بر سبیل عموم ساری جہان مین پہیلجاوی
سو قرآن شریف اس کثرت سی جہان مین پہیلا ہوا ہی کہ کوئی بستی اہل اسلام کی
ایسی نہوگی کہ جسمین دو چار قرآن شریف نہ نکلینگی نہ یہہ کہ ہزار تلاش اور تردد سے
کسی پرگنہ مین ملی ملی نہ ملی نملی جیسی ہندؤنکی بید شاید بنارس مین موجود ہونگی
اور کہین پتا نہین لگتا پانچوین خوبی جب تلک خدا پاک کو اوس کتاب
آسمانی کا حکم عالم مین جاری رکہنا ہو چاہی کہ اوتنی مدت تک اداوق سی وہ
کتاب تحریف سی محفوظ رہی اور عالم سی گم نہو جاوی سو قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو
قیامت تلک باقی رکہنا منظور ہی قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ حضرت کی
وقت سی ابتلک صدہا اور ہزارہا اور لکہہا حافظ قرآن مجید کی عالم مین موجود ہین

اور اس مقام مین ایک اور بات ہی کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت کے
پیغمبری کی حق ہونی پر دلیل روشن ہی اور وہ یہہ ہی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی
وَاِنَّا لَهُ لَحٰافِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی حفاظت آپ کرنیوالی ہین
سو یہہ پیشین گوئی ظاہر ہوئی کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ مشرق سی
مغرب تک جتنی نسخہ قرآن مجید کی موجود ہین سب ہین وہی الفاظ موجود
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اصحابونکو پہنچی تہی کہین زیر و زبر کا بہی
اختلاف نہین ہی اور جب کہین سی کچہہ غلطی ظاہر ہوتی ہی تو فی الفور حافظ
اور عالم اوسکو نکال دیتی ہین نہ یہہ کہ حامل کتاب سی اوسکی پہنچنی مین شک ہو
جیسی ہندؤن کی بید کہ معلوم نہین کسکی کلام ہین اور کسکی ہاتہہ سی پہنچی اور
ساری جہان مین ایک بہی حافظ اونکا ایسا نہین ہی جسکی زبان پر یاد ہون
اور اسمقام مین اگر ہندو یہہ کہین کہ بید خدا کی کلام قدیم ہین اور برہما سی ہمکو
پہنچی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تم لوگ تو اپنی تواریخ کی بہت کچی ہو تمہاری
روایت کی حفاظت بالکل نہین ہی اور ہماری روایت کی حفاظت کی لئی
ایک علم جدا مقرر ہی چنانچہ اسکا بیان چوتہی باب مین آویگا انشاء اللہ تعالی
اس سی یہہ بہی شک ہوتا ہی کہ خدا جانی برہما اصل مین کچہہ وجود رکہتا ہی
یا یون ہی تمہاری بڑون کی وہم اور خیال بندی ہی اور اس بید کے

ایک دلیل انکی سچائی پر یہہ بہی ہی کہ حضرت نوح کی طوفان کا احوال یہود و نصارا اور ساری دینون والی لکہتی ہین ہندؤن کی کہین نہین لکہا ۱۲

بابت خود تمہاری بعضی شاستر اس قول کی برخلاف کہتی ہین چنانچہ
منو شاستر مین ہی کہ برہما نی بید ونکو آگ اور ہوا اور سورج سی حاصل کیا
اب ذرا انصاف کرو کہ بموجب اس قول کی بید خدا کا کلام اور قدیم کہان
رہا چہٹی خوبی باوجود رنگینی عبارت اور اسلوبی قوانین علم صرف اور نحو
اور بیان کی جو تہہ سی خالی ہی اور طرح طرح کی مضمون اوسمین ہین چنانچہ
جتنی علم دین کے ہین فقہ اور اصول اور تصوف اور اخلاق اور علم کلام وغیرہ
سب قرآن ہی سی نکلی ہین بلکہ سوای انکی جتنی علم دنیا مین ہین سب کا
اصل قرآن مین پایا جاتا ہی لیکن سمجہنی کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہی اور
کچہہ بیان اسبات کا انشاء اللہ تعالی اسی باب کی چوتہی فصل مین ہوگا ساتوین
خوبی لایق ہی کہ اوس کلام مین بہت اللہ کی تعریف اور توحید کا بیان ہو
چنانچہ قرآن شریف مین جابجا توحید کی خوبی اور شرک کی برائی کا بیان ہی
نہ یہہ کہ اوس کلام کی مضمون یعنی اللہ کے تعطیل اور غیرونکی تعریف بہت نکلی
ہندؤن کی بید اسکی توحید کا بیان اوسمین کم ہی بلکہ بعضی شاستر کہ بید سی نکلی
ہین اونسی اللہ کا خالق ہونا ثابت نہین بلکہ معطل (بیکار ہونا) ہونا ثابت ہی چنانچہ کچہہ
باب کی ساتوین فصل سی معلوم ہوگا اور سوای اللہ کی دوسرونکی تعریف
بہت سی موجود ہی اور گایتری کہ انکی نزدیک ساری بیدونکا خلاصہ اور

منتروں سی افضل ہی اسی واسطی اوسکو مول منتر کہتی ہین سو اوسمین الله کا
ذکر ہی نہین ہی بلکہ سورج ہی کا ذکر ہی اور اوسکا مضمون بہی خراب اور بعض معانی
توحید کی ہی چنانچہ گایتری کی تعریف اور اوسکی معنی کا بیان انشاء الله تعالی
دوسری باب کی پہلی فصل مین ہوگا والله اعلم بالصواب **فصل چوتہی**
بیچ بیان اون شخصون کی جو الله تعالی کی عبادت کی راہ بتلاتی ہین اور اونکی
وسیلہ سی ہر کوئی اپنی بہتر کو پہنچتا ہی اور اونکی متابعت بدون کسیکو نجات نہین حاصل
ہوتی جاننا چاہئی کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین سب الله تعالی کی واسطی فائدہ انسانکی بنائی ہین
اور انسانکو اسواسطی بنایا ہی کہ اپنی سعادت حاصل کری اور سعادت اسکی کیا ہی ہمیشہ
کی آرام مین رہنا اور ہمیشہ کی دکہہ سی بچنا اور یہہ بات اوسوقت حاصل ہو
کہ اپنی مالک اور پیدا کرنیوالی کو پہچان کر اوسکی رضامندی اور نارضامندی کی
کام جانکر اوسکی حکم کا تابع رہی اوسکی رضامندی کی کام کری اور نارضامندی کی
کامو نسی بچی سو ہر کسیکو چاہئی کہ ایسی شخص کو جس سی الله کی رضامندی
اور نارضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش کری اپنا اوستاد و مرشد بناوے
اور جو زمانہ حال مین ایسا شخص نہ ملی تو اس زمانہ سی پہلی جو کوئی ایسا شخص گذرا ہو
اوسکا کلام معتبر کتابون اور معتبر آدمیون کی زبانون سی دریافت کری اوسکے
متابعت کری پر ایسی شخص کی تلاش اور شناخت مین خوب فکر اور غور کرنا چاہئی

کیونکہ فرد ای لبا ابلیس آدم روی ہست * پس بہر دستی نباید
داد دست * سو ایسی شخص کی شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کے
یون ہی کہ اللہ صاحب نے اپنی بندونکی بہتری کیواسطی اور اپنی رضامندی
اور نارضامندی کی باتین تبلانی کیواسطی انہین آدمیونمین سی ایسی شخص
مقرر کئی ہین کہ وہ لوگ اللہ کی بہت مقبول ہین اور اونکا مرتبہ اللہ کے
نزدیک ساری مخلوقات سی زیادہ ہی اور اللہ تعالی نی اپنی پیغام اونکی
زبانی بندون پر بہیجی ہین اسواسطی اونکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتی
ہین اور وہ لوگ ایسی نیک اور خوش اخلاق ہوتی ہین کہ اونسی کبہی
تمام عمر مین برا کام نہین صادر ہوتا اور طمع اور حرص سی بالکل پاک ہوتے
ہین نہ کبہی جہوٹہہ بولین نہ کسی سی مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین
ایک لقمہ کی چوری بہی اونسی ہونی درست نہین غرض اونسی قصداً کوئی
گناہ نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر بری کام کرنی لگین تو اورونکو بری کامونسے
کسطرح ہٹاوین اور لوگ اونکی بات کا اعتبار کسطرح کرین بدکار اور مکار کی
بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پہر وہ اللہ کے رسول لوگونسی فرماتی ہین کہ ہمکو
اللہ تعالی نے تمہاری طرف بہیجا ہی ہم تمکو سعادت کی راہ تبلانی والی ہین تم
ہماری متابعت کرو اور نہین تو ہمیشہ دوزخ کے بیچ آگ مین جلوگی پہر جب لوگ

اونکی پیغمبر ہونی پر کوئی نشان مانگتی ہین تو اللہ تعالی اونکی سچی کرنیکو اونکی ہاتہہ سی بعضی ایسی کام ظاہر کردیتا ہی جو اللہ کی عادت کی برخلاف ہوتے ہین جیسی کہ پتھر لکڑی کا گویا کر دینا اور دو تین سیر اناج سی سیکڑون آدمیون کا پیٹ بہر دینا اور بعضی خبرین غیب کی تبلا دینی اور اونگلیون سی پانیکا نالا چلا دینا علی ہذا القیاس اور باتین ظاہر ہوجاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبر کی ہاتہہ پر ظاہر ہوتا ہی تو اوسکو معجزہ کہتی ہین سو پیغمبر جہان مین کئی شمار ہوئے ہین گنتی اونکی اللہ خوب جانتا ہی سب سی پہلی حضرت آدم علیہ السلام کہ سب آدمی اونہین کی اولاد ہین اور سب سے پیچھی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لیکن روح پاک آپکی سب سے پہلی پیدا ہوئی مکہ معظمہ مین حضرت پیدا ہوئی جب اونکی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالی نی حضرت جبرئیل فرشتہ اونپر بہیجا اوس روز سی پیغمبری ہوئی قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پہر تیرہ برس مکہ مین رہی وہان ہی معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق واسطے سواری حضرت کی لیکر آئی حضرت کو سوار کرکی مسجد اقصی مین لیگئی اور وہانسی ساتون آسمانون پر تشریف لیگئی عرش کرسی سب کچھہ دیکھا بہشت دوزخ کی بہی سیر کی اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا نے دین پہر جب حضرت ترپن برس کی ہوئی خدا کی حکم سی مدینہ شریف کو تشریف

لیگئی دس برس وہان رہی وہان ہی انتقال ہوا قبر شریف وہان ہی جاکر
آپکی بیہہ بین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا عبد اللہ بیٹا عبد المطلب
کا عبد المطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد المناف کا تریسٹھہ برس کی
آپکی عمر ہوئی اللہ تعالی نی پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تلک حضرت
ہی کا دین اللہ تعالی کی جناب مین مقبول ہی اپچہلی دین سب منسوخ ہو گئے
ایکدفعہ حضرت عیسی علیہ السلام کہ اب آسمان پر ہین دنیا مین تشریف
لاوینگی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دین پر ہونگی اور حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ سی بہت معجزی ظاہر ہوئی چند
معجزات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی کتاب استفسار مین لکہا ہی کہ حضرت
ابو نعیم رحمۃ اللہ محدث نی اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ ایک بار رات کو مکہ کی بت پرست سردار
جیسی ابوجہل ابن ہشام اور عاص بن وائل اور اسود بن مطلب وغیرہ
جمع ہو کر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی اور کہا کہ اگر تو سچا
پیغمبر ہی تو چاند کو دو ٹکڑی کر کی ہمین دکہا دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی دعا مانگی چاند کی دو ٹکڑی ہو گئی اور پہر مل گئی اور حضرت امام احمد حنبل
اپنی کتاب مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین

کہ پیغمبر صاحب کی سامنی چاند کی دو ٹکڑی ہوئی مکہ کی بت پرستوں نے
دیکہا اور کہنی لگی کہ اگر اس شخص نی جادو کیا ہی تو ہماری ہی اوپر کیا ہوگا
نہ کہ ساری جہان پر پس ٹہرو جو مسافر لوگ آوین اونسی پوچہنا چاہی
پہر جب مسافر لوگ آئی انہون نی اس واقعہ کی دیکہنی کی گواہی دی
اور اس معجزی کی روایت اور بہی بہت سی محدثون نی مثل حضرت
امام بخاری و مسلم وغیرہ نی بہت سی اصحابون سی بیان کی ہی اور اس
معجزی کی خبر خدای تعالی نی قرآن مجید مین بہی دی ہی اون نی دیکہو
کیواسطی جنکی نزدیک قیامت کا قائم ہونا اور آسمان کا پہٹ جانا محال تہا
جیسی فرمایا اللہ تعالی نی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا
اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت نزدیک پہنچی اور
اگر تمکو شک ہو کہ آسمان کیونکر پہٹ جاویگا دیکہو چاند پہٹ گیا اور یہ لوگ
یہہ حال ہی کہ اگر کوئی نشانی دیکہتی ہین تو ٹال جاتی ہین اور کہتی ہین
کہ جادو ہی قدیم اور حضرت امام مسلم نی حضرت ابن عباس اور حضرت سلمہ
صحابیونسی روایت کی ہی کہ حنین کی لڑائی مین جب بت پرست ہونیکا
ازدحام اور ہجوم ہوا اور مسلمانون پر دہی ٹوٹ پڑی اور ہزار دل ہوگئی
تو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مٹہی خاک کی اوٹہا کر اونکی

کیطرف پہنکی تو کوئی اونمین ایسا باقی نرہا کہ جسکی آنکہونمین خاک نہ پہونچی اور اونہون نے ہزیمت فاش اوٹہائی اور شکست کہائی اور مشکوٰۃ شریف اور روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ وغیرہ کتابونمین لکہاہی کہ ایکدفعہ عرب کے بہت سی کافر جمع ہوکر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ لڑائی کرنیکو مدینہ منورہ پہر چڑہ کر آئی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اصحابی کی مشورہ سی حکم فرمایا کہ اپنی اور اونکی فوجکی بیچ ایک خندق کہودی جاوے پس حضرت کی اصحاب خندق کہودنی لگی اور حضرت باوجود اوس عظمت اور شان کے آپ بہی یارونکی ساتہہ خندق کی کہودنی مین شریک تہی ناگہان ایک جگہہ خندق مین ایک سخت پتہر ظاہر ہوا کہ لوگ اوسکی توڑنی سی عاجز ہوئی یہہ حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا گیا حضرت نے اپنی ہاتہہ مبارک سی اوسپر سابل مارا وہ پتہر چور ہوکر ریت بن گیا اور حضرت کی پیٹ پر بسبب غلبہ بہوک کی پتہر بندہا ہوا تہا کسواسطی کہ اوس ہنگامہ مین بہادرونکو تین دن سی روٹی کہانیکا اتفاق نہین ہوا تہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مینی حضرت کی بہوک کا حال دریافت کرکی اپنی گہر آکر ایک بزغالہ ذبح کیا اور میری بیوی نے بقدر چار سیر کی جو کہ اوتنی ہی موجود تہی پیسی اور مینی حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکر آہستہ آپ سی عرض کیا کہ اتنا کچہہ سامان ضیافت کا میری

معجزہ

گہر ہی آپ اور کئی اصحاب آپکی ساتہہ میرے گہر تشریف لیچلین حضرت نے آواز بلند فرمایا کہ ای خندق والو جابر نے تمہاری مہمانی کی ہی جلد آؤ اور یہہ بہی فرمایا کہ جب تلک مین تمہاری گہر نہ آؤن ہنڈیا کو چولہی سی نیچی نہ اوتاریو اور روٹی مت پکائیو پہر حضرت ہماری گہر تشریف لائی اور گندہی ہوئی آٹی مین اور گوشت کی ہنڈیا مین اپنی موںہہ مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور روٹیان پکانی کا حکم دیا اور حضرت اپنی ہاتہہ مبارک سی روٹی تندور سی نکالکر گوشت اور شوربی مین ملاکر لوگونکو کہلاتی تہی یہانتک کہ ہزار ہوکہون نے پیٹ بہر کی کہایا اور حضرت کی ارشاد سی ہمنی بہی کہایا اور ہمسایونکو بہی تقسیم کیا اور کتاب مشکوۃ شریف مین حضرت جابر اصحابی رضی سی روایت ہی کہ جنگ حدیبیہ کی دن لوگ پیاسی ہوئی اور حضرت کی پاس ایک برتن پانیکا تہا حضرت نے اوس سی وضو کیا اصحاب حضرت کیطرف جہکی اور عرض کیا کہ ہم پاس پانی نہین جس سی وضو کرین اور پئین مگر یہی پانی کہ آپکی خدمت مین موجود ہی پہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتہہ مبارک اوس برتن مین ڈالا پہر حضرت کی اونگلیون سی پانیکی نہرین جاری ہوئین وہ پانی ہمنی پیا اور اوس سی وضو کیا کسی نے حضرت جابر رض سی پوچہا کہ تم اوسدن کتنی تہی حضرت جابر نے کہا کہ اگر لاکہہ ہوتی تو سیر ہو جاتی لیکن

اوسدن ہم پندرہ سو آدمی ہی اور روضۃ الاحباب اور مدارج اور معارج النبوۃ
وغیرہ مین لکہا ہی کہ ایک اعرابی یعنی گنوار جنگل سی ایک گوہ پکڑکی لایا راہ
مین بہت لوگونکا مجمع دیکہا اور پوچہا کہ یہہ لوگ کون ہین اور کیون جمع
ہوئی ہین لوگون نی تبلایا کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا دعوی
پیغمبری کا کرتا ہی لوگ اوسپر جمع ہوئی ہین اعرابی نی اوس جماعت
مین داخل ہوکر حضرت سی کہا کہ قسم ہی لات اور عزی کی کہ تجہسی زیادہ
جہوٹا اور میرا دشمن کوئی نہین حضرت عمر نی چاہا کہ اوسکو گوشمالی کرین حضرت
نی فرمایا کہ ای عمر درجہ حلم کا درجہ نبوت سی نزدیک ہی پہر حضرت نی فرمایا ای
(برداشت ۱۲ — پیغمبری ۱۲)
اعرابی قسم ہی خدا کی کہ مین زمین اور آسمان مین امانت دار ہون اور
آدمیون اور فرشتونکی نزدیک سراہا گیا ہون خدا سی ڈر اور بتون کی
پرستش کو چہوڑ اور اللہ صاحب کی وحدانیت اور میری پیغمبری کو مان
اعرابی نی کہا قسم ہی لات اور عزی کی کہ مین تجہپر ایمان نہین لاتا جبتک
یہہ گوہ تجہپر ایمان نہ لاوی اور گوہ کو حضرت کی آگی چہوڑ دیا گوہ بہاگنی لگی
حضرت نی فرمایا ای گوہ آگی آ گوہ ہٹ آئی پہر حضرت نی فرمایا ای گوہ گوہ نی
خوش آوازی سی کہا لبیک وسعدیک حضرت نی فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہی
(لبیئے حاضر ہون ۱۲)
بولی اوس اللہ کی بندگی کرتی ہون جسکا عرش ہی آسمان مین اور اوسکی

حکومت ہی زمین مین اور بہشت مین اوسکی رحمت ہی اور دوزخ مین اوسکا
عذاب ہی حضرت نی فرمایا مین کون ہون بولی تو رسول ہی پروردگار عالمکا
اور خاتم ہی پیغمبرونکا جو کوئی تمکو سچا جانی نجات پاوی اور جو کوئی تمکو
جہوٹھلاوی دوزخ مین مبتلا ہو اعرابی گوہ کی زبانی یہہ باتین سُنکر حیران ہوا
اور کہا مین اور کوئی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا یعنی مجہی اتنی ہی بات سی
آپکی سچی ہونیکا یقین ہو گیا پہر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ
و انک عبدہٗ و رسولہٗ اور کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب مین آیا تہا اوسوقت آپسی زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تہا اب مین تمکو
اپنی کان اور آنکہہ اور مان اور باپ اور اولاد سی زیادہ دوست رکہتا ہون
حضرت نی فرمایا الحمد للہ اور مشکوٰۃ وغیرہ مین لکہا ہی کہ حضرت امام بخاری نی
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
ایک ستون مسجد سی کہ کہجور کی لکڑیکا تہا تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتی تہی جب
حضرت کی لئی منبر تیار کیا گیا حضرت منبر پر تشریف لائی وہ ستون ایسا
چلانی لگا گویا ابہی پہٹ جاتا ہی جناب ختم المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
منبر سی اوتری اور اوس ستونکو اپنی بدن مبارک سی لگایا تب وہ ستون
اسطرح رونی لگا جیسی چہوٹا لڑکا روتا ہو اور کوئی اوسکو رونی سی چپ کراوی

اور وہ روتا رہی آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت سید الانبیا علیہ السلام
نی فرمایا کہ یہہ ستون اسد کا ذکر سنا کرتا تہا اوسکی غم سی رونی لگا تہا
اور روضتہ الاحباب و معارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ حضرت عقیل حضرت علی
کی بہائی نی بیان کیا کہ مین ایک سفر مین پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم کی سنا
تہا ۲ دو ہر سنگ مین مینی حضرت کی کئی معجزی دیکہی ایک یہہ کہ مین پیاسا تہا
حضرت سی پیاس کا حال ذکر کیا آپ نی فرمایا کہ جا اور اوس پہاڑ سی کہہ کہ پیغمبر
صلی اسد علیہ وسلم کہتا ہی مجکو پانی دی مینی بموجب فرمودہ حضرت کی عمل کیا
پہاڑ مجہی بات کرنی لگا اور کہا پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم کی خدمت مین
عرض کر کہ مجکو جب سی یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ حقتعالی نی فرمایا ہی کہ
ذرو دوزخ سی جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین مین اشارہ دیا ہوان کہ مجہہ مین
پانی باقی نہین رہا دوسرا یہہ کہ اوسدن حضرت نی چاہا کہ قضای حاجت
کرین اور کوئی آڑ نہی وہانسی دور دو درخت تہی حضرت نی اون درختونکو فرمایا
کہ تم مجکو چہپا لو درخت گنبذ کی مانند جمع ہوئی حضرت اوس پردہ مین قضا ے
حاجت کو گئی تیسرا یہہ کہ ہم ایک مقام پر پہنچی ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت
کی آگی دو زانو ہو کر کہنی لگا الامان الامان اور اوسکی پیچہی سی ایک اعرابی
تلوار کہینچی ہوئی آیا حضرت نی فرمایا ای اعرابی تو اس بیچارہ سی کیا چاہتا ہی

کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو مینی اس لئی خریدا ہی کہ میرا
کام کری او مجکو اس سی نفع ہو اب یہہ میری نافرمانی کرتا ہی مین لی یہ قصد
کیا ہی کہ اسکو ذبح کرکی اسکی گوشت سی نفع پکڑون حضرت لی اونٹ سی
فرمایا تو کیون باغی ہوا ہی اونٹ لی عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین کچہہ اسواسطی اسکی نافرمانی نہین کرتا جو اسکا کام نکرون بلکہ مینی سنا ہی
کہ آپ لی فرمایا ہی کہ جو کوئی عشا کی نماز نہ ادا کری اوسکو اللہ کا عذاب پہنچی اور
یہہ اعرابی معہ اپنی قوم کی عشا کی نماز نہین پڑہتی مین اسواسطی بہاگتا
ہون کہ مبادا انکی شامت سی مجہی بہی عذاب پہنچی حضرت لی فرمایا کہ ای
اعرابی ایسا ہی ہی جو یہہ کہتا ہی عرض کیا کہ ایسا ہی ہی پر مینی عہد کیا کہ پہر
رات کی نماز مین سستی نکرونگا اور اپنی قوم کو بہی تاکید کرونگا اس سی پیچہی
اونٹ اوسکا فرمان بردار ہوا اور معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین
لکہا ہی کہ ایکدفعہ حضرت لی سنگریزہ زمین سی اپنی ہاتہہ مین لی سنگریزہ انکی ہاتہہ مین
بیان کرنی لگی اسطرحکی آواز سی جیسی زنبور عسل کی آواز ہوتی ہی جب حضرت لی سنگریزونکو
زمین پر رکہدیا چپ ہوگئی پہر اونکو اوٹہا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہاتہہ
مین رکہدیا اوسیطرح تسبیح کرنی لگی پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پہر حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کی ہاتہہ مین رکہدیا اوسیطرح تسبیح کرتی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت

مرتضی علی رضی اللہ عنہ بھی وہان حاضر تھی اونکی ہاتھہ مین بھی سنگریزون نی تسبیح کی
اسطور پر کہ سبحان اللہ والحمد للہ ابوذر رضی اللہ عنہ نی بموجب حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سنگریزونکو اپنی ہاتھہ مین اوٹھایا سنگریزون نے تسبیح نکی ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیا ہوا کہ سنگریزی انکی ہاتھون مین تسبیح بولتی تھی میری ہاتھہ مین
خاموش ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای ابوذر تو چاہتا ہی خلفاے
راشدین کی برابر ہو یہہ نہین ہوسکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکھا ہے
کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بن حصیب نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نی حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکی خدمت مین مسلمان
ہوکر آیا ہون پر مجکو ایک معجزہ دکھلائی تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا تو کیا معجزہ چاہتا ہی عرض کیا کہ اس درخت کو بلائی آپ نے
فرمایا کہ جا اور میری زبانی درخت کو پیغام پہنچا کر بلا لا اعرابی درخت پاس گیا
اور کہا کہ اللہ کا رسول علیہ السلام تجکو بلاتا ہی درخت اپنی رگ و ریشہ کو
زمین سی کہینچکر حضرت کیطرف روانہ ہوا اور خدمت فیضدرجت مین
حاضر ہوکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نی کہا بس مجھے اتنا ہی معجزہ
کفایت کرتا ہی پہر موجب حکم حضرت کی وہ درخت اپنی اوسی جگہہ پر جارہا
اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ طایف کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اونٹ پر سوار ہوئی چلی جاتی تہی ایک بیری کی درخت پر پہنچی جسمین
شاخین بہت تہی اور اوسوقت حضرت کی آنکہین خواب آلودہ تہین جب درخت
کی قریب ہوئی وہ درخت بیچ سی پہٹ کر آدہا ایکطرف اور آدہا دوسری طرف
ہوگیا اور حضرت کا اونٹ سلامتی سی اوسمین سے گذر گیا کہتی ہین کہ وہ درخت
ابتلک اوسیطرح دوپارہ ہوا کہڑا ہی اور اوسکو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کی بیری
کہتی ہین اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی بیان کیا کہ مین بہت بہوکہا
تہا حضرت نی میرا حال دیکہکر مجہی اپنی گہر بلاکر ایک دودہ کی پیالہ سی تمام اہل صفہ
کو شکم سیر کیا پہر مجہی پیٹ بہر کی پلایا پہر حضرت نی آپ پیا اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ نی بیان کیا کہ ایک عورت اپنی لڑکیکو حضرت کی خدمت مین
لائی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا صبح اور شام کو
دیوانہ بن جاتا ہی حضرت نی اپنا ہاتہہ مبارک اوسکی سینہ پر لگایا اور دعا کی
تو اوس بچہ کو قی آئی اور مانند سگ بچہ سیاہ کی اوسکی اندر سی نکلا
اور چلا گیا لڑکا تندرست ہوا اور سوای اسکی اور معجزات کا حال جسکو دریافت
کرنا ہو کتب سیر اور حدیث کو مطالعہ کری اور سب سی بڑا معجزہ حضرت کی
پیغمبر ہونیکا گواہ قرآن مجید کلام الٰہی ہی کہ باوجودیکہ عرب مین شاعر بڑی فصیح
تہی اور وہ لوگ اپنی زبان آوری مین اپنی مقابلہ مین ساری جہان کو

عجم یعنی گونگا کہتی ہین اور اونہین سی بہت لوگ بسبب بغض اور عداوت
اور کبر کی تمنا رکہتی تہی کہ کسیطرح حضرت کو جہوٹہہ کا الزام دین اور اونہون
نی ماری غیرت کی حضرت کی دشمنی مین اپنی مال اور جانین تلف کین جب
حضرت نی قرآن شریف کی مقابلہ مین ایک سورت اوسکی تصنیف مانگی
اور یہہ بہی فرمایا کہ تم سی ہرگز نہین آویگی سو اون سی نہ بن آئی اور
اونکی سب فصاحت اور شاعری اسجگہہ گم ہوئی اور ایک سورت کی کہنی
سی عاجز ہوگئی چنانچہ فرمایا ہی حق سبحانہ وتعالی نی سورہ بقر کی تیسری رکوع مین
وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا
شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یعنی ای لوگو اور اگر تم ہو
شک مین اس کلام سی جو اوتارا ہمنی اپنی بندی پر تو لی آو ایک سورہ
اس قسم کی اور بلاؤ جنکو حاضر کرتی ہو اللہ کی سوا اگر تم سچی ہو اور اس
آگی یون فرمایا فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ یعنی پہر اگر نکرو اور ہرگز نکروگی تو بچو آگ
سی جسکا ایندہن ہین آدمی اور پتہر تیار ہی منکروں کیواسطی اور سورہ یونس
کی چوتہی رکوع مین یون فرمایا أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ
مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

یعنی یا لوگ کہتے ہیں یہہ بنا لایا تو کہہ تم لی آؤ ایک سورۃ ایسی اور پکارو
جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو اور سورہ ہود کے دوسری رکوع میں یون فرمایا
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا
مَنِ اسْتَطَعْتُم مِّن دُونِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ فَإِلَّمْ
يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَن لَّا إِلَٰهَ
إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ یعنی کیا کہتے ہین باندہ لایا ہی اسکو تو کہہ تم لی
آؤ ایک دس سورتین ایسی باندہ کر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کے سوا اگر ہو تم
سچے پھر اگر نکرین تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہہ تو اترا ہی اللہ کی خبر سی اور کوئی حاکم نہین سواے
اوسکے پھر اب تم حکم مانتے ہو اور سورہ بنی اسرائیل کے دسوین رکوع مین یون فرمایا قُل لَّئِنِ
اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ
لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی کہہ کہ اگر جمع
ہووین آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگے ایسا اور پڑے
مدد کرین ایک کی ایک دیکھو یہہ آیتین قرآن مجید کی حضرت کی تصدیق
نبوۃ اور قرآن مجید کی کلام الہی ہونے پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ
اگر فرضاً پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام پیغمبری کی دعوی مین جھوٹے ہوتے
تو صدہا شاعر فصیح کے سامنے کبھی یون نہ کہتے کہ اس قرآن کی مانند دس سورتین

یا ایک سورۃ تم سی اور تمہاری شاہدین اور مددگار دن سی تمام جن اور
آدمیون سی نہ بن سکینگی کیونکہ جہوٹا مدعی جانتا ہی کہ جیسا مین آدمی ہون
ایسی ہی اور لوگ ہین اگر یہہ کہونگا کہ اس کلام کی مانند کلام ہی ہرگز نہ بن
آویگا تو شاید کوئی شخص اسکی مقابلہ مین ایسا ہی کلام کہہ لاوی تو مین
شرمندہ ہوجاؤن غرض بہر صورت جہوٹی آدمی سی ایسا دعوی ہرگز
نہین ہوسکتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق تہی اور یہہ کلام بیشک
اللہ کا کلام تہا اسواسطی چار مقام مین قرآن شریف سی صاف ظاہر ہی
کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا اور جاننا چاہی کہ حضرت
کی وقت سی ابتلک ہر زمانہ مین دین اسلام کی دشمن بہت ہوتی رہی
اور اس زمانہ مین پادری لوگ دن رات اسی فکر مین رہتی ہین کہ
کسی وجہہ سی دین مسلمانی کو باطل ٹہرادین اور اس کام کیواسطی طرح
طرح کی علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکہتی ہین کسیوقت مین قرآن
شریف کی مانند کسی نی دو تین سطر کی عبارت بہی نہین لکہی اور نیز ظاہر
کہ بیان خال وخط اور قد وبالا اور ناز وادا اور شادی وغم اور ہجر اور وصل
اور شراب اور کباب اور بزم ورزم اور باغ اور صحرا وغیرہ مضامین جسمین
فصاحت اور بلاغت اور صنایع اور بدایع اور معانی اور بیان سکی

قدر ۱۲ خوشی ۱۲ جدائی ۱۲ ملاپ ۱۲ مجلس ۱۲ جنگ ۱۲ خوش کلامی ۱۲ کاملیت ۱۲ کاریگری ۱۲ تمام علم ۱۲ نادر باتین ۱۲ تمام علم ۱۲ علم ۱۲

گنجایش بہت ہوا کرتی ہی سو قرآن شریف مین نہین ہی اور جہوٹہ اور
مبالغہ شاعرانہ سی بالکل خالی ہی بلکہ مبدا اور معاد کی صفات اور حالات
اور قوانین عبادات اور معاملات اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات
وغیرہ سراپا دانائی کی باتون کی بیان مین ہی جیسی فرمایا حق تعالی نی
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا یعنی اور پہیر پہیر سمجہایا ہمنی لوگون کو
اس قرآن مین ہر کہاوت سو نہین رہتی بہت لی ناشکری کی اور باوجود
اسکی خوبی اور رنگینی عبارت کی اور رعایت قواعد علم بیان اور معنی بہی
اوسمین ہی پر آدمی منصف غور کرنیوالا چاہی تاکہ ان دلایل مین فکر کرکے
اور قرآن شریف کی مضامین اور عبارات کو سمجہہ کی قرآن شریف
کلام الہی ہونیکو اور حضرت کی نبی برحق ہونیکو عقل سی سمجہی کہ عقل سلیم کی
نزدیک اسباب مین ایک ذرہ بہر بہی شبہہ اور شک نہین ہی اور
اگر کوئی اس سی بہی نہ ہدایت پاوی تو کم بخت ازلی ہی اور حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق اور اعمال بہت پسندیدہ
اور برگزیدہ تہی کہ اونکی پیغمبر ہونی پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین از انجملہ
مشکوۃ شریف مین لکہا ہی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ مین

دس برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنی عرصہ مین کبھی مجکو
اُف نہین فرمایا اور نہ کبھی فرمایا کہ تونی یہہ کام کیون کیا اور نہ فرمایا کہ
تونی یہہ کام کیون نہین کیا ایضًا اور اونہین سی روایت ہی کہ مین آٹھ
یعنے یہہ بھی مشکوٰۃ شریف مین ہی ۱۲
برس کی عمر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور دس
برس مینی حضرت کی خدمت کی کبھی کسی چیز کی ضایع ہونی پر حضرت نی
مجھی ملامت نہین کی اور اگر کوئی آپ کی گہر والون سی مجہی ملامت کرتا
تو حضرت فرماتی کہ چہوڑ دو اسکو ملامت نکرو جو کچہہ تقدیر مین ہی وہی ہوتا ہے
ایضًا اور اونہین سی روایت ہی کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
یعنے مشکوٰۃ مین ۱۲
ایسی خوش اخلاق تہی کہ اگر مدینہ کی لوگون کی ایک باندی ہی آپکا ہاتہہ پکڑ لیتی
تو جہان وہ چاہتی حضرت اوسکی ساتہہ چلی جاتی ایضًا اور انس نے اونہین
مشکوٰۃ مین ۱۲
ہی کہ ایک شخص نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان مانگین اسقدر کہ
درمیان دو پہاڑون کی تہین حضرت نی وہ سب بکریان اوسکو بخشدین
پہر وہ شخص اپنی قوم مین گیا اور جاکر کہا کہ ای میری قوم مسلمان ہو جاؤ
قسم ہی اللہ کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت کچہہ دیتا ہی کہ فقیر ہو جانی
سی نہین ڈرتا ایضًا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا

نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ ؛ ایضاً
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ چلا جاتا تہا اور حضرت پر موٹی کناری والی چادر
تہی اتنی مین ایک گنوار وہان آپہنچا اوسنی حضرت کی چادر مبارک کو پکڑ
کر حضرت کو اسقدر سختی سی کہینچا کہ حضرت اوسکی سینہ تلک آگئی یہا تک
کہ مینی دیکہا اوس چادر کا کنارہ حضرت کی گردن کی کنارہ مین چبہ گیا
اور اوسکا نشان پڑ گیا تہا پہر وہ کہنی لگا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ مال
کہ تیری پاس ہی تیرا نہین اور تیری باپ کا نہین اللہ کا ہی اسمین سی مجکو
دلوا پہر حضرت نی اوسکیطرف دیکہا اور ہنسی اور اوسکا سوال بہی پورا
کر دیا ایضاً اور حضرت ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ کسینی کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کافرون پر بد دعا کرو آپ نی فرمایا کہ مجکو اللہ نی برا کہنی
کیواسطی پیغمبر نہین بنایا بلکہ مجکو لوگون کیواسطی رحمت بہیجا ہی ایضاً اور
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کسیکو گالی
نہ دیتی اور بازارون مین نہ چلاتی اور اگر کوئی حضرت سی بدی کرتا اوسی بدلہ
نہ لیتی معاف کر دیتی ایضاً اور حضرت انس سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ایسی متوکل تہی کہ اپنی نفس کیواسطی کچہہ ذخیرہ نرکہتی تہی ایضاً

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا ای عائشہ اگر مین چاہون سونی کی پہاڑ میری ساتہہ چلین میری
پاس آتا دراز قد فرشتہ کہ کمر اوسکی کعبہ کی برابر تہی آیا اور اوسنی کہا کہ تمہارا
رب تمکو سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر چاہو تو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو تم
پادشاہ سو مینی حضرت جبریل علیہ السلام کیطرف دیکہا یعنی بطور مشورہ لینی
کی پس جبریل نی میریطرف اشارہ کیا کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندگی اور فقیری
اختیار کرو پس کہا مینی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ بعد اس حال
سی پیچہی پہر کبہی حضرت نی تکیہ لگاکر کہانا نہین کہایا اور فرماتی کہ مین کہانا
کہاتا ہون جیسی کہ بندی کہایا کرتی ہین اور بیٹہتا ہون جیسی بندی بیٹہا
کرتی ہین ایضا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایک
یہودی عالم کی کچہہ دینار حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض
تہی سو اوسنی حضرت پر تقاضا کیا آپ نی فرمایا ای یہودی اسوقت میری
پاس کچہہ نہین ہی کہ تجکو دون یہودی نی کہا ای محمد جب تلک تو میرا
قرض نہین ادا کریگا مین تجسی جدا نہین ہونیکا آپ نی فرمایا خیر مین تیری
پاس بیٹہا رہونگا سو حضرت اوسکی پاس بیٹہی رہی پہر نماز پڑہی حضرت نی
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی یعنی اوتنی مدت تک اوسی جگہ

ہی ساتھہ رہی اور حضرت کی یار اوس یہودی کو جھڑکتی تہی حضرت کو صحابہ
کی یہہ حرکت پسند نہ آئی اصحاب نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بہلا ایک یہودی آپکو روکی رکہی اور نکلنی ندی پہر حضرت نی فرمایا کہ مجکو
میری پروردگار نی منع فرمایا ہی اس سی کہ ظلم کرون کسی پر پہر جب صبح
ہوئی اوس یہودی نی کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ
یعنی مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تحقیق نہین بندگی کسیکی سوا
اللہ کی اور گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ بیشک تم اللہ کی بہیجی ہوئی ہو
اور کہا کہ میرا آدہا مال تصدق ہی راہ خدا مین سنئی ہو مینی جو آپ سی گستاخی
کی ہی صرف اسواسطی کی ہی کہ دریافت کرون آپ کی تعریف جو توریت
مین ہی اور وہ تعریف یہہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا پیدایش
اوسکی مکہ مین اور اوسکی ہجرت گاہ مدینہ منورہ اور ملک یعنی عظمت اور
شوکت اوسکی شام کی ملک مین نہین ہی محمد بد زبان اور نہ سخت دل اور
نہ چلانیوالا بازارون مین نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کے اور نہ بیہودہ
بات کہنی والا پہر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ یعنی بلاشبہہ
اسکی سوا کوئی معبود نہین اور بلاشبہہ تم اللہ کی رسول ہو اور
کہا یہہ میرا مال ہی بموجب حکم اللہ کی جہان اسکا خرچ کرنا مناسب ہو وہان

خرچ کروا ایضاً اور حضرت ابن مسعود صحابی روایت کرتی ہین کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوری پر سوئی ہوئی تہی جب اوٹہی تو آپ کی
بدن مبارک پر بوریا جیبہ کر نشان پڑگیا تہا ابن مسعود نی عرض کیا کہ یا
رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر آپ ہمکو فرماتی کہ ہم آپ کی لئی نرم فرش بچہاوین
اور اچہی کپڑی بنا دین حضرت نی فرمایا مجہی دنیا سی کیا کام ہی مجہی دنیا سی
اتنی غرض ہی جیسی کسی سوار نی ایکدرخت کی نیچی کچہہ آرام پکڑا اور سوار ہوتی
کہڑا رہا پس چلدیا اور درخت کو چہوڑ گیا ایضاً اور حضرت ابو امامہ صحابی
روایت ہی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مجکو میری پروردگار
نی فرمایا کہ اگر تو چاہی تو تیری لئی بطحاء مکہ کو سونا کردون پس مینی عرض کیا
کہ ای پروردگار مین یہہ نہین چاہتا ہون مین اتنی خواہش رکہتا ہون
کہ ایک روز شکم سیر ہون اور ایک روز بہوکہا رہون پہر جب بہوکہا ہون
تیری آگی عاجزی کرون اور تجکو یاد کرون اور جب شکم سیر ہون تیرا شکر
ادا کرون اسمقام مین حضرت کی اخلاق مین سی بہت ہی تہوڑا بیان
ہوا ہی جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو مدارج النبوۃ اور شمایل ترمذی وغیرہ کتب
تواریخ اور حدیث سی دریافت کری کہ حضرت کی کیا نیک اخلاق تہی جیسی
کہا ہی شاعر نی فرد جمع اوصاف تیری ذات ہی۔ آپکی ہر بات کی کیا بات ہی

اور اسیواسطی فرمایا ہی حق تعالی نی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی خلق پر پیدا ہوا ہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا فرماتی ہین کہ حضرت کا خلق قرآن ہی یعنی جو کچھ قرآن مجید مین ہی وہ
بالطبع حضرت کی اخلاق ہین سبحان اللہ فرد وصف خلق کسی کہ قرآن آیت
خلق را وصف او چہ امکان است۔ اور پیغمبرون سی سچی دین کی راہ بتلانیوالے
پیغمبرونکی نایب ہوتی ہین اگرچہ اونکا گناہونسی بالکل پاک ہونا شرط نہین
لیکن پھر بھی اونکی افعال اور اخلاق بہت ہی نیک ہوتی ہین اور اگر اونسی
کوئی بڑا گناہ صادر ہو تو اللہ تعالی جلد توبہ نصیب کرتا ہی چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نائب اوسوقت سی آجتک جہان مین موجود رہی ہین
اونمین سب سے افضل اور اشرف وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اہلبیت اور اصحاب
ہین جنہون نی با ایمان حضرت کو دیکھا اور اونسی اوترکر تابعین ہین کہ جنہون
نی با ایمان اصحابون کو دیکھا اور اونسی اوترکر تبع تابعین ہین جنہون نے
با ایمان تابعین کو دیکھا اور اونسی اوترکر اور علماء اور اولیاء اور صلحاء ہین
کہ جنکی گنتی ہزارون اور لاکھونسی کم نہین اور ان نائبونکی اخلاق اور
افعال ایسی اچھی ہین کہ جنکی بیان سی دل اور جان کو لذت حاصل
ہوتی ہی اور اونمین بہتونکی ہاتھہ سی خرق عادات بھی ظاہر ہوئی ہین چنانچہ

حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ... سنت کا اس ... اتفاق ہی ... اصحاب ... افضل ہین



استقامت مین یکی از ہزار و اندکی از بسیار یعنی اخلاق اور خرق عادات بعض
بزرگون کے بیان ہوتی ہین روضۃ الاحباب اور دوسری کتب تواریخ اور
احادیث مین لکہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ لشکر کا سامان کر رہی
تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدہا مال حضرت کی خدمت مین لی آئی حضرت
نی پوچہا کہ کہر والون کی واسطی کیا چہوڑ آیا اونہون نی عرض کیا کہ آدہا
مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال اوٹہا لائی حضرت
نی پوچہا کہ کہر کی لوگون کے واسطی کیا چہوڑ آیا ہے انہون نی عرض کیا
کہ اللہ اور رسول اور کیمیاء سعادت مین لکہا ہی کہ ایک روز ایک غلام نی
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودہ لاکر پلایا پیچہی سی معلوم ہوا کہ وجہ حلال
سی نہ تہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نی حلق مین اونگلی ڈالکر
قی کر کی تمام دودہ نکالدیا اور کہا کہ بارخدایا جو کچہہ کہ میری رگون مین باقی
رہگیا ہو اوس سی تیری پناہ پکڑتا ہون اور صواعق محرقہ وغیرہ کتابون مین
لکہا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نی اپنی خلافت کی دنون مین ایک
شخص کو کہ نام اوسکا ساریہ تہا ایک لشکر کا سردار بناکر کسیطرف کو روانہ
کیا تہا اور وہ بزرگ ایکروز اپنی فوج کی ساتہہ عجم کی ملک مین کافرون کے
غلبہ سی بہاگ چلا تہا اور اوسوقت مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ

مدینہ منورہ مین منبر پر خطبہ فرما رہی تہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ حال
کشف سی معلوم ہوا خطبہ ہی کی درمیان فرمانی لگی یا ساریۃ الجبل یعنی اے
ساریہ پہاڑ کیطرف ہو کر اپنی آپ کو قایم رکہہ ساریہ نی حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ کی آواز دہانسی سُنی اور خبردار ہو گیا اور پہاڑ کو اپنی پشت پر لیکر
مضبوط ہوا اور کافرونکو بہگا دیا اور اوسی کتاب مین نقل کیا ہی کہ مصر مین
دستور تہا کہ ایک کنواری لڑکیکو واسطی نذر بہینٹ دریای نیل کی بناؤ
سنگار کر کی دریا مین ڈال دیا کرتی تہی تو دریا جاری ہوا کرتا تہا جب وہان
حکومت اسلام کی ہوئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نی کہ حاکم
اوس شہر کی تہی اس رسم بد کو موقوف کروایا دریا بالکل خشک ہو رہا وہان کے
رہنی والون نی جلاوطن ہونیکا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص نی یہہ سب
حال حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت مین لکہہ بہیجا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نی اوسکی جواب مین حضرت عمرو بن عاص کو خط لکہا کہ تمنی اس رسم کو
موقوف کیا اچہا کیا اور ایک رقعہ چہوٹا سا لکہہ کر اوس خط مین ملفوف
کر کی لکہا کہ اس رقعہ کو دریای نیل مین ڈالدینا اور مضمون اوس رقعہ کا
یہہ تہا کہ رقعہ اللہ کی بندی امیر المومنین عمر کا دریای نیل کیطرف اما بعد
اگر تو اپنی آپ سی جاری تہا تو اب جاری نہین ہونیکا اور اگر تجہکو اللہ جاری

سُبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ کرامات عجیب و غریب ہیں

کرتا تہا تو مین مانگتا ہون اسد واحد قہار سی کہ تجکو جاری کردی عمرو بن عاص نی
اوس رقعہ کو دریا مین ڈالا اسد تعالی نی دریای نیل کو جاری کردیا تب سی
وہ رسم بد اوس شہر سی موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکہا ہی کہ ایکدن
حضرت عثمان رضی اسد عنہ ایک قبر پر کہڑی ہوکی اسقدر روئی کہ داڑہی
مبارک تر ہوگئی رفیقون نی پوچہا کہ آپ کبہی بہشت و دوزخ کی ڈرسی اتنا نہین
روی جتنا آج روئی ہین اسکا کیا سبب آپنی فرمایا کہ مینی حضرت رسول کریم
صلی اسد علیہ وسلم سی سنا ہی کہ پہلی منزل عاقبت کی قبر ہی جسکو اسمین
آرام رہا باقی منزلین اوسپر آسان ہوئین اور جسکو اسمین تکلیف رہی باقی
منزلین تکلیف سی گذرین تو پہلی منزل مین سب منزلونکا غم ہوتا ہی اور
لکہا ہی کہ حضرت عثمان رضی اسد عنہ چاشت کیوقت اکثر اوقات مسجد نبوی
مین زمین پر سوتی جب اوٹہتی تو سنگریزون کی نشان آپکی بدن پر پڑجاتی
اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اسد علیہ بوستان مین لکہتی ہین کہ ایک دفعہ
ایسا ہوا کہ نادانستہ حضرت عمر رضی اسد عنہ کا پانو ایک کنگال کی پانو پر
گیا اوسنی خفا ہوکر کہا کہ تو اندہا ہی حضرت عمر رضی اسد عنہ نی فرمایا کہ مین
اندہا تو نہین مگر بہول گیا ہون تو مجہکو معاف کردی اور اوسی کتاب
مین لکہا ہی کہ ایک شخص نی حضرت علی رضی اسد عنہ سی ایک مسئلہ پوچہا

آپ نے اوسکا جواب فرمایا اوس مجلس مین ایک شخص نے کہا کہ یہہ مسئلہ
یون نہین ہی جسطرح آپ فرماتی سو آپ نے فرمایا جو تجہی اچہا معلوم ہی
کہدی اوس شخص نے خوب مسئلہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ مین بہول گیا تہا یہہ سچ کہتا ہی اور صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ضرار بن حمزہ سی کہا کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا وصف مجہسی بیان کرو حضرت ضرار نے اول اس بات سی عذر
کیا جب حضرت معاویہ نے قسم دی تو یون بیان کرنے لگے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
بڑی بزرگ اور متقی تہی بڑی قوت والی تہی قول اونکا افضل تہا حاکم اور عادل
تہی علم اونکی اطراف سی رواں تہا بات اونکی حکمت کی تہی دنیا اور اوسکی
زینتون سی بیزار تہی اونکی آنکہون سی بہت آنسو جاری رہتی تہی تدبر اور تفکر
کیا کرتی تہی روکہی سوکہی روٹی اور موٹی کپڑی پر قناعت کرتی تہی اپنی
تئین ایک ادنی آدمی سمجہتی تہی جو کچہہ ہم پوچہتی اوسکا جواب دیتی اگر ہم اونکو
بلاتی تو اجابت کرتی اہل دین کی تعظیم کرتی مسکینون سی قریب رکہتی قول
باطل کی تابع نہوتی کوئی ناتوان اونکی عدل سی نا امید نہوتا اور مینی اونکو
اندہیری رات مین تنہا دیکہا ہی کہ اپنا ہاتہہ داڑہی مین ملتی تہی اور غم سی
روتی تہی اور فرماتی تہی کہ ای دنیا مین تجہپر نہ بہولونگا تیرا فریب نہ کہاونگا

یہہ فریب اور دنگو دی تو مجہی شوق رکہتی ہی مین تجہی بیزار ہون کہان
ہو سکتا ہی کہ مین تجہی محبت رکہون میری محبت ہو نی تجہی بعید ہی مین تجکو
تین طلاقین بائن دین کہ پہر رجوع نکرونگا عمر تیری چہوٹی ہی اور خوف تیرا بہت
ہی ہای ہای توشہ کم اور سفر دراز اور راہ کا خوف یہہ باتین سنکر حضرت
معاویہ رو پڑی اور کہنی لگی خدا تعالی ابو الحسن پر رحمت کری کہ وا سید وہ اما
ہی تہی اور جو تمنی کہا سچ ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مجہی شرم آتی ہی اس سی کہ اپنی پروردگار سی ملون
ایسی حال مین کہ اپنی پروردگار کی گہر کیطرف پاپیادہ نگیا ہون اسواسطی
حضرت ممدوح نی پچیس حج پاپیادہ ہو کر کئی حالانکہ سواریان آپ کی ساتہہ
چلتی تہین اور اوسی کتاب مین ابو نعیم سی روایت کی ہی کہ حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ نی دو بار اپنا سارا ہی مال اللہ کی نام پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا
آدہا مال اللہ کے نام پر بانٹ دیا مثلاً اگر دو جوتیان یا دو موزہ ہوتی تو ایک اللہ
کی نام پر دیدیتی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ ایک بوڑہیا نی حضرت
امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم کی ضیافت کی
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی ہزار دینار سونی کی اور ہزار بکریان اوس بوڑہیا
کو بخشین اور اتنا ہی انعام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نی اسکو دیا اور حضرت

بیان بعض حسن سلوک حضرت امام حسن علیہ السلام

عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان اوسکو بخشین اور
تواریخ کی کتابون سے ظاہر ہے کہ یزید پلید جب خلیفہ ناحق بن گیا اوسنے چاہا کہ حضرت
امام حسین رضی اللہ عنہ مجھسے بیعت کرین اور میری متابعت اختیار کرین فرزند
رسول علیہ السلام نے جانا کہ اس فاسق نالایق سے بیعت کرلے برخلاف طریقہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس اوسکی بیعت سے انکار کیا اور اسی
سبب سے اپنی جان عزیز اللہ کی راہ مین قربان کی اور شدت پیاس کی اور
طرح طرح کی سختیان اوٹھاکر معہ اکثر صاحبزادونکے شہید ہوئے پر اوس نابکار کے
متابعت اختیار نکی سبحان اللہ حوصلہ ہو تو ایسا ہو اور حضرت ابن حجر مکی شافعی
رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب قلاید العقیان فی مناقب الامام ابیحنیفۃ النعمان مین لکھتے
ہین کہ حضرت مسعر نے کہا کہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جب کبھی اپنی بال
بچون کی لئے کچھہ کھانا یا کپڑا خریدتے تو پہلے اوس سے اوسیقدر علمار کو بھی دیتے
اور اوسی کتاب مین لکھا ہے کہ حسن بن زیاد نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ حضرت
امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کبھی امیرون اور بادشاہونکا ہدیہ قبول نہین کیا
اور ایکدفعہ حضرت امام نے کچھہ کپڑا واسطے بیچنے کی اپنی تجارت کی شریک پاس
بھیجا اوسمین ایک تھان عیب دار تھا آپنے کہلا بھیجا کہ خریدار سے اسکا
عیب ظاہر کردے بیچو تقدیر الٰہی سے وہ شخص وس تھان کا عیب بیان کرنا

بہول کیا اور سب اسباب بیچ دیا جب حضرت امام کو اس حال کی خبر ہوئی آپ
قیمت کو اپنی خرچ مین لانا گوارا نہ کر کہا قیمت اور نفع اوسکا سب بقدر قیمت
اور نفع کی تہا محتاجونکو دیدیا اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت امام ابو حنیفہ
چالیس برس تک عشا کی وضو سی فجر کی نماز پڑہی اور اکثر راتون مین ایک
اتفاق ہوتا کہ ایک رکعت نماز مین سارا قرآن شریف ختم کرتی اور اوسمین اسقدر
رقت ہوتی کہ اونکی رونی کی آواز ہمسایہ سنکر اونکی حال پر ترس کہاتی
اور یہہ بہی روایت ہی کہ جسجگہہ مین امام مرحوم کی وفات ہوئی آپنی اوسجگہہ
مین سات ہزار قرآن ختم کئی تہی اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب
نفحات الانس مین لکہتی ہین کہ حضرت قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بیٹی ابو عبد اللہ کی فرماتی ہین کہ جب سے
میرا بیٹا عبد القادر پیدا ہوا ہی اوسنی رمضان شریف کی دنون مین کبہی
دودہ نہین پیا کہتی ہین کہ ایک دفعہ رمضان کا چاند بادل کی سبب سے
دکہائی نہین دیا تہا لوگون نی حضرت محبوب سبحانی کی ماں سی رمضان کی
چاند کا حال پوچہا اونہون نی فرمایا کہ آج عبد القادر نی دودہ نہین پیا
پہر خبر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی
کہ حضرت شیخ عبد القادر نی فرمایا کہ لڑکپن مین عرفہ کی دن مین گائی چرانی

جنگل مین گیا اوس گانو کی لوگ میری طرف سے یہہ کہتی تھی کہ ای عبد القادر رضی اللہ تعالی
نی تجھی اس کام کیواسطی نہین بنایا اور اس کام کا حکم نہین دیا مین یہہ سنکر ڈرا
اور پلٹ کر اپنی گہر کی کوٹھی پر چڑھ گیا دیکھتا ہون کہ حاجی عرفات مین مجھکو
نظر آتی ہین مینی اپنی والدہ سی عرض کیا کہ مجھی اللہ تعالی کی عبادت کی لئی
چھوڑو اور اجازت دو کہ بغداد مین جاکر علم پڑھون اور نیکون کی زیارت کرون
ماں نی اسکا سبب پوچھا مینی احوال ظاہر کیا ماں روئی اور چالیس دینار میری
خرچ کی لئی میری جامہ مین سی دی اور مجھکو رخصت کیا اور مجھی عہد لیا کہ
جھوٹ کبھی مت بولیو مین قافلہ سی ملکر بغداد کو چلا راہ مین ساٹھہ سوارونکا
ڈاکا قافلہ پر پڑا ایک سوار نی مجھی پوچھا ای فقیر تجھہ پاس کیا ہی مینی کہا چالیس
دینار بولا کہان ہین مینی کہا میری جامہ مین بغل کی نیچی سی ہوئی ہین وہ
سمجھا کہ مجھسی مسخری کرتا ہی چلا گیا دوسری نی اسیطور پر پوچھا مینی سچ سچ
کہدیا اون دونو سوارون نی میرا حال اپنی امیر سی ظاہر کیا امیر نی مجھکو
بلاکر اوسیطرح پوچھا مینی وہی جواب دیا پھر میرا جامہ پھاڑ کر دیکھا جو
کہا تھا وہی پایا مجھسی اس سچ بولنی کا سبب پوچھا مینی کہا میری ماں نی
مجھسی سچ بولنی کا عہد لیا ہی مین اپنی عہد مین خیانت نہین کرتا یہہ سنکر
ڈاکونکا سردار رونی لگا اور کہا کہ مین کئی برس سی اپنی پروردگار کی عہد

مین خیانت کر رہا ہون اور اوس سردار نی میری ہاتہہ پر رہزنی اور قزاقی سی توبہ کی اور اوسکی سب ساتہہ والون نی بہی میری ہاتہہ پر توبہ کی اور کیمیاء سعادت مین لکہا ہی کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ایسی زاہد تہی کہ گلیون مین سی کہجور کی گٹہلیان اوٹہا کر اپنی غذا کرتی اور چہوٹی چہوٹی دہجیان گری پڑی اوٹہا کر پاک کر کر اپنی کپڑی بنا لیتی اور کتاب محبوب الابرار مین لکہا ہی کہ حضرت بابا فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز چالیس رات تک ایک کوئین مین اولٹی ہو کر لٹکی عشا کی نماز پڑہ کر لٹکتی فجر کی نماز سی پہلی باہر آجاتی اور مینی کسی سی سُنا ہی کہ اسکا سبب یہہ تہا کہ ایک رات آپ تہجد کیوقت سوتی رہگئی اور اوس روز کی نماز وتر قضا ہو گئی اپنی نفس کو سستی کی یہہ سزا دی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت بابا فرید کریا ئی درختون کی نیچی عبادت کیا کرتی اور غذا آپکی کریکا پہل تہا جسکو ڈیلا کہتی ہین اور یہہ بہی پیٹ بہر کر نہ کہاتی تہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت ابو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جب جذبہ کی حالت مین آگئی تو اوس بیہوشی مین آپ کی موچہین اندازۂ شرعی سی زیادہ ہو گئین تہین حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی ایک روز آپکی داڑہی پکڑ کر موچہین کتر ڈالین حضرت ابو علی صاحب اپنی داڑہی کو چوما کرتی اور

(حاشیہ:) ...

فرمائی کہ یہہ میری داڑہی شرع شریف کی راہ مین پکڑی گئی ہی اور سُنا گیا ہی
کہ ایک شخص جی پور کی راجا کالی پالک بہاگ کر دلّی مین مولانا شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہنچا اور کہنی لگا کہ ہمیشہ آسمان اور زمین کی بیچ مین
ایک تخت جا بہا مجکو نظر آتا ہی مولانا نی فرمایا کہ اسکی تعبیر یہہ ہی کہ یہہ تخت بہشت کا
ہی تو مسلمان ہو تو یہہ تجکو نصیب ہووی وہ شخص اوسیوقت مشرف باسلام ہوا
اور سُنا ہی کہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کہ جناب حضرت سید احمد صاحب
کی رفاقت مین کافرونسی جہاد کرتی تہی باوجودیکہ مولانا ممدوح وزیر اعظم سید
صاحب کی تہی بعضی وقت اپنی گہوڑی کی لئی آپ جنگل سی گہانس لایا کرتی تہی
اور کبہی لشکر کی اونٹونکی تہیلی اپنی ہاتہہ سی بندہواتی اور کبہی لنگر کی بہٹیون
مین اپنی ہاتہہ سی لکڑیان چیر کر ڈالتی مولانا ممدوح بہت ہی بی تکلف رہتی اور
ایسا ہی حال جناب سید احمد صاحب کا تہا اور ایک روز مولانا قطب الدین صاحب
سلمہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ ایکدفعہ جناب مولانا عبد الحی صاحب مرحوم کشتی مین
سوار تہی اور اونکی بیوی اوسی کشتی کی بیچ گاڑی مین بیٹہی ہوئی تہین جب نماز کا
وقت آیا مولانا ممدوح نی نماز پڑہی بیویسی کہا کہ تم بہی نماز پڑہو بیوی صاحب نی
کہا مینی بہی گاڑی مین جسطرح مجسی ہو اسکی نماز پڑہ لی ہی مولوی صاحب نی فرمایا
ان نہین ہی بلکہ گاڑیسی اوتر کر کہڑی ہو کر پڑہو تب مولوی صاحب نی اپنا

سو منہہ دہانپ کر گٹھری سی اوتر کر کشتی مین کہڑی ہو کر نماز پڑہی مولوی صاحب نی
لوگون کی تعلیم کی لئی بآواز بلند فرمایا که لوگو دیکہو عبدالحی کی بیوی نماز پڑہ
رہی ہی یعنی تمہاری بیویونکو بہی ایسا ہی چاہی که سفر مین اسطور پر نماز ادا
کیا کرین نه یہه که نئی موقع شرم اور غیرت کر کر اسکی فرض مین قصور کرین اور
ہندؤنکی دین کی پیشوا بہی بہت ہوئی ہین پر اونکی افعال اور
اخلاق عجب طرح کی ہین که جنسی عقل حیران ہی بڑا پیشوا انکی دین کا برہما ہی که وہ اسکو
رسول خدا بلکہ خدا جانتی ہین اور بقول انکی چارون بید برہما کی چار مونہہ سی نکلی
ہین اور بید کو کلام الہی جانتی ہین باقی تمام شاستر ونکو انہین بیدون سی نکلی
جانتی ہین چنانچه برہما سب پیشواؤنکا پیشوا ہی مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی
(دیکہو پہلا باب ۱۲)
که برہما ساری دیوتاؤنکا اوستاد ہی اور مہادیو بہی اوس سی پیدا ہوا اور دوسری
جگہہ لکہا ہی که مہادیو برہما کی دو نوا برو سی پیدا ہوا چنانچه اوسکی نسبت انکی
کہی تواریخون مین لکہا ہی که پہلی برہما نی سارستی اپنی بیٹی بنائی اور کام دیو
(مثل بہاگوت وغیرہ ۱۲)
یعنی شہوت جماع کو بہی بنایا کام دیو نی برہما سی یہہ بر یعنی بخشش چاہی
که وہ جسکی دل مین جا لگی اوسکی عقل ماری جاوی برہما نی اوسکو بہی بر دیا
کام دیو برہما ہی کی دل مین جا گہسا برہما کی عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی
اپنی بیٹی سی جماع کا قصد کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کی ایکطرف کو ہٹ گئی

اوسطرف برہما کیصورت مین ایک اور موںہہ ظاہر ہوگیا سارستی کو اوس
موںہہ سی گہورنی لگا سارستی پیچہی کو ہوگئی اوسطرف بہی ایک اور موںہہ برہما کے
ظاہر ہوگیا اور نظر بد کرنی لگا سارستی دوسری طرف کو ہوگئی یہی حال اوسطرف
ہوا چنانچہ برہما کی چار موںہہ اوسیوقت سی ہین اسیواسطی برہما کو چترمکہہ کہتی ہین
القصہ جب سارستی نی دیکہا کہ برہما پیچہا نہین چہوڑتا تو ناٹسی بہاگ چلی برہما
اوسکی پیچہی دوڑا سارستی زمین مین غائب ہوکر بہاگنی لگی جب باہر نکل کر
دوڑی برہما بہی پیچہی اوسکی بہاگا کیا غرض اسیطرح سارستی کبہی ظاہر کبہی
غائب ہوکر اوسکی ہاتہہ سی بہاگی پر اوس جوانمرد نی پیچہا نہ چہوڑا مصرعہ
آفرین باد برین ہمت مردانہ او جب دیوتاؤن مین اسبات کی چرچی
ہوئی مہادیو نی اس گناہ کی بدلی برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا اور بعضی
کہتی ہین کہ اس گناہ کی شامت سی برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتا پوجے
جاتی ہین نہ برہما اور بعضی کہتی ہین کہ ایک دفعہ برہما نی پاربتی مہادیو کی
بیوی سی آشنائی لگائی تہی اسواسطی مہادیو نی اوسکا سر کاٹ دیا اور
کہتی ہین کہ اوس سارستی نی ندی کیصورت پر ظہور کیا ہی کر کہیتر کی زمین
مین تہانیسر کی پیچہی کہین ظاہر اور کہین زمین مین غائب چلتی ہی سو اوسکی
اوس بات کا یہہ نشان موجود ہی اور شستر پوران مین لکہا ہی کہ برہما

اپنی بیٹی کو اپنی جورو بنا کر دیوتا اونکی سو برس تک رکہا پہر اوسکو اپنی بیتی سویم بہو سی بیاہ دیا اور بامن پران مین لکہا ہی کہ برہمانی مہادیو کی ذکر کی درازی کا انتہا نہ پایا اور جہوٹون کہدیا کہ مین مہادیو کی لنک کی مقدار دریافت کرلی ہی اس جہوٹ کی شامت سی اوسکی پوجا جہان سے موقوف ہوئی اور اونکی بعضی تواریخ سی برہما کا شراب پینا بہی معلوم ہوتا اور عقلمند ایسا تہا کہ ایکبار شب کی آلت کو ناپنی لگا چنانچہ پہلی فصل مین مذکور ہوا اور جب اوسکا انتہا نپایا تو برہمانی جان لیا کہ یہی میرا مالک اور خالق ہی اور اوسکی عبادت شروع کی واہ واہ خالق اور مالک کی پہچان ایسی ہی چاہئی اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہئی جیسا کہ برہما ہی جسکو زیادہ احوال برہما کا دریافت کرنا ہو مہابہارت اور لنگ پران اور بایو پران وغیرہ تواریخون مین دیکہی غرض ہندؤن کی دین سی بخوبی ثابت ہی کہ برہما فسق اور فجور سی پاک نتہا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اپنی بیٹی سی قصد جماع کیا پہر ایسی نفسانی اور فاسق اور بیحیا کی متابعت کرنی سی کیا حاصل ہی فاسق اور جہوٹا اس لایق نہین ہوتا کہ اللہ تعالی کا رسول ہو اور جہوٹی اور فاسق کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلونکا کام ہی بلکہ جاہل بہی نہین کرتی استمام مین بعضی ہندو جواب دیا کرتی ہین کہ برہما شاعر تہی یعنی سعد ورد الاتہا اور سامہ ستہ

نہ فقط برہما بلکہ بیشن اور مہادیو بہی ایسی ہی تہی جیسا کہ آگی معلوم ہوگا

کو گناہ ضرر نہین کرتا سو اسکا جواب یہہ ہی کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہو کر بیعقل
ہو جاوی وہ ساحر ہی کہان رہا اور اگر بہ رہا کو گناہ نی ضرر نہ کیا تہا تو مہاولہ
اوسکا سر کیون کاٹ ڈالا اور گناہ کی شامت سی اوسکی پوجا جہان سی کیون
اوٹہہ گئی اور بالفرض اگر ساحر تہی کو گناہ ضرر نکری جب بہی ضروری کہ نبیکا
رسول گناہ سی پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت لوگونکو فائدہ نہین کرتی یعنی
جو شخص آپ بری کام کری اور دوسرونکو اوس سی منع کری لوگ اوسکی
مسخری کرینگی اور کہینگی کہ اگر یہہ کام بری ہین تو آپ کیون کرتا ہی اور او
یہہ مثال ہی جیسی کوئی شخص حلوا کہا رہا ہی اور لوگونسی کہتا ہی کہ اسمین
زہر ملا ہوا ہی تم مت کہاؤ لوگ اوسکی کہنی کا یقین نکرینگی اور کہینگی کہ
اگر زہر ملا ہوا ہوتا تو آپ کیون کہاتا اور بعضی ہنود یہہ جواب دیا کرتی ہین
یہ برہما سی یہہ حرکت اسواسطی ہوئی تا کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ پرمیشر کی بہاو
یعنی خدا کی خواہش ایسی غالب ہی کہ برہما سی بہی نہ ٹلی یعنی خدا کی ارادی مین
ون ہی تہا کہ برہما سی یہہ حرکت ہوئی اوسکا جواب یہہ ہی کہ ارادہ الہی کا
اہر ہونا کچھہ اسی بات پر موقوف نہ تہا کہ اللہ تعالی کا پیغمبر ایسی گناہ سی بدنام
و جسمین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑی بلکہ جو اور طرحکا حادثہ اور مصیبت پڑ جا
رجاتا ارادہ الہی کا غالب ہونا اوس سی بہی خوب ظاہر ہو جاتا اور اتنہ

ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والونکی نزدیک ہر طرح ثابت ہی مگر یہہ بات
سلیم کی نزدیک ہرگز جائز نہین کہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو اور اگر
پنڈت لی اکبر ور اسبات کا یہہ جواب دیا کہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین معلوم ہوتا
کہ برہمانی یہہ حرکت کی ورنہ حقیقت مین یہہ کام برہما سی سرزد نہین ہوا
سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہر فاسق اور زناکار کہہ سکتا ہی کہ مینی یہہ گناہ نہین کیا
تمہاری نظر مین غلطی پڑی ہی اور بالفرض اگر حقیقت مین برہمانی یہہ گناہ
کیا تو مہادیو نی اوسکا سر کیون کاٹا اور اگر یہہ کہو کہ مہادیو نی بہی سر نہین کاٹا
یہہ بہی نظرونکی غلطی ہی تو اس سی معلوم ہوا کہ یہہ تمہاری پوتہیان
غلطی ہی جسمین سراسر غلط اور جہوٹ بہرا ہوا ہی تو اس سی تمہارا دین
غلط ٹہرا اور جو دین غلط ہو اوس سی نجات کی امید رکہنی محض غلط ہی
حکایت جن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا ایکروز مینی دلوار
برہمن سی پوچہا کہ مصر جیو بہلا اگر کوئی شخص راجا سی ملاقات حاصل کیا
تو آیا کسی امیر وزیر معتبر کی وسیلے سی یا فلانی فلانی بدکارون کی وسیلے
سی کہنی لگا کہ بہلا مہاراج ایسی لچون کو راجا کی دربار مین کون پوچہتا ہی
کہا کہ جب ان راجون کی دربار مین لچون کی وسیلہ سی نہین پہنچ سکتی ہم
تو اوس شاہنشاہ یعنی اللہ کی دربار مین لوچون کی وسیلہ سی ہرگز رسائی

تہوگی بولا کہ ہان سچ ہی پہر بینی کہا کہ تم ایسی شخص کی پیچہی کیون لگی کہ تہو
تمہاری ایسا لچا ہی کہ اپنی بیٹی سی قصد جماع کا کیا یعنی وہ برہما ہی پس اوسکی
اسبا تکا یہی جواب دیا کہ مہاراج ہم تمکو ایک بات کہتی ہین ہمارا کہنا مانو
کہ جو کچہہ تمہاری من مین ہی دل ہی مین رکہو اسطرح ظاہر مت کہا کرو تہی
اور برہما سی اوتر کر اور لوگ انکی دین کی راہ تبلانی والی ہین چنانچہ اونکا حال
بہی ایسا ہی ہی کسی نی اپنی بیٹی سی زنا کیا کسینی بیگانی عورتون سی برا کام
کیا کسینی دغابازی اور فریب کیا اور کسینی کچہہ اور کسینی کچہہ اور کوئی ان
سب بری صفتون سی موصوف ہوا چنانچہ بہاگوت وغیرہ انکی پوتہیون
مین کشن کا یہہ حال لکہا ہی کہ رات دن برج کی عورتون کی ساتہہ مشغول
رہتا تہا مسخری کرتا بنسری بجاکر اونکو سناتا ایکدفعہ کئی عورتین نہاتی تہین
اونکی کپڑی اوٹہا کر کدم کی درخت پر چڑہ گیا تا اونکا بدن ننگا دیکہی اور اوسنی
رادہا نام بیگانہ عورت سی کہ جسکا خاوند جیتا تہا آشنائی لگا کر اوسکو اپنی جورو
بنایا غرض اوسکی فسق و فجور کی باتین ہندو لوگ اپنی تصنیفات دوہرہ سورٹہہ
خیال ٹپا چہند چہپا دہرپت کبت مین گاتی بجاتی ہین بلکہ بعضی وقت کشن اور
اوسکی بیویون کی سانگ بناکر اونکو اپنی سامنی نچاتی ہین اسکا نام راس لیلا ہی
اور کہتی ہین کہ پراسر رکہہ سفر کو چلا بیوی سی عہد کر گیا کہ جب تجہی حیض آکر فراغت

ہوگی اپنا نطفہ تیری پاس بہیجوگا پہر اوس نی اپنی منی نکالکر ایکدرخت کی
پتی مین لپیٹ کر ایک شکری کی ہاتہہ اپنی بیوی کی پاس بہیجی راہ مین ایک
دریا پر اوس شکری سی ایک اور شکرا لڑنی لگا اس کشاکش مین وہ نطفہ
پراسر کا دریا مین گر پڑا اوسکو ایک مچہلی نگلکر حاملہ ہوگئی اوس سی ایک لڑکی
پیدا ہوئی جسکا نام مچہودری ہی وہ لڑکی ایک ملاح نی اپنی بیٹی کر کی رکہی
اتفاقاً اسی دریا پر ایکدفعہ پراسر رکہہ آیا مچہودری اوسکو دریا سی پار کرنی
لگی پراسر اوسپر عاشق ہوا بری کام کا قصد کیا مچہودری نی کہا میری بدن
سی مچہلی کی بدبو آتی ہی پراسر کی دعا سی وہ بدبو خوشبو بن گئی مچہودری نی
کہا میری باپ اور ماں دیکہتی ہین اور سورج دیکہتا ہی چونکہ جناب پراسر
صاحب کو شہوت غالب ہوئی تہی دعا کی کہ اندہیرا ہوگیا کہ کسیکو کچہہ نہ سوجہی
اوسوقت شوق سی مچہودری کی ساتہہ کہ حقیقت مین انہین کی صاحبزادی
تہی جماع کیا اور مہابہارت مین یون لکہا ہی کہ یہہ لڑکی راجا اپرچر کی
نطفی سی پیدا ہوئی تہی جس سی پراسر نی زنا کیا چنانچہ یہہ قصہ
دوسری فصل مین مذکور ہی الغرض اوس زنا سی ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا
نام مہیاس ہی چنانچہ بہت سی کتابین تواریخ وغیرہ کی خصوصاً بیدانت
شاستر کہ جسکو ساری شاستر ون سی افضل جانتی ہین اوسکی تصنیف

ہین اور بیدونکو کہتی ہین کہ اوسینی چار حصہ کیاہی اسواسطی اوسکو بید
بیاس کہتی ہین سو بیاس بہی انکا بڑا پیشوا ہی سو اوسنی راجا پانڈ کی جورو ن
سی زنا کیا چنانچہ دوسری فصلمین بیان ہو چکاہی اور روایت ہی کہ بسوا
متر نی ہزارہا برس عبادت کری ایکروز ارنبسی پر عاشق ہوکر اوس سی
نام زن از رقاصان سرگ ۱۲
خراب ہوکر اپنی ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سی مخذوم ہوا
کوڑ ہیا ۱۲
آخر تش کتا بنکر اسکی پیچہی پیچہی ہوکر سرگ مین گیا غرض ہندون کی دین کے
رہنماؤ نکا احوال اونکی شاستروںنسی ایسا ہی نکلتاہی جسکو زیادہ دیکہنا ہو
مہابہارت اور پدم پوران وغیرہ کی سیر کری اسمقام مین زیادہ بیان ایسے
فحش کی باتونکا کیا کرون اب ہندون کو مناسب بلکہ فرض ہی کہ ان لوگو نکی
پیروی کو چہوڑین کہ ایسی لوگ لایق پیغمبری اور رہنمائی کی نہین ہوتی
جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کی پیغمبر ہین اونکی اور اونکی
تابعون کی اخلاق اور افعال کیطرف غور کرین اور اپنی بزرگون کی اخلاق
اور افعال کو مطالعہ کرین اور انصاف فرماوین کہ کسکی متابعت سی اللہ کی
ملنی کی امید ہوتی ہی اور ہم یہہ بات ہندون کی خیرخواہی کی لئی کہتی ہین
حق تعالی انکو ہدایت کری **فصل پانچوین قیامت کی بیان مین** ہم
یقین یہہ کہتی ہین اسپر کہ ایکدن اس جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاویگا جو کچہہ

زمانہ آتا ہی سب فنا ہوگا کچھہ نرہیگا پہر حق تعالی ہر کسیکو زندہ کریگا اور ہر کسکی
اچھی بُری کاموںکا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالمونسی مظلومونکا
حق دلایا جاویگا بعد ہونی انصاف کی اچھی لوگ جنہوں نی پیغمبرونکا حکم قبول
کیا ہی اور گناہونسی بچتی رہی یا گناہ سی توبہ کری ہی ایمانکی ساتھہ مری ہین
بہشت مین داخل ہونگی پہر کبہی نہ نکالی جاینگی اور نہ مرینگی اور بُری لوگ
جنہوں نی پیغمبرونکا حکم قبول نہین کیا ہمیشہ دوزخ مین رہینگی کبہی نہ نکالے
جاینگی نہ مرینگی نہ عذاب کم ہوگا اور جنہوں نی پیغمبرونکا حکم قبول کیا لیکن
نفس کی شامت سی گناہ کرکی بدون توبہ مرگئی کچھہ مدت موافق گناہکے
دوزخ مین سزا پاکر پہر بہشت مین داخل ہونگے بعضوں کو اللہ سزا دیگا بخشدیگا
لیکن جو کسی نے بندونکی حقوق تلف کئی ہین جیسی چوری قزاقی مارپیٹ گالی
غیبت بیعزتی رشوتخوری وغیرہ ایسی گناہ بدون راضی ہونی صاحب
حق کی بخشی نجاوینگی اور اوسدن بموجب حکم اللہ کی اچھی لوگ گنہگار
مسلمانونکی سفارش کرینگی حق تعالی قبول کریگا اور سوای کفر کی جس گناہ کو
اسہ چاہیگا بخشدیگا اور بہشت مین بہت آرام کی چیزین ہین اچھی اچھی نعمتین
کہانی پینی کی عمدہ لباس ستہری مکان یار و آشنا خویش و قرابتی
میان بیوی جو کہ اہل ایمان ہین سبکی آپسمین ملاقات اور ہمیشہ کی زندگی



اوسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف اور عذاب ہی آگ سانپ
بچھو گرم پانی جیسی پگہلا ہوا تانبا کانٹی بدبو طوق زنجیر مار پیٹ فرشتونکی
جہڑکی وغیرہ اللہ پناہ دیوی اور مفصل احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ
اور عذاب و ثواب قبر کا بڑی کتابون مین مندرج ہی انتہی اور ہندو
دین مین یون ہی کہ جبوقت کوئی گنہگار مرتا ہی تو جم راج جسکو ہندو
دہرم راے بہی کہا کرتی ہین اوسکی سپاہی گنہگار کی روح کو جم راج کی
پاس لیجاتی ہین جم راج اوسکی عملونکا حساب لیتا ہی پہر وہ جس سزا کی
لائق ہوتا ہی اوسکو ویسا ہی جسم اور ملتا ہی اوس جسم مین اپنی اعمال
سزا پاکر اوس جسم سی نکلکر پہر کسی اور جسم مین داخل ہوتا ہی اسیطرح ہزار
جنم لیتا ہی اور حسب اعمال کی ہر طرح کی حیوان کی جنم لیتا ہی یہانتک کہ
کبہی اور بہڑ اور سور اور کتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبہی درخت بہی ہو جاتا ہی
اور بعضی ہندو کہتی ہین کہ پتہر بہی ہو جاتا ہی اور بہت سی جنم لیکر اور اپنی
عملون کی سزا پاکر جب گناہون سی صاف ہوتا ہی تب اوسکی موکہش
یعنی نجات ہوتی ہی اور موکہش یہی ہی کہ نیست و نابود ہو کر خدا کی ذات
مین ملجاتا ہی اور کبہی گناہونکی شامت سی نرک یعنی دوزخ مین جاکر وہان سی
نکلکر کبہی پہر جنم لیتا ہی اور کرم بپاک مین لکہا ہی کہ جو کوئی اپنی عمر مین

اچھی کام کری تو وہ بعد مرنیکی شودر ہوتا ہی اور جو کوئی شودر اپنی
پر ثابت رہا ہو اور اچھی کرم کری تو مرکر ویش ہوتا ہی اور جو ویش اچھی
عمل کری اور اپنی طریق پر قایم رہی تو وہ بعد مرنی کی کہتری ہوتا ہی اور کہتری
اچھی عمل کری تو بعد مرنی کی برہمن کا جنم لیتا ہی اور برہمن اچھی عمل کری
تو اوسکی موکہش یعنی نجات ہوتی ہی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ جب کوئی
اچھا آدمی مرتا ہی تو وہ جس دیوتا کی عبادت کرتا تہا بعد مرنیکی اوسی دیوتا
مقام مین جاتا ہی اور کہتی ہین کہ جب کوئی شخص سرگ مین داخل ہوتا
تو بعد مدت مقررہ کی وہان سی نکلکر پہر جنم لیتا ہی اور بقول انکی جو کوئی
بہشت مین گناہ کری اوسکو بہی سزا ملتی ہی چنانچہ مہابہارت کی آدی
مین لکہا ہی کہ راجہ ججات نی بہشت مین کہا کہ مین اپنی برابر کسیکو نہین جانتا
اندر نی اس گناہ کی بدلی اوسکو بہشت سی دنیا مین پہینک دیا پہر اوس
گناہ سی پاک ہو کی بہشت مین گیا اور اوسیمین لکہا ہی کہ ایک راجا نیک
کردار بہشت مین داخل ہوا ایکروز گنگا برہما کی پاس گئی وہ راجا بہی وہان
حاضر تہا ہوا نی گنگا کا دامن اوٹہا دیا راجا کی نظر گنگا کی ٹانگ پر پڑی عاشق ہو
اس گناہ کی شامت سی بہشت سی نکالا گیا اور یہہ بہی انکا اعتقاد ہی کہ
اولاد کی گناہ کی بدلی مین باپ دادا بہی دوزخ کی عذاب مین پہنستی ہین

شودر ویش کہتری برہمن کا بیان
بہشت مین گناہ کرنیکی سزا
راجا ججات اور گنگا کا قصہ

چنانچہ مہابہارت کی آدپرب مین لکھا ہی کہ ایک برا زاہد برہم چاری جرتکارو
اپنا بیاہ نہین کیا تھا ایسی مقام پر پہنچا جہان اوسکی بزرگ کوئین مین لٹکی
ہوئی تہی اوسنی اونسی پوچہا تم کون ہو بولی کہ ہم بڑی عابد اور جاپ کرنیوالی
تہی ہم بعد مرنیکی دوزخ مین ڈالی گئی اس گناہ سی کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کرتا
چنانچہ اوس برہم چاری نی باسک ناگ کی بہن سی بیاہ کیا اور جہان کی آخر
ہونیمین ہندونکی شاسترون کی قول مختلف ہین نیای شاستر تو کہتا ہی
کہ جہانکا ابتدا کچہہ نہین انتہا ہوگا اور فنا ہونا جہانکا دو وجہ پر ہی ایک یہہ کہ ہر
کی مکت ہو جاتی ہی سوای دہرم اور ادہرم اور بہاونا سنسکار کی سب کچہہ
فنا ہو جاتا ہی جتنی مدت جہان موجود رہتا تہا اوتنی ہی مدت فنا رہتا ہی اور ا
مخلوقات مین سی کوئی شخص برہما بن جاتا ہی اور ازسرنو سبطرح ایسی او
مخلوقات کو کہ فنا ہو گئی تہی بناتا ہی اور اسطرح جہان کی فنا ہونیکا نام ہی کہنڈ
پرلی ہی اور یہہ کہنڈ پرلی بہت بار ہوتی ہی اور دوسری قسم یہہ کہ تمام مخلوقات
و مکت حاصل ہوگی اور تمام جہان اور برہما اور کرم اور دہرم ادہرم اور
بہاونا سنسکار بہی فنا ہو جاوینگی کچہہ باقی نرہیگا اور چارون عنصر یعنی
پہلی زمین پہر آگ پہر ہوا پہر پانی فنا ہوگا اسطور کی فنا کا نام ہی مہا پرلی اور
یہہ ایک ہی بار ہوگی اور ویدانت شاستر کہتا ہی کہ دنیا کا فنا ہونا تین قسم

ایک یہہ کہ جب برہما کی عمر سی ایکدن گذرتا ہی اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی ہین
رات بہر فنا رہتی ہین جب دوسرا دن ہوا پہر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا
باربار ہوتی ہی اور اسکا نام ہی دینی تتدن دوسرے قسم یہہ ہی کہ تمام مخلوقات
اگیان یعنی بیعقلی مین آجاتی ہین سوای اگیان کی اور سب کچہہ فنا ہوجاتا
اور اس قسم کی فنا ایکبار ہوگی اور اسکا نام ہی پراکرت تیسرے قسم یہہ ہی کہ اگیان
بہی فنا ہوجاتا ہی اور گیان یعنی عقل اور دانش روشن ہوتا ہی اور اس قسم کی
فنا کا نام ہی آتنتک اور یہہ بہی ایک ہی بار ہوگی اور عنصر یون فنا ہوتی ہین
کہ زمین پانیمین فنا ہوجاتی ہی اور پانی آگ مین اور آگ ہوا مین اور ہوا خلا
مین اور خلا مایا مین آکر فنا ہوجاتی ہی اور سانکہہ شاستر یون کہتا ہی کہ
جب جہان کی فنا ہونیکا وقت آتا ہی تب پانچون تت یعنی عناصر پانچون
تن ماتر مین غائب ہوجاتی ہین آکاس شبد مین پون سپرس مین آگنی روپ
مین جل رس مین پرتہی گندہ مین اور یہہ پانچون تن ماترا ہنکار مین غائب
ہوجاتی ہین اور اہنکار مہتت مین اور مہتت پرکرت مین ملجاتا ہی چونکہ شرح
معنی ان الفاظ کی علوم حکمی سی تعلق رکہتی ہین اور ہر کسیکو اونکا سمجہنا
مشکل ہی اسواسطی مینی یہان زیادہ تحقیق ان لفظون کی نہین کی فقط
نام ہی لکہہ دی ہین اور کچہہ بیان اسکا ساتوین فصل مین دیکہہ لو غرض

یہہ ہی کہ حالانکہ بقول انکی سب شاستر ست یعنی برحق ہین پہر بہی قیامت کے
بیان مین ان شاستردن مین اتنا کچہہ اختلاف ہی کہ ایک کا قول دوسری
رد کرتا ہی اور باوجود اسقدر مخالفت کی سبکو برحق جاننا بیوقوفی ہی کیونکہ مثلاً ایک
شخص کہی کہ آج پیر کا دن ہی دوسرا کہی آج جمعرات ہی تیسرا کہی جمعہ ہی تو ہرگز
نہین ہوتا کہ یہہ تینون سچی ہون اور عقلمند یہی کہینگی کہ ان تینون کو سچی جاننا عقل مین
ہرگز نہین آتا پہر مین اب ہندؤنسی پوچہتا ہون کہ یہہ جو قیامت کی حال کے
تینون شاستر جدی جدی خبر دیتی ہین ہم کسکو سچا جانین اور کسکو جہوٹا کہین اور
شاید ہندؤنکو اسمقام مین یہہ شبہہ پڑی کہ مسلمانونکی بہی بعضی مسلونمین کچہہ اختلاف ہی
سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین کی جو بعضی مسایل مین اختلاف ہی تو فروعی
نہ اون مسایلمین جو دین کے اصل اصول ہین اور تمہاری دین کی اصل اصول مین اختلاف ہی
چنانچہ قیامت کا حال یہان کہل گیا اور خدا کی پہچان مین جو تمہاری شاسترونکا
اختلاف ہی اسباب کی پہلی فصلمین بیان ہو چکا اور باقی حال اختلاف کا
اسباب کے ساتوین فصلمین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور دنیا کی پیدایش
کی بیانمین تمہاری بید اور شاسترون مین بہت ہی اختلاف ہی کہ کہانتک
بیان کیا جاوی اپنی ہی پوتہیونسی دریافت کرو اور ہماری دینکی بڑی اصول
پانچ ہین اللہ کو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود

اور اچھی صفتون والا اور بری صفتون اور عیبون سی پاک اور وحدہ
لا شریک اور قادر اور بی نیاز سمجھنا اور سب پیغمبرونکو برحق اور سچی جاننا
جو کتابین اللہ تعالی نی پیغمبرون پر بھیجین سبکو برحق جاننا قیامت کی دن
حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا فرشتون کو حق جاننا سو ان پانچون اصول مین
مشرق سی مغرب تک جتنی فرقی اسلام کی ہین کسیکو اختلاف نہین ہی اور
فروع مین اختلاف ہونا کچھ سبب نقصان دین کا نہین ہی کیونکہ بندہ ضعیف
کہین کسی روایت مین کسی راوی کو سہو ہو گیا یا کسی آیت اور حدیث کی معنی
سمجھنی مین کسی مقام پر کسیکو خطا ہو گئی یا کسی اور وجہ سی فروع دین مین خلاف
ہو گیا اسکا مضایقہ نہین اور بری اصول مین اختلاف ہونا دین کو چھوٹا نہین تا ہی
دوسرے ہماری دین اسلام کی پانچ بنا ہین اول کلمہ طیب لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سی ماننا دوسری پانچ وقت کی
نماز پڑہنی تیسری زکوۃ مال کی دینی چوتھی رمضان شریف کی روزہ
رکھنی پانچوین بموجب توفیق کی ایکبار خانہ کعبہ کا حج کرنا سو ان پانچون
امر کی فرض ہونی پر ساری فرقی اسلام کی ایک زبان ہین برخلاف ہندو
فرقون کی کہ کرم کانڈ والی ہر روز کی عبادت یعنی سندھیا وغیرہ کو فرض جانتی
ہین اور گیان کانڈ والی کچھ ضرور نہین جانتی بلکہ عبادت اور عملون ظاہری کو

کو دنیا کا کہیل سمجہتی ہین اور اگر تم یہہ کہو کہ بعضی مسلمان فقیر بہی نماز روزہ وغیرہ
کو ضرور نہین جانتی اور کہتی ہین کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا مین فرض
ہوتی ہین جبکہ آدمی عارف کامل بن گیا اوسکو نماز روزی کی حاجت نہین رہتی
سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی باتین کہنی والی لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ
کافر اور ہماری دین سی خارج اور اللہ اور رسول کی دشمن صرف نام کی
مسلمان ہین غرض بہر حال ہماری دین کی اصول اور بنا مین کچہہ اختلاف
نہین ہی

فصل چہٹی بیچ بیان معبود کی

معبود کہتی ہین
اوسکو جسکی عبادت یعنی بندگی پوجا کیجاوی اور عبادت کی حقیقت کیا ہی
پرلی سری کی تعظیم کرنی اور اپنی نفس کو معبود کی آگی بہت ذلیل کرنا
جیسی سجدہ وغیرہ کرنا اور اپنا مالک اور حاجت روا اوسکو سمجہکر اپنی دین
اور دنیا کی حاجت اوس سی طلب کرنی اور اوسکی نذر منت ماننی اور اوسکی
نام کا روزہ رکہنا علی ہذا القیاس جو کام عبادت کی ہین اوسکی تعظیم کرنی سو
ہماری مسلمانونکا معبود سوای ذات پاک اللہ صاحب کی اور کوئی نہین اور جو کوئی
سوای اللہ کی کسیکو معبود جانی وہ کافر ہی یہانتک کہ جناب محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم سب مخلوقات سی افضل اور اکمل ہین جو شخص کہ حضرت
کی عبادت کری وہ بہی کافر ہوجاتا ہی چنانچہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی یہی معنی ہین کہ نہین ہی معبود برحق کوئی سوای اللہ کی اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ کی رسول یعنی بہیجی ہوئی ہین اور ہندؤن کی معبود ہزار
ہین چنانچہ اون معبودون کی نام ہر طرح طرحکی بت بناکر پوجتی ہین اور
اونکی تعظیم مین سولہ کام بجالاتی ہین آباہن یعنی منتر پڑہ کر دیوتاکو بلانا
سنگہاسن یعنی پتیل وغیرہ کا تخت بت کی نیچی رکہنا سنان یعنی غسل
دینا لیپن یعنی صندل وغیرہ ملنا اچہت یعنی چانول چڑہانا پُہپ
یعنی پہول چڑہانا نی وید یعنی بہوگ لگانا آچمن یعنی پانی پلانا تانبول
یعنی پان وغیرہ چڑہانا بستر یعنی پوشاک پہنانا بہوشن یعنی زیور پہنانا
دہوپ یعنی خوشبو جلانا دیپ یعنی چراغ دکہانا سنکہ اور گہنٹا بجانا
استت یعنی سراہنا پرکرما یعنی طواف کرنا اور بعضی اور امور تعظیم کی
بہی کرتی ہین چنانچہ ستاشٹانگ ڈنڈوت یعنی ساتہ آٹہ
اعضا کی سجدہ کرنا اور اوس سی دین ودنیا کی حاجات طلب کرنا پہر جن
کرنا یعنی منتر پڑہ کر دیوتا کو رخصت کرنا انصاف کرنا چاہی کہ اللہ کو چہوڑ
کر اور دنکو پوجنا اور اون سی حاجات کا مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز
یعنی بت سی اور جانداروںکا پوجنا بیجان کو اور عقل والونکا بیعقل کو
اور قوت والونکا ناتوان کو کیسی بی عقلی ہی ۵ عرض حاجت جو کہ تیرہ

کرین ۔ اونکی ایسی عقل پر پتھر پڑین ۔ اور جو کوی ہندو یہہ کہی کہ یہہ حالت
اصل مین اون بزرگونکی ہی جنکا نمونہ بت ہین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ عبادت
اوسیکی کیجی جسنی سب کچھہ بنایا اور سب اوسیکی محتاج اور سوالی ہین اور وہ سبکا
سوال پورا کر سکتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا دیکہتا اور ہر کسیکی فریاد ہر وقت
سنتا اور ہر پلی سہری کا ذرہ ذرہ رکہتا ہی اب انکی بعضی معبودونکی نام سنو
یعنی بشن جسکا ذکر پہلی فصلمین ہو چکا سالگرام پتھر پر تلسی کا پتا چڑہا کر پوجتی ہین
کشن یعنی کنہیا رام چندر دسرت کا بیٹا سیتا اوسکی بیوی
لچھمن اوسکا بہای انکی مورتین پوجتی اور انکی تعظیم مین گالی ڈھولک سارنگی وغیرہ
بجاتی ناچتی کودتی ہین جاننا چاہی کہ راگ اور باجی صرف کہیل اور تماشا اور
ہوای نفس ہی اوسکا نام عبادت رکہا ہی گنیش جسکا ذکر پہلی فصل مین
ہو چکا صورت اوسکی دہڑ آدمی کا سر ہاتہی کا ہی سپاری چہالیہ کو اُسکی نام سی
پوجتی ہین اور ہر معبود کی پوجا سی پہلی اوسکی پوجا ضرور جانتی ہین مہاکالی
دیوی اوسکی عبادت کا یہہ طریق ہی کہ جہان جہان اوسکا ظہور جانتی ہین
جیسی جوالا مکہی کانگڑہ جینت پوری اشٹ بہوجی انکا بہدر کالی چامنڈا وغیرہ
ان مکانون مین جاکر مذکورہ کو پوجا کرتی ہین اور جوالا مکہی کی پوجنی والی
اسمکان کو ساری تیرتھون سی افضل جانتی ہین جیسی کسی نی کہا ہی کہ

بامن ہکشت اجگیکا پر تہودکا شنر کوت شماپت یا جوالا مکہپ ورسنات

॥ काशीयात्र जुग सहं ॥ ॥ जुगमेकं प्रयोदकं ॥

॥ लक्षकोटि समं पुण्यं ॥ ॥ ज्वालामुखस्य दर्शनात ॥१॥

یعنی کاشی مین بسی آٹھہ جگ یعنی اٹھہ زمانہ اور ایک جگ ہی پرتہودل
یعنی پہویہ مین ان سب کی کروڑ برابر ثواب ہی جوالا مکہی کی ایک درشن کا
اور جوالا مکہی کی مکان مین کئی شعلہ آگ کی دامن کوہ سی نکلتی ہین اوسکو لوگ
کشف وکرامات سمجہتی ہین اتنا نہین خیال کرتی کہ اسکی زمین سی کہین پانی
نکلتا ہی کہین سونا چاندی لوہا کہین نمک کہین کچہہ کہین کچہہ جو آگ نکلتی
تو کیا تعجب ہوا بہت سی پہاڑ ایسی ہین جنہین سی آگ نکلتی ہی از انجملہ جہان
پیغمبر یا بادشاہ کی قبر ہی وہان ایک چشمہ آگ کا ہی اور سوا ہی اسکی اور عجوبہ
دنیا مین بہت ہین اونکی پوجنی کا اسلی ہمکو حکم نہین کیا دیکہو بعضی دریا سلائی
ایسی ہین کہ جب اونکو کسی سخت چیز پر گہسین تو خود بخود اون سی آگ کا
شعلہ نکلتا ہی اور انگریزی بندوق مصالحہ دار بنا آگ جل جاتی ہی اور چقماق
کی پتہر سی آگ نکلتی ہی اور بعضی وقت مصری کی چبانی سی رات کو آگ کی
چنگاری نکلتی ہین اور ملک عرب مین سبز لکڑی مین سی آگ نکلتی ہی اور
جس شخص کی داڑہی گہنی ہو تو بعضی وقت اوسمین رات کو کنگہی کرنی سی آگ کی

چنگی نکلتی هین اور بعضی وقت رات کو کسی کمل کو جهاڑنی لگین تو اوسمین سی
آگ نکلا کرتی هی اور اگر رات کی اندهیری مین گائی بیل کی بدن کو هاتهه سی ملین
تو اوسمین سی بهی آگ کی چنگی نکلا کرتی هین اب هندؤنکو چاهی که ایسی چیزونکی
بهی پوجا کیا کرین اور جوالامکهی کی بهوجکی یعنی پجاری ایک فریب بهی کرتی هین یعنی ایک
پهر کی پیچهی وقت فجر سی پهر رات گذری تک دیوی کو بهوگ لگاتی هین اوس وقت
کسی غیر کو اندر جانی نهین دیتی اور اس کام کیواسطی باره بهوجکی جنکو بڑی معتبر
جانتی هین همیشه مقرر رهتی هین سوای اونکی دوسری بهوجکیونکو اوسوقت
دخل نهین هوتا هی باره بهوجکی اپنی اپنی نوبت پر جاکی دروازه بند کرکی ایک
پوجاری کو ساتهه لیکی بهوگ لگاتی هین اس حجاب کی کرنی سی ایک شبهه پڑتا هی
که شاید اون آگ کی شعلون مین کچهه مصالح پهیر دیتی هون که ایک ایک تک پهر
کافی رهی اور میلی کی دنون مین که بعضی دن رات کو دیر تک آدمی اندر رهتی هین
مصالح زیاده بهر دیتی هون اور مینی کسی سی سنا هی که یهه شعلی مصالح
کی سبب سی روشن رهتی هین اور اتنا تو مینی آپ دیکها هی که جب اونمین سی
کوئی شعله بوجهه جاتا هی اوسکو چراغ سی پهر روشن کر دیتی هین اور یهه جو کهتی
هین که اوس مکان مین پانی کی درمیان سی آگ کا شعله نکلتا هی سو محض غلط
هی حقیقت اوسکی یهه هی که اوس مکانمین ایک حوض هی اوسکو همن کنڈ کهتی

ہین اوسکی ایک کونہین زمین کی برابر پتہرسی پانی نکلتا ہی خداجانی وہین
سی نکلتا ہی یا دورسی آتا ہی اور پانی بہت تہوڑا آتا ہی اسقدر کہ اٹھہ پہر مین
ایک پیالہ بہری اور اس سی ذرا اونچی پر ایک شعلہ کی نکلنی کی جگہہ ہی لیکن
پانیکی قرب سی وہ شعلہ بوجہا رہتا ہی جب کسیکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہی
توکپڑی سی اوس پانی کو خشک کرکر چراغ سی اوس شعلہ کو روشن کرتی ہین
پہر اوسپر گہی اور شہد اور تل اور جو اور بادام اور کہوپرہ ڈہیر لون اور منقہ
ڈالتی ہین اسی کا نام ہوم ہی کہ یہہ نعمتین دیوتا کی نذر کرکی آگ مین جلادیتی ہین
القصہ ان چیزونسی وہ شعلہ خوب بہڑکتا ہی اور وہ پانی جو کچہہ اوسوقت مین
نکلتا ہی نیچی ہی دبا رہتا ہی بہلا جہان اتنی آگ جلی تو دو تین ماشہ پانی کی ہان
کیا تاثیر ہو ایام طفولیت مین ایک رات مین بہی وہان ہوم کرنی گیا تہا یہہ حال
بچشم خود دیکہا اسبات کو بیس برس ہوئی ازان بعد کئی دفعہ مین وہان گیا
کچہہ خیال نہین کیا خدا جانی اب بہی وہ پانی آتا ہی یا نہین غرض بہرحال آدمی
چاہی کہ ایسی اعجوبہ کو دیکہہ کر اپنا عبادتگاہ نہ بناتی عبادت اوسکی کرتی تبہی
یہہ سب کچہہ بنایا اور ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہہ ہی کہ بلور کی ٹکڑی پر اسطور کی
خط کہینچ کر ✡ بت بنا کر رکہتی ہین اور بدستور مذکور پوجا کرتی ہین اور
ایک طور یہہ ہی کہ کمارکا یعنی کواری لڑکی کی پوجا کرتی ہین اور اوسکو کہانا کہلاتی

ہین اور ایک طریق یہہ ہی کہ کسی عورت کی فرج کو بدستور مذکور پوجتی ہین اور بعضی
اپنی آلت اوسمین داخل کرکی جنٹ کرلی ہین لیکن منی اندر نہین کرنی دیتی
اور اوسکا نام بہگ پوجا ہی اور اسطرح کی پوجا کرنیوالی بام مارگی کہلاتی ہین
اور بام مہادیو کا نام ہی یہہ لوگ مہادیو کی اور دیوی کی عبادت کرتی ہین
اور اپنی مذہب اور بند دلنی بہت چہپاتی ہین اور گوشت اور شراب کا کہانا
پینا انکی نزدیک بڑا ثواب ہی اور انکا قول ہی کہ سہسر بہگ درسنان کتی یعنی
ہزار فرج کی دیکہنی سی نجات ہوتی ہی اور ایک طور یہہ ہی کہ جوت یعنی گہی کا
چراغ جلاکر دیوی کو حاضر سمجہہ کر بدستور مذکور پوجا کرتی ہین مہالچہمی سونے
چاندی مال دولت کو لچہمی کا ظہور سمجہہ کی بدستور مذکور پوجتی ہین سارستی
دیوی بقول انکی منہہ کیصورت مین ظاہر ہوئی ہی گنگا ندی بقول انکی مہادیو
سر مین سی نکلی ہی اوسکا پانی بہت لطیف ہی پراجتا دیوی آسوج کی چاند
دسمی تاریخ کو گوبر کی دس اوپلی بناکر بدستور مذکور پوجتی ہین اور کہتی ہین
کہ اسدن راجا رام چندر نی پراجتا دیوی کی پوجا کرکی لنکا کو فتح کیا اور اسدن
ہندو بہت چیزون کی پوجا کرتی ہین جیسی تلوار کٹار ڈہال وغیرہ گہوڑا ہاتہی
اونٹ وغیرہ بہی پوجتی قلم دوات وغیرہ ایسی بہت چیزون کو پوجتی ہین
اور اون سی مدد مانگتی ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتی جسنی ان سب چیزونکو

انکی قابو مین کردیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑی اونٹ پر
سوار ہوتی تو یہہ دعا پڑہتی سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ
مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ یعنی پاک ہی وہ اللہ جسنی اس جانور کو
ہماری قابو مین کردیا اور ہم نہ تہی اوسکی طاقت رکہنی والی اور ہم اپنی رب
کیطرف پہر جاوینگی یہہ سادہ لوح برعکس ان چیزونکو پوجتی ہین جو انہون کی
ہاتہون مین مسخر ہین بہلا جو کوئی بزرگ کسی عاجز کو کچہہ کہانا یا کپڑا دی تو اوس
عاجز کو چاہئی کہ اوس بزرگ کا احسان مند ہو اور اوسکا شکریہ ادا کری نہ یہہ
کہ اوس کہانی اور کپڑی کو تسلیمات کرنی لگی اور اوسکی آگی التجا کری اور کہی کہ
تم میری مدد کیجو اور جو کوئی اوس کہانی اور کپڑی کی ساتہہ یہہ کام کریگا سکو
لوگ دیوانہ کہین گی مہادیو اوسکی پوجا کا یہہ طریق ہی کہ مہادیو کی لنگ
یعنی آلت کیصورت بناکر اوسکو جلہری مین رکہکر بدستور مذکور پوجتی ہین اور
جلہری فرج کے شکل پر ہوتی ہی اور مہادیو کی لنگ پر جل دہار یعنی پانی یا دودہ
اور پانی ملاکر اوسکی دہار بہت دیر تک دیتی ہین اور مرد عورت لڑکی لڑکیان
بوڈہیان جوان بہوئین بیٹیان سب جاکر لنگ اور جلہری کی درشن یعنی
زیارت کرتی ہین اور لنگ کی پوجا کی سبب انکی بہت لکہی ہین کچہہ ذکر اسکا
پہلی فصل مین ہوچکا اور شیو پوران مین یون لکہا ہی کہ ایکبار پاربتی مہادیو

بہوی نے جماع کی خواہش کی اول مہادیو نے انکار کیا پہر جماع کیوقت اپنی آلت کو
اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نے بہت تنگ اور بیقرار ہوکر بشن کی آگے فریاد اور التجا کی
بشن نے مہادیو کا لنگ چکر کی ساتہہ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے
مہادیو کی آگے بہت خوشامد اور عاجزی کرکی اپنی آپ کو بچایا اور اوسوقت سے
لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک دفعہ بعض
عابدون نے سنیت مین تپ یعنی زہد اور عبادت کیا مہادیو نے اونکی حسن عقیدت
کی آزمایش کی لئی اونکی عورتون مین جاکر اپنا لنگ ننگا کیا اون برہمنون کی بد
دعا سی مہادیو کا لنگ بدن سی جہڑ گیا جب مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنون
نے مہادیو کی بہت تعریف کی مہادیو نے خوش ہوکر لنگ کی پوجا کا حکم دیا تب سے
لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور بعضی روایتین اور طرح پر بہی آئی ہین الغرض ایسی
بیحیائی کی باتون سی ہر کسی کو محفوظ رکہی آفرین انکی بزرگون کی عقل پر یہہ
عبادت کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو فرج مین رکہکر سب مرد عورت دیکہین جسکو شہوت کا
خیال نہو وہ بہی ہوشیار ہو جاوی یہہ عبادت قوت باہ کیواسطی خوب دوا ہی
ایک روز رام چند نام پنڈت سی ذکر بت پرستی کا آیا مینی بت پرستی کا سبب پوچہا
بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین کرتی ہین بلکہ بت کو نمونہ بناکی سامنی رکہہ
لیتی ہین تاکہ دل اوسکی نزدیک قرار پکڑی مینی کہا جب کہ آلت اور فرج کی صورت نظر مین ہو تو

تو دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہوجاویگا اسکی جواب مین
بندت چپ ہو رہیگا ہی بقول انکی گای کی بدنمین دیوتی جمع رہتی ہین اور اسکی
پوجا کا یہہ طرق ہی کہ سونیکی سینگ بنواکر اوسکی سینگون پر رکہین اور چاندیکی
سُم بنواکر اوسکی پیرون کی پاس رکہین اور ایک پترا چاندی کا اوسکی پیٹہہ پر
رکہین اور جہول ڈالین پہر اوسکی پوجا کرین اور برہمن کو دیدین اور گای کی
تعظیم بہت کرتی ہین اور اوسکی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنیوالا جانتی
ہین اور پنچ گب یعنی گای کا گوبر اور پیشاب اور دودہ اور دہی اور گہی انکی نزدیک اس سے
زیادہ پاک کوئی چیز نہین ہی جو اُن مین بڑی بہگت ہین ہر روز پنچ گب پیتی ہین
اور براہمن اگر بدون اپنی جنیو کی کہانا کہالی تو ہندوٗن کی نزدیک اسکا تدارک
یہہ ہی کہ گایتری کا منتر پڑہی اور اوسدن سوای گای کی موت کی کچھہ نکہاوی
اور براہمن اگر چنڈال کی تالاب کا پانی پی لی یا اوسمین غسل کری تو گوبر کہاوی
اور موت پیوی تب پاک ہووی اور جو کوئی ہندو بہول کر کسی غیر قوم کی برتن
مین کچھہ کہاپی لی تو اوسکو کئی دن تک برت رکہواکر پنچ گب پلاتی ہین تب
جانتی ہین کہ پوتر یعنی پاک ہوا اور جو گایون کی پیرونکی گرد اوڑکر بدن پر پڑ جاے
تو یہہ انکی نزدیک نہایت پاک ہی اسکا نام گودہوری کہتی ہین کہ ملیچھ کی مکان
مین بیٹہہ کر کہانا پینا درست نہین پر جہان اوسکی گہر مین گای ہوا کرتی ہین

حاشیہ: [illegible]

وہان درست ہی جیسی کہا گیا ہی نیل پہتی جلی لکری گو سالہ ملیچہ سندری یعنی
نیل کا رنگ پہنا درست نہین پر ریشمی کپڑی پر درست ہی اور غیر قوم کا پانی پینا
درست نہین مگر چہاچہہ مین ملا ہوا درست ہی اور ملیچہ کی مکانمین روٹی کہانا
درست نہین پر جو گائی نکی رہنی کا مکان ہو اوسمین درست ہی سبحان اللہ آدمی
کہ اشرف المخلوقات ہی اوسکا موتہہ پلید جانین اور گای کہ ایک حیوان ہی اوسکا
گوبر اور پیشاب طاہر مطہر جانین اور تماشا یہہ ہی کہ جس گای کی اتنی تعظیم کرتی
ہین اور اوسکو گؤ ماتا کہتی ہین جب وہ مرنی لگتی ہی اوسی ماتا کو گہر سی باہر نکال
دیتی ہین جب مرجاتی ہی چوہڑی چمارون کی حوالہ کردیتی ہین اور وہی اوسکو
سربازار گہسیتی ہوئی لیجاتی ہین واہ صاحب واہ ماتا کا جنازہ بڑی عزت سی
نکالا پہر وہ چوہڑی چمار اوسکا گوشت کہاتی ہین اور بچا ہوا ماس اور ہڈیان کوی
اور کتی کہاتی ہین اور اوسکی چمڑی کی جوتیان بناکر سب ہندو پہنتی ہین اپنی ماتا کی
خوب مٹی خراب کرتی ہین **حکایت** ایکدن رنجیت سنگہ رئیس لاہوری مولانا
جان محمد مرحوم سی کہا کہ مولوی جی ہماری اور تمہاری بزرگ سب اہل بصیرت
اور دانا تہی اب مین یہہ پوچہتا ہون کہ ان دونون دینون مین کون سچا ہی
مولوی صاحب مرحوم نی فرمایا کہ ہم لوگون کو یہہ مشکل ہی کہ اگر حق بات کہین تو تم
کہ ہماری پر حاکم ہو خفا ہو جاؤ اور جو تمہاری خاطر سی ناحق کہدین تو حق سی جانی لگتی

کہ احکم الحاکمین ہی وہ غصہ ہو رنجیت سنگہ نی کہا کہ جو بات حق ہی اسی و ہرک کہا
سو لوی صاحب نی فرمایا کہ ہماری دین مین جو چیز کہ اوسکا کہانا حرام ہی یا تو وہ پلید
اور خبیث ہی اسواسطی حرام ہی جیسی سور آور یا اشرف ہی اسواسطی اوسکی
تعظیم کی جہت اوسکا کہانا حرام ہی جیسی آدمی اب مین آپ سی پوچھتا ہون کہ
تمہاری دین مین گائی کس وجہ سی حرام ہی اگر اس جہت سی ہی کہ پلید اور خبیث
ہی تو پہر اوسکی پرستش اور تعظیم کیون کرتی ہو اور اگر اس جہت سی حرام ہی کہ
اشرف ہی تو پہر اوسکی چمڑی کا استعمال کرنا کیون جائز رکہتی ہو انتہی رنجیت
لاہور یہہ سنکر لاجواب ہوا سورج اور چاند ہمیشہ نہا کر سورج کی سامنی
پانی ڈالتی ہین اور بعضی چاند اور سورج کی صورت بنا کر پوجتی ہین انصاف کرنا
چاہی کہ اللہ ایسا مہربان ہی کہ آدمیون کی لئی چاند اور سورج ایسی چراغ
روشن کر دئی ہین کہ ساری جہان مین انکی روشنی پہنچتی ہی جیسی فرمایا حق
تعالی نی وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا یعنی کیا ہمنی چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا
تَبَارَكَ الَّذِيْ جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِيْهَا سِرَاجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا
یعنی بڑی برکت ہی اوسکی جسنی بنائی آسمان مین برج اور رکہا اسمین چراغ
اور چاند اوجالا کرنیوالا اس نعمت پر ہی اللہ ہی کا شکر کرنا چاہی نہ یہہ کہ چاند
اور سورج کی عبادت کرین مثلاً اگر کوئی شخص کسی شخص کی راہ پر اندہیرا دور

کر انکو چراغ روشن کردی تو اس شخص کو اوس چراغ والیکا احسان مند
ہونا چاہی نہ یہہ کہ اوس چراغ کو سلام مجرا کرنی لگی اور سوای چاند اور سورج کے
بعضی اور اجرام فلکی کو بہی پوجتی ہین جیسی بُدھ یعنی عطارد شُکر یعنی زہرہ
منگل یعنی مریخ برسپت یعنی مشتری سنیچر یعنی زحل راہ کیت یعنی
راس ذنب اور ستارونکی پوجا اس لئی کرتی ہین کہ ستاری انکی خواہش
کی موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست انسی باز رکہین اتنا نہین سمجہتی
کہ اول تو ستارونکی نحوست اور سعادت ثابت نہین اور اگر ہو بہی تو ایسی ہو
جیسی دوائیون مین گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی
ہی اور جب وہ دوا کسی کی استعمال مین آتی ہی اوسوقت خدا تعالی اگر اوس کے
نفع نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہی تو بموجب اوس استعداد کی گرمی یا سردی خشکی
یا تری پیدا کر دیتا ہی سو اس تاثیر کا پیدا کرنیوالا اللہ ہی مثلاً کاسنی اور خرفہ مین
اللہ تعالی نی سردی کی استعداد رکہی ہی پہر کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت نہین
کہ اپنی تاثیر بدل سکین پہر جو کوئی ان دوائیون کی خوشامد کری اور چاہی کہ
یہہ دوائیان بموجب اوسکی خواہش کی اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین وہ بڑا
بیوقوف ہی سو اسیطرح اگر حق تعالی نی برسپت یعنی مشتری مین سعادت اور
سنیچر یعنی زحل مین نحوست کی استعداد رکہی ہو تو اونکو کیا طاقت ہی کہ کسیکی

خوشامد اور التجا سے اپنی تاثیر بدل سکین ستارے بیچارے صرف مجبور اور اللہ کے
قابو مین ہین انمین جو خاصیتین اسنے رکہی ہین جیسے سورج مین گرمی اور
روشنی اور چاند مین سردی اور روشنی سو فرشتونکے وسیلہ سے ظاہر ہوتی
ہین اور ستارے اور فرشتے سب اللہ کے قبضہ قدرت مین ہین جیسے فرمایا
اللہ تعالی نے وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ یعنی ستارے سب اللہ کے حکم
مین مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ
یعنی پاک ہے وہ ذات کہ اوسکے ہاتہہ مین ہے ملکوت ہر شے کی اور اوسے کیطرف
تم اولٹے جاؤ گے غرض ہندوؤنکے معبودونکا بیان کہانتک کیا جاوے ادنے سے
اعلی تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتے ہین اور اونکو اپنی حاجت روا اور نفع
اور نقصان دینے والے سمجہتے ہین ہاے افسوس اصل مالک کو بہول گئے لوگ
اوسکے بندونکو پوجنے لگے **بیت** نار دوزخ کی ارادی تہن گئی ؛ جو کوئی بندہ
بندی بن گئی ؛ اسمقام مین ہندوؤنکا یہہ سوال ہے کہ اے مسلمانون تمنے جو
اس فصل مین ہمارے دین پر کئی اعتراض کئے سو یہہ سارے اعتراض تمہارے دین پر بہی
آتے ہین اور سواے خدا کے اورونکو معبود ٹہرانا اور حاجت روا اور نفع اور
نقصان کا مختار سمجہنا تمہارے دین مین بہی ہے ہم اکثر مسلمانونکو دیکہتے ہین
کہ کوئی کسی کی قبر کو پوجتا ہے ناک رگڑتا ہے چڑہاوے چڑہاتا ہے حاجات طلب کرتا ہے



کوئی سید سالار کی نام کا جانور ذبح کرتا ہی کوئی سوا امین کا روٹ دیتا ہی کوئی
حضرت امام ضامن کا پیسا بازو پر باندہ کر اونکو اپنا نگہبان جانتا ہی اور کسی نی
پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹھہرا رکہا ہی اور اپنی حاجت روائی کیواسطی اونکی گیارہوین
کرتا ہی اور کوئی اونکی قبر کیطرف موںہہ کر کی ہاتہہ باندہ کر گیارہ قدم چلتا ہی اور
کہتا ہی یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ یعنی ای شیخ عبد القادر کچہہ دو واسطی خدا کی
اور کوئی کہتا ہی یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہی یا محی الدین تم بن
کون لی میری خبر اور کوئی کہتا ہی بو ہر شتاب خبر لی میران کیون اتنا
چپ لایا ہی اور کوئی کہتا ہی اول محی الدین آخر محی الدین ظاہر محی الدین
باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر کی نام پر چراغ جلا کر اوسکی سامنی ہاتہہ
باندہ کر کہڑا ہوتا ہی اور کوئی پیر دستگیر کی نام پر جہنڈا کہڑا کر کر اوسکی تعظیم
کرتا ہی اور کوئی حضرت امام حسین کا تعزیہ بنا کر رزق او لاد طلب کرتا ہی
اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سی حاجات مانگتا ہی اور کوئی خواجہ
معین الدین کی قبر سی مال و زر طلب کرتا ہی اور کوئی پیرون سی نفع کی
امید اور نقصان کا خوف رکہہ کر اونکی نیاز دیتا ہی جیسی بابا فرید شکر گنج کی
کہچڑی شاہ عبد الحق کا توشہ حضرت علی کا کونڈا حضرت عباس کی حاضری
تین کوڑی کی نیاز پیر نصیر کی پیر بنوی کا ٹمک بندگی صاحب کی قبر کا غلاف اور

[Marginal note, left:] یعنی شیئاً للہ کہنا ... اونکی ... [illegible]

کوئی حضرت شاہ قیص کے قبر کو پوجتا ہی اور کوئی حضرت بو علی قلندر کے
قبر کی پوجا کرتا ہی اور کوئی حضرت شیخ صدر الدین مالیری کی قبر کو پوجتا ہی مگر
وغیرہ چڑہاتا ہی اور کوئی شاہ عنایت ولی کی نام چراغ جلاتا ہی اور نیاز
لاتا ہی اور کوئی کسی کی نام پر مٹہی نکالتا ہی اور کوئی کسی کی حق مین
جب دعا کرتا ہی تو اسکی نام کی ساتہہ اوروںکی نام ملا دیتا ہی کوئی کہتا ہے
اسد اور پنجتن تجکو راضی رکہین اور کوئی کہتا ہی اسد اور پیر تیری مشکل آسان
کرین اور کوئی کہتا ہی اسد اور رسول تجہپر فضل کرین اور کوئی کہتا ہی
اسد غوث الاعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی اسد کا نام نہین لیتا بلکہ
صرف یون ہی کہدیتا ہی کہ پیر صاحب محبوب پاک تجہکو خوش رکہی اور بعضی
پیرزادی کہتی ہین دادا پیر تجکو خوش رکہی جد پاک تیری حاجت بر لادی
اور کوئی اسد کی نام کیطرح بزرگون کے نام کا وظیفہ کرتا ہی جیسی کوئی کہتا ہے
علی کوئی کہتا ہی یا حسین کوئی کہتا ہی یا میران کوئی کہتا ہی یا بہیکہہ اور
یہہ بہی جانتی ہین کہ یہہ بزرگ ہماری فریاد ہر وقت سنتی ہین اور ہماری
حال کی خبر رکہتی ہین اور بعضی لوگ اپنی پیر کی صورت کا تصور باندہتی ہین
اس عقیدی سی کہ پیر کو ہماری حال کی خبر ہی اور کوئی اپنی بیٹون کی زندگی
کے لئی مانگتا ہی اور اولاد کی جیتی رہنی کو اونکی نام پیرون کیطرف نسبت

کرتا ہی کوئی اپنی اولاد کا نام امام بخش رکہتا ہی کوئی پیر بخش کوئی علی بخش
کوئی حسن بخش کوئی حسین بخش کوئی میران بخش کوئی سالار بخش کوئی
عبد النبی کوئی عبد الرسول اور کوئی اپنی اولاد کی سر پر کسی پیر کی نام کی
چوٹی رکہتا ہی کوئی کسی کی نام کی بدہی ڈالتا ہی جیسی محرم مین لڑکونکی
گلی مین سرخ ڈوری ڈالتی ہین سبز کپڑی پہناتی ہین اور کوئی بابا فرید
نام کی بیڑی ڈالتا ہی اور کوئی کسی کی نام پر جانور ذبح کرتا ہی اور کوئی کسیکی
نام کی قسم کہاتا ہی اور کوئی لڑکونکی بیماری مین سیتلا کو پوجتا ہی کسیکی
عورت میران زین خان کے نام بیٹہک دیتی ہی اور بعضی مرد اور عورت جانور کی
آواز سی بدشگنی وغیرہ لیتی ہین اور بعضی تمہاری ملان کتاب مین فال دیکہکر
کسیکو بتلاتی ہین تجہپر پیر صاحب خفا ہین اسواسطی تیرا لڑکا بیمار ہی کسیکو بتلاتی
ہین تجہپر سید سلطان کی خفگی ہی اسواسطی تجہپر رزق کی تنگی ہی انکی نیاز دلا
اور کسیکو سیاہ پری لال پری کی رنہن یعنی خفگی بتلاتی ہین اور انکی پوجا کرواتے
ہین اور ہم جو اپنی معبودونکی نام پر سالگرام اور مہادیو کا لنگ وغیرہ رکہہ
لیتی ہین تم لوگ بہی اپنی پیرونکی نام کی چہڑی اور جہنڈی کہڑی کرتی ہو
اور ہم اپنی معبودونکی مورتین بناکر پوجتی ہین تم قبرونکی صورتین بناکر پوجتی ہو
جیسی تعزیہ پیرخانہ چلہ خانہ چنانچہ لودیانہ مین ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر

مشہور ہے اور وہان جاکر سیکڑون آدمی سجدہ کرتی ہین چڑہاوے چڑہاتی ہین روشنی
کرتی ہین اور ہم دیوی کی نام پر جوت جلاتی ہین تم بڑی پیر کی نام پر چراغ
جلاتی ہو اور ہماری بلدیو کا چبوترا ہی تمہاری امام کا چبوترا ہی اور ہمارا ٹہاکر
دوارا ہی تمہارا امام باڑا ہی اور ہم کشن جی کی عبادت مین گاتی بجاتی ناچتی
کودتی ہین تم اپنی پیر کی نام پر مجلسین تیار کرکی ڈہولک سارنگی طبلہ بجواکر راگ
سنتی ہو ناچتی کودتی ہو اور تمہاری دین کی بڑی بزرگ صوفی اسطور کی
مجلس کو عبادت سمجہتی ہین اور اوسمین وضو کرکی بیٹہتی ہین اور بعضی مسلمان
قبرون کی تعظیم مین کسبیونکو بہی نچواتی ہین اور ہمپر تمنی اعتراض کیا تہا کہ ہندو
کہیل اور تماشی کو عبادت سمجہتی ہین دیکہو یہہ مجلس اور طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ
بہی تو کہیل اور تماشا ہی پہر جبکہ یہہ سب قباحتین اور سوای خدا کی اورونکو
نفع نقصان بخشنی والا سمجہنا تمہاری دین مین بہی موجود ہی پہر ہمپر تمہارا اعتراض
بیجا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری تمہاری گفتگو دین کی مقدمہ مین ہی اور
ہماری دین کا اصل قرآن اور حدیث ہی اور تمہاری بید اور شاستر ہین سو ہمنی
تمہاری دین کی جن کامون پر اعتراض کیا ہی سو وہ سب کام تمہاری بید اور
شاستر مین روا ہین جو ہمنی جہوٹہہ کہا ہو تو تم ہمارا ہاتہہ پکڑ کر کہو کہ یہہ بات
ہماری دین مین روا نہین اور تمنی جو ہمپر اعتراض کیا ہی کہ تمہاری دین مین

سوای خدا کی اور نکو معبود ٹھہرانا درست ہی اور سوای اسکی اور بہت سے
باتین جو لی سمجھہ مسلمانون مین رایج ہین اون پر ہمتی من بہر کی اعتراض کرلی
سو یہہ اعتراض ہماری دین پر نہین آسکتی ان باتون سی ہماری دین
مین ایک بہی روا نہین اور یہہ سب باتین قرآن اور حدیث کی برخلاف
ہین اور ایسی باتونکو ہماری دین مین شرک اور بدعت کہتی ہین شرک یعنی کسی اور کو
اسکا شریک بنانا اور بدعت وہ کام ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ
مین اور انکی اصحاب کی وقت مین نہوا ہو اور لوگ اوسکو دین کا کام سمجہنی لگین
اور ہماری دین مین شرک اور بدعت کی برابر اور کوئی گناہ نہین ہی اور یہہ کام
بعضی جاہل مسلمانون نی تمہاری ہندو کی صحبت سی اختیار کرلئی ہین سو اونکا
کچھہ اعتبار نہین کچھہ ہماری دین مین یہہ کام جائز نہین بلکہ سراسر مخالف حکم اللہ
اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور ہماری دین مین جتنا شرک کی برائی کا ذکر
ہی اتنا اور چیز کا نہین اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ
ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور سوای اسکی جسکو چاہی بخشیگا اور اپنی
حبیب محمد مصطفی صلعم کو فرماتا ہی قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا
مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ یعنی تو کہدی ای محمد مصطفی

صلعم کہ مین اپنی جان کے بہلی بُری کا مالک نہین مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب کی بات جانتا تو
خوبیان جمع کرلیتا اور مجہکو بُرائی کبہی نہ چہوتی میرا کام یہی ہی کہ عذاب سی ڈراتا ہون
اور بہشت کی خوشی سناتا ہون ایمان والونکو دیکہو باوجودیکہ حضرت
رسول اللہ صلعم کا مرتبہ ساری جہان سی زیادہ ہی اللہ نی نفع اور نقصان
کا مالک اور غیب دان اونکو بہی نہین کیا پہر اور کسی سی نفع اور نقصان کی
امید اور خوف رکہنا اور اوسکو غیب دان سمجہہ کر حاجت طلب کرنا کہان
درست ہوا اور حدیث شریف مین آیا ہی اَلطِّیَرَةُ شِرْکٌ یعنی جانورون کی
آواز وغیرہ سی شگن لینا شرک ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ اَتٰی عَرَّافًا
فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً یعنی جو کوئی آوی خبر
بتانیوالی کی پاس یعنی جیسی کاہن اور نجومی اور رمل پہینکنی والی یا فال
دیکہنی والی یا باہمن وغیرہ کی پاس پہر پوچہی اوس سی کچہہ تو نہین قبول
ہوتی اوسکی نماز چالیس رات اور حدیث شریف مین ہی لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ
ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی لعنت کری اللہ اوس شخص پر کہ سوای خدا کی اور کی
تعظیم مین جانور ذبح کری اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ
فَقَدْ اَشْرَکَ یعنی جسنی قسم کہائی سوای خدا کی اور کسیکی پس تحقیق وہ شخص
مشرک ہوا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ ایک شخص نی حضرت پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم سی کہا ما شاء اللّٰہ وَ لَو شِئتَ یعنی جو اسد اور تم چاہو سو ہوگا
حضرت نبی فرمایا جعلتَ لِی لِلّٰہِ نِدًّا بَل مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحدَہٗ یعنی ٹھہرایا تو نی مجکو اسد کا شریک
یون نہین بلکہ وہی ہوگا جو چاہی اسد اکیلا اس سی معلوم ہوا یون کہنا کہ اسد
اور رسول تجکو خوش رکہی یا اسد اور رسول گواہ ہین اور اسد اور پیر صاحب
تیری حاجت روا کری درست نہین اور حدیث شریف مین ہی یسئل احدکم
ربّہ حاجتہ کلہا حتی یسئل الملح وحتی یسئل شسع نعلہ اذا انقطع
یعنی ہر کسیکو چاہی کہ اپنی حاجتین اپنی رب سی مانگی یہانتک کہ نمک بہی اسدہی
مانگی اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوی وہ بہی اسدہی سی مانگی غرض کہ چہوٹی بڑی
سب حاجات اسدہی سی مانگی اور کتاب فوز کبیر مین لکہا ہی شرک آن است کہ غیر خدا برای
صفات مختصہ خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر ازان بکن فیکون
میشود یا علم ذاتی از غیر اکتساب بحواس و دلیل عقلی و منام و الہام و مانند آن
یا ایجاد شفای مریض یا لعنت کردن و ناخوش بودن ازو تا بسبب آن کراہیت
تنگدست یا بیمار و شقی گردد یا رحمت فرستادن بر شخصی تا بسبب آن رحمت فراخ
معیشت و صحیح بدن باشد یعنی شرک وہ ہی کہ اسد کی خاص صفتون مین کسی اور کو
شریک بنا دی یعنی اگر سوای خدا کی کسی اور کی حق مین یہہ اعتقاد کری
کہ وہ جو چاہی اوسیوقت ہو جاوی یا اوسکو بغیر حواس جیسی دیکہنی و سننی

وغیرہ کی اور بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام کی علم حاصل ہوتا
یا وہ جس شخص پر خفگی او پہٹکار کری وہ شخص تنگدست یا بیمار یا در آفت
مین گرفتار ہو جاوی اور جس شخص پر رحمت کری وہ شخص تندرست یا فراخ
گذران ہو جاوی یا وہ کسی بیمار کو شفا بخشدی تو اس عقیدہ سی شرک لازم
آتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اللہ کی سوای اور کسی سی رزق یا بیمار کی صحت
اور عمر درازی کا مانگنا اور اسکی خفگی سی ڈر کر یا اوس سی نفع کی امید رکہکر
نیاز دینی شرک ہی اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی اما ہمسر کنندگان در غیر عبادت
پس بسیار اند از انجملہ کسانیکہ در ذکر دیگران را با خدا ہمسر میکنند و نام دیگران را
مانند نام خدا بطریق تقرب ذکر مینمایند و از انجملہ اند کسانیکہ در ذبح و نذر و قربانیہا
با خدا دیگران را ہمسر میکنند و از انجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن پسر خود را بندۂ فلان
و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ است و از انجملہ اند کسانیکہ در دفع
بلاہا دیگران را میخوانند و ہمچنین در تحصیل منافع بدیگران رجوع مینمایند بالاستقلال
نہ آنکہ توسل بآن دیگران نمایند انتہی مطلب اسکا یہہ ہی کہ اللہ کی نام کی مانند
اور کی نام کا وظیفہ کرنا اور عبد الرسول اور بندہ علی و عبد النبی اور بندہ حیدر
علی ہذا القیاس حسین بخش پیر بخش میران بخش پیران دیا لکہا میا دسوندہیا محبوب بخش
قلندر بخش بو علی بخش نبوی بخش سالار بخش مدار بخش خواجہ بخش امام بخش

سلطان بخش سالار مسالار وغیرہ اولاد کی نام رکہنی اور سوای خدا کی
اور کی نام پر جانور ذبح کرنا یا نذر منت ماننی یا بلا کی دور ہونیکی واسطی کسیکو پکارنا
اور نفع نقصان اوس سی سمجہنا یہہ سب کام شرک کی ہین اور کسی بزرگ کا
وسیلہ پکڑنا جیسی یون کہنا کہ یا الہی مین حضرت فلانی کا وسیلہ پکڑکر تجہسی مانگتا
ہون یہہ کہ تو میری فلانی مشکل آسان کری درست ہی اور در مختار مین
لکہا ہی مایفعلونہ من تقبیل الارض بین یدی العلماء فحرام والفاعل
والراضی بہ آثمان یعنی علما اور بزرگونکی سامنی زمین بوسی کرنی حرام
ہی اور کرنیوالا اور اسپر راضی ہونیوالا دو نو گنہگار ہین اور حضرت قاضی
ثناء الله رح کتاب ارشاد الطالبین مین لکہتی ہین چنانچہ جہال میگویند
یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً لله یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز
نیست و اگر گویند یا الہی بحرمت خواجہ شمس الدین حاجت مرا روا کن مضائقہ
ندارد یعنی یون کہنا کہ یا شیخ عبد القادر یا ترک پانی پتی جائز نہین اور وسیلہ
بزرگونکا پکڑکی الله سی مانگنا درست ہی غرض ہماری دین مین سوای الله
اور کو معبود ٹہیرانا اور حاجت روا اور نفع نقصان کا مختار سمجہنا درست نہین
ہی بلکہ شرک ہی اور یہہ جو تمنی کہا کہ صوفی لوگ کہیل اور تماشی کی مجلس کو
عبادت سمجہتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ صوفی بننا بہت مشکل ہی اور

ہماری دین مین صوفی اوسکو کہتی ہین کہ اپنی نفس کی خواہشون کو چھوڑکر
بالکل شریعت کا تابع ہو اور ریاضت اور مجاہدت سی اپنی دلکو صاف کری اور
یہہ لوگ جو اب طبلہ سارنگی وغیرہ سنتی ہین سونی سمجھی اور غفلت کی سبب
ایسی مجلسونمین آتی جاتی ہین سچی صوفی وی ہین جنکی بعضی اخلاق چوتھی
فصلمین بیان ہوئی اور صوفیونکی نزدیک ایکدم بھی خدا کی یاد سی غافل ہونا
درست نہین کھیل اور تماشی کا تو ذکر کیا ہی ہماری دین مین کھیل اور تماشا
بہت منع ہی جیسی فرمایا اللہ صاحب نی سورۃ انعام مین وَذَرِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا
دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَوٰةُ الدُّنْيَا یعنی چھوڑ دی اونکو
جنہون نی ٹھہرایا طریق اپنا کھیل اور تماشا اور بہولا دیا اونکو دنیا کی زندگی نی
اور سورۃ لقمان مین وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ
عَن سَبِيلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ
یعنی اور بعضی آدمی ایسی ہین کہ خریدتی ہین کھیل کی باتون کو تا بچلا وین
اللہ کی راہ سی بن سمجھی اور ٹھہراوین اوسکو ہنسی وی جو ہین اونکو ذلت کا
عذاب ہی قرآن کی مفسر لکھتی ہین کہ یہہ آیت راگ باجی کی مذمت مین نازل
ہوئی ہی اور مشکوۃ شریف مین لکھا ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی
وَأَمَرَنِي رَبِّي بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِيرِ یعنی حکم کیا مجکو میری رب نی واسطی مٹانی

معازف اور مزامیر کی معازف اون باجون کا نام ہی جو ہاتہہ سی بجائی جاوین
اور مزامیر وہ جو موہنہ سی بجائی جاوین اور ہماری عین کی چار امام مجتہد فقہ
کی بڑی مشہور ہین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سو ان چارونکی نزدیک
باجونکی ساتہہ راگ سنا حرام ہی ہان اتنا جائز ہی کہ کبہی عید کی دن یا بیاہ وغیرہ
مین کوئی دایرہ بجائی یا کوئی غزل وغیرہ جسمین فقط مضمون خوشی کا یا بہادری
بہادری کا بیان ہوگا ئی تو مضایقہ نہین کیونکہ اسقدر مین کچہہ غفلت نہین
حاصل ہوتی اور اسباب پر دوام اور استمرار درست نہین ہی کہ موجب غفلت
ہوتا ہی اور ہماری صوفیونکی اس زمانہ مین چار طریق بڑی مشہور ہین قادری
سہروردی نقشبندی چشتی سو ان چارون طریقون مین سی حضرت محبوب
سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کہ قادری طریق کی امام ہین اونہون
نی کبہی ایسی مجلس نہین کی بلکہ کتاب غنیۃ الطالبین کہ انکی تصنیف ہی اوسمین
اونہون نی یون فرمایا ہی هٰذَا اِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ
حَضَرَهٗ مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّايِ وَ
الرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيْرِ وَالشَّبَّابَةِ وَالتَّابَةِ وَالْجَعْفَرَانِ
الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ التُّرْكُ لَا يُجْلَسُ هُنَاكَ لِاَنَّ كُلَّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ وَّ

یعنی جب جائز ہی کہ گناہ سی خالی ہو سو اگر حاضر ہوا و سمین کوئی گناہ کی بات جیسی طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبوری اور شاہین اور شاہد اور جعفران جس سی ترک لوگ بازی کرتی ہین سو نہ بیٹھی او سجا ہہ کیونکہ یہہ سب حرام ہین اور حضرت شہاب الدین سہروردی طریق کی امام ہین اونسی بہی اسطرح کی مجلس ثابت نہین ہوئی بلکہ اونکی خاص مرید حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نی کتاب گلستان مین کہاہی کہ مین اول بسبب ہوا اور ہوس جوانی کی راگ سنا کرتا تہا پہر مینی توبہ کی اب دیکہو کہ توبہ گناہ سی ہوتی ہی نہ عبادت سی اور نقشبندی طریق کا حال تو ظاہر ہی کہ انکو راگ پر سخت انکار ہی باقی رہا چشتی طریق سو اس طریق کی پیشوا اونی بہی باجون کی ساتہہ راگ نہین سنا اور جو کوئی شخص کوئی روایت اونسی کی بیان کری سو محض غلط اور بی اصل اور افترا ہی ہان اتنا ضرور ہی کہ بعضی بزرگون نی خلوت مین بیٹہہ کر اپنی مریدونکی زبان سی کبہی کبہی ایسا راگ سنا ہی جسمین کچہہ اللہ اور رسول کی تعریف یا ایسا مضمون ہو کہ جسکو سنکر ایک حالت ذوق کی پیدا ہو سو کیا مقدور ہی کہ اوسمین کوئی کام کہیل اور تماشی کا ہو اور طبلہ سارنگی وغیرہ کا تو ذکر کیا ہی سو اسطرح کا بہی راگ سب نی نہین سنا بعضون نی سنا ہی اور بعضی اسپر بہی انکار کرتی رہی ہین

چنانچہ منقول ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا رحمہ اللہ کبہی کبہی راگ سنا
کرلیتی تہی اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلی اون کی خلیفہ راگ کی سنّی سی منکر
تہی ایک شخص نی حضرت نصیر الدین سی کہا کہ تیرا پیر راگ سنا کرتا ہی تو کیون
نہین سنتا اونہون نی فرمایا کہ جو پیر کوئی کام برخلاف شرع کی کری تو مرید کو
اوس امر مین پیر کی متابعت کرنی نچاہئی اوس شخص نی اسبات کو حضرت
نظام الدین صاحب سی کہدیا آپ نی فرمایا کہ نصیر الدین سچ کہتا ہی یعنی یہہ
بات حق ہی کہ پیر کی متابعت اوس کام مین کہ برخلافِ شرع ہی درست نہین
اور روایت ہی کہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم سنامی جناب
حضرت نظام الدین صاحب پر بسبب سنّی راگ کی انکار رکہتی تہی جب جناب
قاضی صاحب مرض موت مین بیمار ہوئی جناب حضرت نظام الدین صاحب
اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئی اور مطابق قانونِ شرعی کی اجازت چاہی
قاضی صاحب نی فرمایا کہ اب میرا وقت اخیر ہی مین اپنی اللہ سی ملتا ہون
مین گوارا نہین رکہتا کہ اسوقت بدعتی میری سامنی آوی جناب حضرت
نظام الدین نی فرمایا کہ قاضی صاحب سی کہو کہ بدعتی بدعت سی توبہ کرکی
آیا ہی جب قاضی صاحب نی یہہ بات سنی اوسیوقت اپنا عمامہ دیا اور کہا
حضرت نظام الدین کی قدمون کی نیچی اسکو بچہا دو اور عرض کرو کہ اسیر

قدم رکہکر اندر تشریف لاوین یہہ اسد کی فعلی ہین ثمین اتنا ہی قصور تہا یعنی
راگ سننا کہتی ہین کہ حضرت نظام الدین نی اوس عمامہ کو ادب سی اوٹہایا
اور سر پر رکہہ لیا اور اندر گئی جب باہر آئی قاضی صاحب بہشت نصیب ہوئے
اور جبتک قاضی صاحب مدفون نہوئی حضرت نظام الدین کی آنسو بند نہوئی
تہی اور اسطرحکا راگ بہی ان بعضی بزرگون نی ان شرطون سی سناہی کہ
اوس مجلسمین کوئی آدمی جوان اور عورت اور لڑکا خوبصورت نہو اور قوال
راگ کی مزدوری لینی والا نہو اور راگ کا مضمون کفر اور فسق نہو اور اوسمین نا
کسی زندہ معشوق کی تعریف نہو اور اوسکی ساتہہ طبلہ سارنگی ڈہولک طنبور
ستار نفیری وغیرہ نہو اور اوسدم نماز کا وقت نہو اور اوس مجلسمین کوئی
مرید کچا نہو دیکہو ایسی بندوبست مین کہیل اور تماشا کہان رہا اور باوجود
انس راگ کو ان بزرگون نی مستحسن نہین جانا اور بلکہ جب کسی عالم نی ان
اون پر انکار کیا انہون نی اپنی خطا ظاہر کری ہی برخلاف تمہاری بزرگو
کی کہ جنکا شعار کہیل اور تماشا اور فسق اور فجور تہا چنانچہ پیچہی بیان ہوچکا ؛

سوال ہندوان اس بیان پر اگر کوئی ہندو ہمپر اعتراض کری کہ بس
تمہاری تقریر سی معلوم ہوا کہ تمہاری بزرگون مین کچہہ بہی طاقت نہین ہی
اور وی محض عاجز تہی کہ جنسی کسیکو نہ کچہہ فائدہ پہنچی نہ نقصان اور ہماری

بزرگ بڑی شکتیں مان یعنی قوت والی تھی کہ جتنی لوگ اپنی حاجات مانگتی
اور مراد کو پاتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری تقریر سی یہہ نہین ثابت
ہوا کہ ہماری بزرگون مین کچھہ بہی طاقت نہین ہی بلکہ یہہ بات ثابت ہوئی
ہی کہ وی اللہ کی شریک نہین ہین اور اللہ کی آگی عاجز ہین کچھہ ہماری
آگی عاجز نہین ہین اور کسیکو نفع اور نقصان پہنچانا دو طرح ہوتا ہی ایک تو
یہہ کہ وہ خود نفع اور نقصان پہنچانیکا مالک ہو سو یہہ بات تو خاصہ اللہ ہی کا ہی
اور کسیکی یہہ شان نہین ہی نہ نبی کی نہ ولی کی دوسرا یہہ کہ وی اللہ کی
جناب مین کسیکی واسطی دعا کرین اور اللہ تعالی اونکی دعا قبول کری سو اس
طرحکا نفع ہماری بزرگونسی ہزارون کو پہنچا ہی اور بعضی ظالمون سرکشونکو
اون کی بددعا سی نقصان بہی پہنچا ہی اور اسیواسطی ہماری سب علماء
کی نزدیک یہہ درست ہی کہ کوئی شخص زندہ بزرگ سی کہی کہ ای فلانی میری
واسطی اللہ کی جناب مین دعا کر کہ میری فلانی مراد پوری کری یون نہ کہی
کہ تو میری حاجت روا کر یہان اتنا ہی کہ کوسون اور منزلون سی کسی بزرگ کو
نہ پکاری کیونکہ ہر وقت مین ہر چیز کی خبر سوای اللہ کی اور کسیکو نہین ہو
اور بعضی ہماری بزرگون کو بعض اوقات مین اللہ کی بتلانی سی دور کی خبر بہی
ہوگئی ہی چنانچہ پہلی باب کی چوتہی فصل سی ظاہر ہی اب جو ہماری بزرگون

خدا کی خلقت کو فیض پہنچا ہی ذرا کان رکھکر سنو اول سب بزرگونسی بڑ
بزرگ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اونکا فیض ایسا پہنچا ہی
کہ اوسوقت سی قیامت تلک جتنی مسلمان مرد وعورت ہین سب حضرت کے
طفیل سی اور اونہین کی ہدایت سی دوزخ سی بچی اور بہشتی ہوئی اور
حدیث شریف مین آیا ہی کہ پیر اور جمعرات کو مسلمانون کی اعمال فرشتی حضرت
کی خدمت مین عرض کرتی ہین حضرت اچھی عملونکو ایسی دفتر مین لکھوا دیتی
ہین کہ کبھی نہ مٹین اور بری اعمال سنکر مسلمانون کیواسطی اللہ سی بخشش
مانگتی ہین دیکھو یہہ فیض ابتک جاری ہی اور قیامت کی دن حضرت کی شفاعت
سی گنہگار بخشی جاوینگی بعضی بدون عذاب کی اور بعضی دوزخ سی نکالی جاوین
گی اور حضرت سی جتنا کچھہ فیض خلقت کو پہنچا ہی اوس سارے کا بیان ہزار کتاب
مین نہ آسکی پر دیدہ انصاف مین چاہئی اسیواسطی خدا پاک نی فرمایا ہے
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ یعنی ای محمد ہمنی
تمکو ساری جہان کی لئی رحمت بہیجا ہی اور حضرت کی سوای جتنی انبیا علیہم السلام
ہین اونسی بہی اسیطرح کی فیض خلقت کو پہنچی اور انبیا سی پیچھی اولیا ہین
اونسی بہی بہت چشمی فیض کی جاری ہوئی خصوصاً اس امت مرحومہ کی اولیا
جیسی حضرت کی اہل بیت اور اصحاب اور تابعین جنہنی دین حق دنیا مین پہیلا

اور اونسی اونتر کر امام جیسی حضرت محمد بن اسمعیل بخاری اور حضرت مسلم
اور حضرت ترمذی اور حضرت نسائی اور حضرت ابن ماجہ اور حضرت ابوداؤد
وغیرہم کہ حدیث کی امام ہین اور حضرت ابوحنیفہ اور حضرت شافعی اور حضرت
احمد بن حنبل اور حضرت مالک اور حضرت ابویوسف اور حضرت امام محمد اور حضرت
سفیان اور حضرت زفر وغیرہم کہ فقہ کی امام ہین اور حضرت ابوالحسن اشعری
اور حضرت ابوالمنصور ماتریدی وغیرہما کہ عقاید کی امام ہین اور حضرت حسن بصری
اور حضرت جنید اور حضرت شبلی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت محمود
اور حضرت امام غزالی اور حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی وغیرہم کہ علم سلوک
اور تصوف اور معارف کی امام ہین اور سوای انکی اور بہت امام ہین یہان
بعضی مشاہیر کا نام لکھا گیا ہی سو ان لوگون نی خوب غوض اور فکر کرکی قرآن
اور حدیث کی معنی سمجھی اور اونسی مسلی دین کی نکالی اور لوگونکو پہنچائے
برخلاف تمہاری بزرگون کی کہ کسینی کسی سی دغابازی کرکی اونکی سلطنت
چھین لی اور کسینی لکھہا آدمیونکو بیگناہ قتل کردیا کسینی کسی کی جورو سے
زنا کیا کسینی کسی کی ناک کاٹ دی کسینی کسی سی بدخلقی کی چنانچہ تھوڑا سا
بیان اوسکا دوسری اور چوتھی فصلمین ہوچکا ہی اور یہہ جو تم نی کہا کہ ہمارا
بزرگ بڑی شکت والا یعنی قوت والی تہی جنسی لوگ اپنی مرادون کو مانگتی

اور حاصل کرلی ہین سو یہی تمہاری شکست ہان کہ ساری دیوتی ایک جلندہر
دیت کی لڑائی مین کہ بقول تمہاری انہین کا بنایا ہوا تہا عاجز ہو گئی اور او
جلندہر کی لڑکین مین برہما کی داڑہی پکڑ کر اوسکو رلادیا اور مہادیو اپنی
غصہ کی آگ کو روک نہ سکا اور گنیش کا سر تلاش کرلی لگا نہ پایا اور برہما اور شن
ایک آنت کو ناپنی لگی انتہا نہ پاسکی یہہ سب حال تہوڑا سا مذکور ہو چکا ہی اور سوا
اسکی مہابہارت وغیرہ اپنی تاریخون سی دریافت کرو کہ تمہاری بڑی کیسی عاجز تہی
سچ تو یہہ ہی کہ بڑی بیری کا زور رکہنا اور عجز اور احتیاج سی پاک ہونا اللہ کی
شان ہی اور کسیکے شان نہین سو مستحق عبادت اور پرستش کا بہی اللہ ہی
اور کوئی نہین اسیواسطی ہماری دین کا خلاصہ اعتقاد یہی ہی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی اللہ کی سوائی کوئی معبود برحق نہین اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ کی بہیجی ہوئی ہین کہ لوگون کو اللہ کی پیغام پہنچاوین اور یہہ جو
بعضی جاہل اللہ کو چہوڑ کر اور کسی سی حاجت مانگتی اور مراد کو پہنچ جاتی ہین
سو اوسکا یہہ سبب ہے کہ اللہ اپنی بندون پر مہربان ہی کوئی کسی سی کچہہ مانگی
اللہ دینی لگتا ہی تو اوسکو بہر صورت دیتا ہی جیسی چہوٹا لڑکا دائی سی
ہل جاتا ہی اور مان باپ کو بہول جاتا ہی جب اوسکو کوئی چیز درکار ہوتی
تو دائی سی مانگتا ہی باپ جانتا ہی کہ دائی غریب اوسکو کیا دی سکی گی وہ

آپ وہ چیز اوسکو لی دیتا ہی وہ لڑکا نادان سمجھتا ہی کہ یہہ چیز مجکو دائی نی
دی ہی اسیطرح جب کوئی شخص اللہ کی سوا کسو سی کچھ مانگتا ہی اور اللہ اوسکو
دی دیتا ہی وہ نادان جانتا ہی کہ مجکو اوسی شخص نی دی جس سی مینی مانگی
تہی پس اس اعتقاد سی اوسکا شرک زیادہ بڑہ جاتا ہی اور دوزخ کی عذاب مین
پہنساتا ہی سوال اسمقام مین بعضی ہندو کہ جینی اور سراوگی کہلاتی مین
کہا کرتی ہین کہ ہم لوگ مشرک نہین ہین اور ہم سوای خدا کی اور کو سزاوار
پرستش کا نہین جانتی نہ ہم کشن بشن کو مانین نہ مہادیو کو نہ دیوی کو نہ گنگا
نہ جمنا وغیرہ کو نہ کسی اور کو سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری نزدیک خدا
دو طور پر ہی ایک نرگن پرمیشر جسکی کچھہ صفت ہی نہین اور تم اوسکو محض
معطل جانتی ہو دوسرا ساکار پرمیشر کہ بقول تمہاری ان آدمیون مین سے
کوئی شخص بسبب شایستہ کرداری کی غیب وان بن جاتا ہی اور ایسی پرمیشر
تمہاری نزدیک چوبیس آدمی ہوئی ہین کہ پہلا اونکا آدناتہہ اور پچھلا اونکا
مہاویر ہی پہلا جسکی نزدیک پچیس پرمیشر یعنی ایک نرگن پرمیشر اور چوبیس
ساکار پرمیشر ہون اوسی زیادہ کون مشرک ہی **حکایت** اتفاقا ایک دفعہ
بلدہ لاہور مین ایک مسافر ذی عزت صاحب مکنت ساکن شاہجہان آباد سی
ملاقات ہوئی کہ وہی ظاہر مین سراوگی تہی اور مین اون دنون مین اپنا اسلام

مخفی رکھتا تہا تغریبا مینی اوسنی پوچہا کہ لالہ جی مین حیران ہون اسبات مین
کہ دنیا مین جتنی دین ہین ہر کوئی اپنی دین کو حق اور موجب نجات کا جانتا ہے
اور دوسرونکو گمراہ اور جہنمی سمجہتا ہی اور ان ساری ہی دینون کا سچ پرہونا
ممکن ہی نہین آخر سب مین ایک دین سچا ہی اور دوسری سب کہ اوسکی
مخالف ہین سب جہوٹی اور گمراہ ہین کیونکہ حق کی مقابلہ مین باطل ہی ہوتا ہی
اب مین یہہ پوچہتا ہون کہ ساری دینون مین سے کون سچا ہی فرمانی لگی کہ سب
دینون مین سی سچا دین وہی جسمین شرک نہین ہی مجہی یہہ بات بہت ہے
پسند آئی اور مینی کہا کہ شرک تو دین مسلمانی مین نہین ہی بولی کہ اسلئیر
پہر مینی کہا کہ ہم لوگ اب کیا کرین اپنی دین موروثی کو چہوڑدین کہنی لگی کہ
جو جو کام سب دینون مین منع ہین جیسی زنا اور چوری وغیرہ ان کامونکو چہوڑ
دینا چاہئی تا کہ سب دینون پر عمل ہوجاوی مینی کہا عبادات فریضہ کسطرح
ادا کرین جیسی نماز کہ مسلمانونکی فرض ہی اور ہندؤن کی منع ہی ایسی مو
کیا کیا جاوی کہنی لگی کہ اسبات کو جرأت چاہئی اسبات سی مین پا گیا
کہ یہہ صاحب فی نفسی مسلمان ہین تب مینی کہا کہ لالہ جی اپنا حال مین آپ
مخفی رکہتا ہون اور آپ مجہسی مخفی رکہتی ہو اور حقیقت مین جو ہی سو ہی آپ
کہہ ہی تو اسیطرح یہہ بات سنتی ہی مین نہایت خوش ہوا اور طرفین

احوال پرسی ہوئی لگی مینی اپنا اور اپنی دوستونکا احوال ظاہر کیا اونہون نی کہا مین بہت مدت سی پردہ مین مشرف باسلام ہون اور نماز پنجگانہ ادا کرتا ہون مگر نفس کی شامت سی حجاب ظاہری دور نہین کیا چنانچہ مجہہ مین اور اون مین رابطہ دوستی کا محکم ہوا اور وہ بزرگ ابتک پردہ مین مشرف باسلام ہین اور نام اونکا عبد اللہ ہی حق تعالی اونکو اسلام ظاہری عطا کری اور دونو جہان مین خوش رکہی فائدہ بعضی ہندو نانک پنتہی یہہ گمان رکہتی ہین کہ ہم شرک سی خالی ہین اور ہماری بابا نانک اور دوسری گورون نی شرک نہین کیا اور بابا نانک کی کلام مین توحید کا مضمون بہت ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر بقول تمہاری بابا نانک نی شرک نہین کیا لیکن مشرکون سی بیزار ہوکر علحدہ کیون نہو گیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیون نہ مانا اور شرک سی بچنا ہی اللہ کی نزدیک جب قبول ہوتا ہی کہ اللہ کی رسول کی متابعت کری اور اگر یہہ کہو کہ بابا نانک نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا اور حضرت کے تعریف اپنی تصنیفات مین کری ہی جیسی کہا ہی کہ باجہ بدون

محمد بہگت آجائین ضائع عبادت

बाज महंमद भगत ग्वजाई ॥

یعنی بدون متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ضائع ہی اور یہہ ہی کہا ہی پہلا نام خدا، دادوجا نام رسول تیجا کلمہ پڑہ لی نانک کا چودرگہ تانکہ درگاہ مین

॥ पहलाबांग खुदायदा दूजानामरसूल ॥ پوین قبول (پڑی قبول)

॥ तीजा कलमा पढ़लेना जो दरगह पवें कबूल ॥

سواوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر یہہ بات حقیقت مین بابانانک کی کہی ہی تو تم بابا
نانک کی چیلی ہو اپنی گوروکا حکم مانو جلد کلمہ شریف اعتقاد سی پڑہو مسلمان
بن جاؤ تاکہ درگاہ مین قبول پڑو اور تمہاری گورو گوبند سنگہ نی تو ظاہر کیا
کہ بت پرستی یعنی مینا دیوی کی پوجا کری اس تمنا پر کہ اپنا مذہب جاری کرے
اور ہوم کیا اور ایک اپنی سکہہ یعنی چیلی کا سر کاٹ کر دیوی کی بلی یعنی قربانی
کری اور ہوم مین جلا دیا اور اوسنی دیوی کی مناجات مین یون کہا ہی
کہ کشن بشن کب ہو نہ دہیاؤن ٭ جو ہین چاہون تمسی پاؤن ٭ اس کلام
(یعنی نہ پکارون اور نہ پوجون ۱۲)
سی صریح شرک معلوم ہوتا ہی کہ دیوی کو اللہ کا شریک بنا دیا اور تمہاری
دسم گرنتہی پوتہی مین لکہا ہی کہ پرتہمے بہگوتے سمرکے گورو نانک
لئی وہیای ٭ یعنی اول دیویکو پوجکی گورو نانک لی اوس سی مدد مانگی ٭
انگت گورلی امرداس راماسی ہوئی سہای ٭ یعنی دیوی انگت اور امرداس
اور رام داس کی مددگار ہوئی سمرو ارجن ہرگوبند سمرو سری ہررای ٭ یعنی
ہی لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہررای کا نام جپو ٭ سری ہرکشن جی دمیاتی
جس ڈتہی سب دکہہ جای ٭ یعنی ہرکشن کو یاد کر کی مدد چاہی جس کی دیکہنی

سی سب دکہہ جا مارہی ٭ تیغ بہادر سمر سے گہر نونده آوی دہا دہی ٭ یعنی
بہای خفی ۱۲ بہای خفی ۱۲

تیغ بہادر کا نام جپنا چاہی ٭ تا گہر مین نعمت آوی دوڑ کر ٭ جی سب تہامین

ہوی سہای ٭ یعنی ای صاحب تمام جگہہ مدد گار ہو ٭

प्रथमें भगौती सुमरिकैं गुरुनानक लई धिआय अंगद तें गुरु

अमरदास रामदासै होइ सहाय अरजन हरगोबिंद नूं

सुमिरों श्रीहरिराय श्री हरकृष्णजी धिआइये जिस डिठे

सब दुख जाय तेगबहादर सुमिरये घर नौ निध आवें धाय

जी सब थांई होइ सहाय

دیکہو یہہ کلمین صریح شرک کی بہری ہوئی ہین اور تمہاری مذہب کو پنڈت

لوگ بدعتی فرقہ جانتی ہین اور تمہاری تواریخون مین جنکو جنم ساکہی کہتی

ہین ایسی باتین دور از عقل ہین کہ تمہاری مذہب کی بطلان پر صریح دلالت

کرتی ہین مگر غور سی بنظر انصاف و تحقیق دیکہنا چاہی اللہ سب ہندؤن کو

ہدایت کری آمین یا رب العالمین **فصل ساتوین مذہبون کے اختلاف**

مین ہماری دین اسلام کی تہتر فرقی مشہور ہین کچہہ مسایل قیاسی ان

سب فرقون کی آپسمین مختلف ہین مگر اصل الاصول اعتقادیات مین اور

اکثر مسایل کلیہ مین سب فرقون کو اتفاق ہی اختلاف نہین مثلا اللہ تعالی

کا خالق اور مالک اور وحدہ لاشریک لہ اور جامع جمیع صفات کمال اور سب
نقصان کی صفتون سی پاک جاننا اور سوای اللہ کی اور کی عبادت کو کفر سمجھنا
اور سب پیغمبرونکو اللہ کی بہیجی ہوی برحق جاننا اور سب فرشتونکو برحق
جاننا اور جتنی کتابین اسنی پیغمبرون پر اوتاری ہین سب کو برحق سمجھنا اور
قیامت کی دن حساب ہونیکو اور بہشت اور دوزخ کو سچ جاننا اور مسلمانونکا
ہمیشہ بہشت مین رہنا اور کافرونکا بہشت سی بی نصیب ہونا اور دوزخ مین
جلنا اور سترہ رکعت نماز کا دن اور رات کی پانچ وقت مین فرض ہونا اور ایک
مہینی کی روزی ایک برس مین فرض ہونی اور کعبہ کا حج اور مال کی زکوۃ
صاحب توفیق پر فرض ہونا اور ماں باپ کی خاطر اور اطاعت اور کنبی کی لوگون
اور ہمسایون سی مروت کرنی اور خدا کی رحمت کی امید رکہنی اور اوسکی عذاب کا
خوف کرنا اور شریعت اور سب کتب آسمانی اور انبیا اور ملائکہ کا ادب رکہنا اور زنا
اور چوری اور رشوت ستانی اور ظلم اور حرام خواری اور شراب خوری اور
جوہ بازی اور حسد اور غیبت اور ریا اور تکبر اور رعونت وغیرہ ظاہر اور باطن کے
گناہونکو برا سمجھنا ان باتون پر ساری ہی فرقی اسلام کی متفق اللسان ہین کسیکو
کچھہ اختلاف اور انکار نہین اور بعضی مسائل فروع اور جزئیات مین کچھہ اختلاف
بہی ہی اور سبب اس اختلاف کا کچھہ یہہ نہین ہی کہ اللہ اور رسول کی کلام



مخالف ہین اللہ اور رسول کی کلام مین تو ایک ذرہ بھر اختلاف نہین ہی البتہ کسی آیات اور حدیثون کی معنی کسیکی سمجھہ مین کسیطرح آئی اور کسیکی دوسری طرح یا کسی حدیث کی راوی کو کچھہ سہو ہوگیا اوسنی غلطی سی دوسری طور پر بیان کردیا اور صاحب مذہب نی اوسکو بیشک صحیح جانکر اوسپر عمل کیا اور سوای اسکی اور بھی کئی سبب اختلاف کی ہین جنسی صاف معلوم ہوتا ہی کہ اللہ اور رسول کی کلام مین کچھہ اختلاف نہین اسپر بھی ساری ہی فرقے متفق ہین کہ اللہ اور رسول کی کلام مین کچھہ اختلاف نہین ہی بلکہ یہہ اختلاف قیاسی اور عقلی ہی پھر اس اختلاف مین ہم سبکو حق پر نہین جانتی بلکہ یون جانتی ہین کہ ان سب سی ایک فرقہ حق پر ہی اور حق والی وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اور حضرت کی اصحاب کی سنت یعنی چال چلن جن مین موجود ہی اور حضرت کی حکم اور چال چلن سی کمی بیشی نہین کرتی اسواسطی اوس فرقہ کا نام اہل سنت ٹھیری اور ہندؤن کی دین مین فرقہ تو بیشمار ہین چنانچہ کئی سو مذہب ہندؤنکا ہی لیکن انمین بڑی مذاہب چھہ شاستر ہین اور اون چھہ شاسترون کی اصل الاصول اور بڑی بڑی اور کھلی کھلی مسایل مین بڑا اختلاف ہی لیکن باوجود اتنی اختلاف کی ہندو ان چھہون شاسترون کو ست یعنی برحق مانتی ہین اور یہہ بات عقل کی نزدیک نہایت ہی محال ہی کہ باوجود

اس اختلافات کے سبب بر حق ہوں اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ تھوڑا سا بیان
اسکا اسی باب کی پانچوین فصل مین ہو لیا ہی اب صرف اون شاستروں کے
نام اور بعضی اصول مسایل اختلافی بیان کرتا ہون پہلا بیدانت
شاستر نکلا ہوا بیاس کا اور اوس شاستر والی لوگ بیدانتی کہلاتی
ہین اونکی نزدیک سوای خدا کی کوئی چیز موجود نہین ہی اور تمام مخلوقات کو
خیال خواب جانتی ہین کہتی ہین کہ جب برمہ یعنی خدا مین مایا کی جنبش ہوئی
تب وہ ایشر کہلایا گیا اور ایشر تین قسم ہوا رج گن پیوندسی برہما ہوا اور ست
پیوندسی بشن ہوا اور تم گن کی پیوندسی شب یعنی مہادیو ہوا برہما پیدا کرنیوالا
بشن پالنی والا شب فنا کرنیوالا غرض بقول انکی سب امورات دنیا کی انہین
تینون سی علاقہ رکھتی ہین اور برمہ یعنی خدا محض معطل ہی اور یہہ تینون
بھی حقیقت مین آپ برمہ ہین مایا کی جہت سی ایشر کہلاتی ہین اور جب کہ برمہ کو
اودیا یعنی بیدانشی کا پیوند ہوا تب وہ جیو یعنی جاندار کہلایا یعنی یہہ ساری جاندار
آپ برمہ ہین اودیا یعنی بیدانشی کی سبب سے اپنی آپ کو جیو جانتی ہین انکی نزدیک
برمہ یعنی خدا اور ایشر یعنی برہما بشن شب اور جیو یعنی جاندار یہہ سب کچھہ ایکہی
وجود ہی اور اودیا کو اگیان بھی کہتی ہین سو اگیان انکی نزدیک دو قوت رکھتا ہے
ایک بکھیپ شکت یعنی پیدا کرنیکی قوت یعنی جسکی سبب جاندار پیدا ہوا ہی دوسری

اوزن شنکت یعنی عقل کی دبالینی کی قوت اور حکمت انکی نزدیک یہہ ہی کہ
بیدانشی دور ہوجاوی اور جیو کہ بسبب گیان کی اپنی آپ کو جیو سمجھہ رہا ہی اپنی تئین
برمہ یعنی خدا سمجھلی تاکہ جینی اور مرنی سی چہوٹ جاوی اور ابتدا کی حق مین
بیدانتی دو مذہب رکہتی ہین بعضی کہتی ہین کہ ابتدا اکیہی انکی نزدیک تو حکمت
کسیکو حاصل نہین ہوئی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ابتدا بہت ہین انکی نزدیک
بہتیرونکو حکمت حاصل ہوچکی ہی کیونکہ حکمت انکی نزدیک حاصل ہونا گیان یعنی
دانش کا ہی جس کسی کا اگیان یعنی بیدانشی دور ہوا اوسکو گیان حاصل ہوا
اور اوسنی آپکو خدا سمجہہ لیا اوسکی حکمت ہوگئی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ اگیان
کی تین گن یعنی صفت ہین رج جس سی خواہش اور غم اور خوشی حاصل ہو
ست جس سی عقل اور خوشحالی و آسودگی حاصل ہو تم جس سی غصہ اور جہالت
اور تن آسانی حاصل ہو اور پہلی معلوم ہوچکا ہی یہہ تینون گن برمہ یعنی
خدا سی پیوند پاتی ہین اور قیامت کی باب مین جو انکا مذہب ہی سو پانچوین
فصل مین بیان ہوچکا ہی دوسرا میمانسا شاستر نکالا ہوا جیمن
کہہ کا ہی اور اوسکی شاگرد دو تہا جنکی نام یہہ ہین مُراری مصر کمارل بہت
پربہاکر گرو اور اس شاستر والونکو میمانسک کہتی ہین انکی مذہب مین حق تعالی
کو خالق نہین جانتی اور کہتی ہین کہ جو رنج اور راحت اور اقبال اور ادبار

اور خوشی اور غم وغیرہ جو کچھہ پیدا ہوتا ہی کرم یعنی عملون سی ہی اور جیسی
کہ بید اتی تینون ایشر ونکو نایب اور مظہر خدا جانتی ہین ویسا اینک اسبا کو
نہین مانتی اور کہتی ہین کہ انہین آدمیون مین سی کبہی کوئی برہما بن جاتا ہی
کوئی شِب اور جہانکا ابتدا اور انتہا نہین مانتی اور پہارون اور دریاؤنکو ابدی
جانتی ہین اور جسمونکا مرکب ہونا اجزاء صغار سی جانتی ہین جزلایتجزی ہی
منکر ہین اور رحمت کا وسیلہ انکی نزدیک گیان اور کرم دونون ہین اور آدمی کو انکی
عملونکا مختار جانتی ہین اور بدارتہہ انکی نزدیک وس ہین چنانچہ پدارتہہ کا ذکر نیائی
شاستر کی بیان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی تیسرا نیایی شاستر نکالا ہوا گوتم
کا اور اوس شاستر مین اکثر بیان ہی حکمت فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا اگرچہ بعضی
ہندو اس شاستر کو بید کا انگ یعنی عضو نہین جانتی یعنی بید سی باہر جانتی ہین
لیکن تب بہی انکی نزدیک یہہ شاستر مردود نہین ہی اور جو لوگ اس شاستر کی
واقف اور پڑہنی والی ہین نیایک کہلاتی ہین اس شاستر کا خلاصہ یہہ ہی کہ
انکی نزدیک خدا تعالی ہی ابتدا اور بی انتہا اور بید اکرنیوالا ہی اور کہتی ہین کہ
خدا تعالی اپنی پیدا کی ہوئی ایک صورت سی تعلق پکڑتا ہی اور اوسکی وسیلہ سی
لوگونکو ایک کتاب پہنچاتا ہی اور اوس کتاب کی چار قسم ہین ایک رگ بید
دوسرا یجر بید تیسرا سام بید چوتہا اتہربن بید اور ہمیشہ رہنا بہشت اور دوزخ

ین نہین مانتی اور خدا کی صفتین آٹھہ جانتی ہین اونمین سی چہہ صفتونکو
ندیم جانتی ہین گیان یعنی ہر چیز کا جاننا پرتن یعنی تدبیر اچھا یعنی خواہش
سنکہیا یعنی گنتی مین ایک پرمان یعنی مقدار کی انتہا پرتہکتو یعنی تشخیص اور
میز اور دو صفتون کو حادث جانتی ہین سنجوگ یعنی پیوند بہاگ یعنی جدا ہونا
ور جو موجودات ہی انکی نزدیک سولہہ پدارتہہ یعنی اصل سی باہر نہین اور
سولہہ پدارتہہ کا بیان دراز اور سمجھنا اونکا تفصیل وار مشکل ہی اسواسطے
یہان صرف اونکی نام لکہی جاتی ہین پرتچہ پرمان پرمیی سنسی درشٹانت
سیدہانت اوریو ترک نرنی باد جلپ بتانڈا ہیتوآبہاس چہل جات
نگرہستان اور نیایک اعتقاد رکہتی ہین کہ وسیلہ مکت یعنی نجات کا یہہ ہی
کہ ان سولہہ چیزونکو جیسی کہ ہین دریافت کری اور عالم انکی نزدیک قدیم ہی
لیکن فنا ہوجاویگا چنانچہ کچہہ حال اسباب کا پانچوین فصل مین بیان ہو لیا
چوتہا بیشیشک شاستر کنا د کا ہو اکناد کا اور اس مذہب والونکو بیشیشک
کہتی ہین یہہ شاستر اکثر مسایل مین نیای شاستر سی موافق ہی لیکن پدارتہ
انکی نزدیک سات ہین درب گن کرم سامان بسیکہہ سمواے ابہاو
پانچوان سانکہہ شاستر کپل کا ہو اکپل کا اس شاستر والی خدا کو خالق نہین
جانتی بلکہ ہر چیز کی پیدایش پرکرتی سی جانتی ہین یعنی پرکرتی علت اولی جا

ہین اور عالم کو قدیم جانتی ہین اور فنا ہونا کسی شی کا نہین مانتی کہتی ہین کہ
معلول علت مین آجاتا ہی اور اس شاستر مین بڑی بحث چار چیز کی ہی جنکو
چارتت کہتی ہین پہلا تت پرکرتی کہ انکی نزدیک ہر چیز کی کارن یعنی سبب ہی
اور یہہ پرکرتی کارج یعنی مسبب نہین ہوتی اور صفت اوسکی یہہ ہی ایک جوہر
قدیم بیدانش ہر جگہہ موجود رج گن والی تم گن والی ست گن والی دوسرا
تت بکرتی بکرتی کہ بعضی چیزون کی کارن یعنی سبب اور بہ نسبت بعضی چیزون
کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور یہہ تین قسم پر ہی پہلا قسم مہتت جسکو بدہ
بہی کہتی ہین دوسرا قسم آہنکار اور یہہ تین طور پر ہی اگر اوسمین ست گن کا
غلبہ ہی تو بیکرت آہنکار کہلاتا ہی اور اگر اوسمین رج گن کا غلبہ ہی تو تیجس آہنکار
کہلاتا ہی اور اگر اوسمین تم گن کا غلبہ ہی تو بہوتاد آہنکار کہلاتا ہی تیسرا قسم
تن ماترا اور وہ پانچ ہین سبد یعنی آواز سپرس یعنی ایک چیز کا دوسری سے
چہونا روپ یعنی شکل رس یعنی ذایقہ گندہ یعنی بو تیسرا تت بکرتی کہ
کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی اور یہہ دو
نوع پر ہی ایک اندری یعنی حواس اور بعضی اعضا ہی دوسری پانچون
عنصر اور یہہ پانچون عنصر پانچون تن ماتر سے موجود ہوئی ہین آکاش
سبد سی پون سپرس سی اگین روپ سی جل رس سی پرتہی گندہ سی

آواز ۱۲ ہوا ۱۲ چہونا ۱۲ آتش ۱۲ شکل ۱۲ پانی ۱۲ ذایقہ ۱۲ زمین ۱۲ بو ۱۲

اصل ۱۲ یعنے ترتیب ۱۲ یعنی خلا ۱۲

مہتت یعنی ... (حاشیہ: [illegible])

چوتھا مت نہ پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ معلول ہی اور نہ علت یعنی نہ سبب
ہوتی ہی نہ مسبب اور اوسکو پرکھہ اور آتما بھی کہتی ہین اور پرکھہ دو قسم پر ہی
ایک جیو آتما یعنی نفس ناطقہ اسکو بھی قدیم جانتی ہین دوسرا پرم آتما یعنی خدا
تعالی یہہ لوگ اعتقاد رکہتی ہین اسبات پر کہ جب پرکرتی کا پیوند ہوتا ہی پرکھہ
سی جہان کی پیدایش ہوتی ہی اور کہتی ہین کہ پرکرتی اندھی ہی اور آتما
یعنی پرکھہ لنگڑا ہی یعنی یہہ دونو بغیر پیوند ایک دوسری کی کچھہ نہین کر سکتی
اور کہتی ہین کہ وقت پرلی یعنی فناء عالم کی تینون عرض یعنی رج گن اور
ست گن اور تم گن برابر ہوتی ہین اور وقت پیدایش عالم کی ست گن غالب
ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی الغرض انکی نزدیک جب پرکرتی کو پرکھہ سی پیوند ہوتا ہی اور
ست گن غالب ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی اور مہتت سی اہنکار اور اہنکار سی گیارہ
اندریان اور پانچ تن ماتر اور پانچ تن ماتر سی پانچ عنصر جیسی بیان ہوا ہی اور وقت فنا ہونی جہان کی
پانچون عنصر پانچون تن ماتر مین فنا ہو جاتی ہین اور پانچ تن ماتر اہنکار مین اور اہنکار مہتت مین
اور مہتت پرکرتی مین چھٹا پاتنجل شاستر نکلا ہوا پتنجل کا اکثر باتون مین سانکھہ شاستر
سی موافق ہی اور بقول اس شاستر کی مکت یعنی نجات بدون جوگ یعنی ریاضت
کی نہین حاصل ہوتی اور سوا ان چھہ شاسترون کی تین شاستر اور ہین
کہ وہ برہمنون کی نزدیک مردود ہین ایک جین شاستر نکلا ہوا جین کا ہی

شاستر والی اعتقاد رکہتی ہین کہ آدمی نیکوکاری سی ہمہ دان بن جاتا ہی
پہر اوسکا کلام خدا کا کلام ہوتا ہی اور اوسکو ساکار ریشہ کہتی ہین اور جانتی
ہین کہ چوبیس آدمی ایسی ہوئی ہین پہلا اونکا آدناتہہ اور پچہلا مہاویر اور خدا
تعالی کو نرگن پرمیشر یعنی خدای بی صفت جانتی ہین یعنی خدای تعالی انکی نزدیک
کچہہ چیز کرنیوالا نہین بلکہ معطل ہی اور انکی نزدیک عورت کی مکت نہین ہوسکتی
جبتک مرد کی جنم مین نہ آوی اور بعضی انکی ثواب حاصل کرنیکو غذا ترک کرکی
مرجاتی ہین اس کام کا نام سنتہارا ہی برہمن اس فرقہ سی ایسی متنفر ہین کہ
شیر یا ہاتہی کی موہنہہ مین چلی جانا بہتر جانتی ہین اس سی کہ ان لوگون کی سامنی
آوین دوسرا بودہ شاستر نکالا ہوا بدہ کا اور نام اوسکا شاکمن بہی کہتی ہین
پیتا راجا سدہوذن کا حاکم ملک بہار کا اور اوسکی ماکا نام مایا ہی کہتی ہین کہ شکم
ناف سی پیدا ہوا ہی اور برہمن لوگ اس شخص کو دس اوتارون مین سی
نوان اوتار جانتی ہین اور اس مذہب کو اوتسی نہین جانتی اور اس مذہب والی
بہی خدا کو خالق نہین جانتی اور جہان کا ابتدا اور انتہا ہونا نہین مانتی کہتی ہین
کہ ہر آن مین جہان فنا ہوتا ہی اور ہر آن مین پیدا ہوتا ہی اور یہہ لوگ
تہاہا دہونا بہت کرتی ہین مردار کو کہا لیتی ہین کہ یہہ خدا کا مارا ہوا ہی آپ
جاندار کو نہین مارتی زمین سی گہانس نہین اوکہاڑتی عورت کی صحبت کرنیکو

اچھا نہین جانتی تیسرا مذہب نانتک لگا ہوا چارباک کا اس مذہب والے
سوای عنصرون کی کسی چیز کو موجود نہین جانتی کہتی ہین کہ سب کچھہ انہین
عنصرون سی ہوا ہی انکی نزدیک جو چیز حواس سی معلوم ہو بس اوسیکو موجود
جانتی ہین معقولات پر یقین نہین رکہتی خدای تعالی کا ہونا بہی نہین مانتے
بہشت اور دوزخ سی منکر ہین بہشت اسبات کو جانتی ہین کہ آدمی کی
خواہشین پوری ہوتی رہین اور دوزخ یہہ کہ کسی غیر کا محکوم ہو اور عمر زندگی
کا صرف عیش اور عشرت دنیاوی اور نام آوری کو جانتی ہین فقط ہندون کے
مذہبون کا بیان مختصر ا پورا ہوا پر اسمقام پر جو جو کچھہ اعتراض وارد ہوتی ہین
سو عقل والون کی نزدیک ظاہر ہین سو مینی اسکچھہ صرف خلاصہ ان شاسترونکا
بلاتعرض بیان کر دیا ہی اور صاحبانِ عقل کو اس فصل مین گنجایش گفتگو کی
بہت ہی اور بڑا بہاری اعتراض ہونا اختلاف کا ہی **فصل آٹھوین**
بیچ بیان دعوت کی دعوت سے مراد ہی اور دین والونکو طرف دین حق
کی بلانا سو ہماری دین مین ضرور ہی کہ اور دین والونکو خبر کر دین اسبات
کہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی پیغمبر برحق اور ختم الانبیاء
ہین جو شخص انکی دین کو اختیار کریگا اللہ کی امان مین آجاویگا اور جو نمانیگا
ہمیشہ کا جہنم رہیگا لیس جو شخص مسلمان ہوا چاہی تو فرض ہی کہ اول اسکو

یقین کرین کہ سوای اللہکی اور کوئی معبود اور عالم اور مالک حقیقی نہین ہی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور بہیجی ہوی ہین پہر اوسکو ایمان کی صفتین سکہا دین اور مستحب ہی کہ پہر اوسکو غسل دین اور جو شخص کسیکو مسلمان ہونی کہی کہ تو ابہی توقف کر پہر مسلمان ہو جائیو یا یون کہی کہ مین تجہی مسلمان نہین کرتا تو کہین اور جگہہ جاکر مسلمان بن جا تو یہہ کہنی والا کافر ہو جاتا ہی اور جو شخص مسلمان ہو پہر ہر مسلمان کو اوسکی خاطرداری لازم ہی اور اللہکی نزدیک اوس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہی حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتی ہین بیت بحمد اللہ آنکس مسلمان شدہ ٭ اگرچہ گدا بود سلطان شدہ ٭ اور ہندون کی دین مین اور دین والی کو ملانا ہرگز درست نہین بلکہ اونکی جو چار قوم مشہور ہین اونمین کی بہی ایک قوم دوسری قوم مین نہین مل سکتی اور جو کوئی ہندو مسلمان بن جاوی اور پہر ہندو ہوا چاہی اوسکو بہی پہر ہندوؤنمین ملانا درست نہین یہان مین ہندوؤنسی دو سوال کرتا ہون پہلا سوال یہہ کہ تمہارا دین خدا کیطرف سی ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کیطرف سی نہین تو چاہی کہ اس دین کو چہوڑ دو اور اگر کہو کہ خدا کیطرف سی ہی تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت عام ہوتی ہی اور جو دین کہ خدا کیطرف سی ہو چاہی کہ ہر کسیکی لئی عام ہو پہر کیا وجہ

حاشیہ: اگر ایمان کی صفات ... ہی

حاشیہ: بیت ... سلطان ہو گیا

کہ سوای ہندؤن کی اور سب اس رحمت سی بی نصیب رہین کسیکو اسمین
دخل نہو دیکہو دین مسلمانی کہ بلاشبہہ اللہ کیطرف سی ہی ہر کسیکی لیی عام
ہی یہود ی نصرانی مجوسی برہمن کہتری بیس شودر چوہڑا چمار جو اس دین
مین آوی گناہون سی پاک ہوجاوی تمہارا دین کیا کامل ہوا کہ جسمین سوا
ہندؤن کی اور کسی کی گنجایش نہین بلکہ کہتی ہو کہ ہندؤن مین بہی سوا
برہمن کی اور کی مکت یعنی نجات نہین ہوتی چنانچہ اسکا بیان پہلی باب کے
پانچوین فصل مین ہولیا اور دوسرا سوال یہہ ہی کہ تمہاری نزدیک
ہمارا مسلمانونکا دین خدا کیطرف سی ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کیطرف سی ہی
تو مین کہتا ہون کہ ہماری دین سی یقیناً ثابت ہی کہ جو کوئی اس دین مین
نہ آویگا وہ شخص بلاشبہہ ہمیشہ کا دوزخی ہوگا تو تمکو چاہئی کہ مسلمان ہو
جاؤ کیونکہ جو دین خدا کیطرف سی ہو اوسکا حکم ضرور ماننا چاہئی ورنہ خدا کے
غضب مین آجاؤگی اور جو یہہ کہو کہ تمہارا دین خدا کیطرف سی نہین ہی تو
مین کہتا ہون کہ بفرض محال اگر معاذ اللہ ہمارا دین خدا کیطرف سی نہین ہی
تو ہم لوگ کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنیکو کونسا دین اختیار کرین ہمارا
دین کہ بقول تمہاری خدا کیطرف سی نہین ہی آیا تمہاری دین مین کوئی
طریق عبادت کا ہماری واسطی لکہا ہی یا نہین اگر کہو کہ لکہا ہی تو پہر مسلمان



ابہی دین مین لیون نہیں بلایا کرلی اور اگر کہو کہ نہین لکہنا تو مین پوچہتا
ہون کہ ہمارا کیا حال ہو تم ہماری دین کو خدا کیطرف سی بتلاؤ اور تمہاری
دین مین ہماری گنجایش نہو گیا ہمکو خدا نی عبث ہی پیدا کیا ہی بتلاؤ اسکا کیا
جواب ہی حکایت جب کہ مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا تو اون دونون مین
بعضی آشناؤنکو دین اسلام کیطرف رغبت دلایا کرتا تہا چنانچہ بفضل الہی
دس گیارہ ہندو میری سمجہانی سی پردی مین مسلمان بہی ہوی اور اونہین
دوستون کی خاطر اکثر اوقات پنڈتون سی بحث اور چرچا کرتا تہا اور عجب
طرحکی صحبت تہی کہ اوسکی لذت سی اب تک دل بہرا ہوا ہی اور دعا کرتا ہون
کہ حق تعالی اون لوگون کو ظاہر مسلمان کری چنانچہ بڑی بڑی پنڈت کہ اپنی
دین سی خوب واقف تہی بحکم الحق یعلو ولا یعلی کی اس بحث مین مغلوب ہوی
اس عرصہ مین ایک آشنا جسکو مدت سی ہم کہتی شخص دین اسلام کی رغبت
سی تہی کہنی لگی کہ فلانا پنڈت اگر دین کی بحث مین قایل ہو جاوی تو مین بہی
دین اسلام اختیار کرون چنانچہ بصلاح سب دوستون کی وہ پنڈت کہ
اوس شہر مین تہا بلایا گیا اور اوسکو چہہ شاسترون مین دخل تہا اور بحث او
ہونی لگا پندرہ دن تک مباحثہ ہوتا رہا اور طرح طرحکی تقریرین ہو
تہین اور اوس پنڈت کو میرا مسلمان ہونا معلوم نہ تہا بلکہ یون جانتا تہا کہ یدا

مناظرہ کرتا ہی ایک رات مجہی القا ربانی سی ایک تقریر سوجہی دوسری دن
مینی اوس تقریر سی گفتگو شروع کی پہلی مینی سوال کیا کہ پنڈت جی مین آپ سی
پوچھتا ہون کہ اگر مسلمان اپنی دین و طریق پر قایم رہین تو انکی مکت ہوگی
یا نہین بولا کہ ہان کیون نہین ہوگی پہر مینی کہا کہ مسلمانون کا دین حق ہی یا نہین
بولا ہان انکی لئی حق ہی مینی کہا کہ انکی دین کے اصل ہی قرآن پس قرآن بہی سچی کتاب
ہی یا نہین بولا کیون نہین سچی ہی کتاب ہی مینی کہا کہ مصرجی اپنی اسبات پر قایم
رہنا آپ نی کہا ہی کہ قرآن مجید سچی کتاب ہی اب اس سی پہرنا نہین بولا کہ ہان
قرآن سچا ہی مینی کہا کہ قرآن مین لکہا ہی وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ
دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِينَ
یعنی جو کوئی تلاش کری سوای مسلمانی کی اور دین کو ہرگز نہ قبول کیا جاویگا
اوس سی اور وہ شخص عاقبت مین ٹوٹی والون مین ہوگا تمنی اقرار کیا تہا
کہ قرآن سچا ہی سو قرآن تو کہتا ہی سوای اسلام کی کوئی دین اللہ کو قبول
نہین اب تم ہی جلد مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دین سی توبہ کرو یہہ بات سنکر
پنڈت کہنی لگا اگر قرآن مین یون لکہا ہی تو قرآن سچا نہین مینی کہا کہ اگر
قران سچا نہین تو چاہئی کہ مسلمانونکو انکی دین مین نجات حاصل نہو تو مین
پوچہتا ہون کہ در صورت اگر معاذ اللہ مسلمان تمسی خواہش کرین کہ ہمکو

اپنی دین مین ملالو اور کوئی عبادت کا طریق ہمکو بتا دو کہ ہم ادہر
اپنی نجات حاصل کرین تو آیا تمہاری کسی شاستر مین مسلمانو نکے لئے
کوئی وظیفہ عبادت کا لکھا ہی یا نہین بولا کہ ہماری شاستر ون مین ا نکے
لئی کوئی طریق عبادت کا نہین لکھا ہی مینی کچھہ جواب اسبات کا نہ دیا
تہا کہ وہی آشنا کہ جنہون لی یہہ مناظرہ کروایا تہا کہنی لگی کہ واہ صاحب
یہہ عجب بات ہی کہ مسلمانون کی نجات نہ اونکی دین مین ہو نہ تم اونکی
لئی کوئی طریق عبادت کا بتلاؤ اب وہ بیچارے کیا کرین کسطور اپنی الہہ
بندگی کرین دیکہو جو مسلمان تمکو کہتی ہین کہ تمہاری دین مین تمہاری
نجات نہوگی تو وہ تمکو یہہ بہی تو کہتی ہین کہ دین مسلمانی مین آؤ اسمین
تمہاری نجات ہوگی اور تم کہتی ہو کہ مسلمانون کی نجات نہ اون کی دین
مین ہوگی نہ اس دین مین ہوگی کوئی طریقہ عبادت کا انکی لئی نہین ہے
کیا اونکو خدا نی یون ہی گہانس پہونس کی مانند پیدا کیا ہی کہ کسطرح انکی
نجات نہو بس ہمنی جان لیا کہ تمہارا ہی دین جہوٹا ہی فقط چنانچہ یہہ بحث اسی
بات پر ختم ہوئی اور وہ آشنا بہی پر دین ایمان لایا الحمد للہ علی ذالک
جب ہندو ونکو کہا جاتا ہی کہ کفر کو چہوڑ کر دین اسلام اختیار کرو یا کسی اور طرح سی
انکو دین محمدیہ مین آجاتی ہی تو بعضی ہندو کہا کرتی ہین کہ ہم اپنی اجل

یعنی روشن دین کو چہوڑ کر تمہاری کہو یعنی میلی دین مین کیون آوین سو
اوسکا جواب یہہ ہی کہ اُجَل تو دین ہمارا ہی جسمین توحید بہری ہوئی ہی اور
کہو دین تمہارا ہی جسمین شرک بہرا ہوا ہی اور جس دین مین گوبر اور موت کا کہانا
اور پینا اور کیر اور کسن کی پوجا اور دوسری کام بیحیائی کی درست بلکہ ثواب
لکہی ہون تو وہ دین اُجل کہان رہا اور جو جو اعتراض کہ تم ہماری دین پر
کیا کرتی ہو انکی تو جواب دی گئی ہین اور باقی اور باتین اُجَل اور کہور ہونے
یعنی چوتہی باب مین
ہماری اور تمہاری دین کی اس ساری کتاب مین مطالعہ کرو اور بنظر انصاف
دیکہو تو معلوم ہو کون اوجل ہی کون گہور اور بعضی یون کہا کرتی ہین
کہ اگرچہ دین مسلمانی ازروی دلایل عقلی کی غالب ہی لیکن ہماری پوتہی
گیتا مین لکہا ہی کہ اپنا دین اگرچہ رائی سمان یعنی خردل کی دانی برابر اور دوسرا
دین اگرچہ پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب بہی اپنا دین نہ چہوڑنا چاہی
ہو اسکا جواب یہہ ہی کہ جب یقیناً معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہی پہر اوسپر
قایم رہنا محض بیوقوفی ہی اور یہہ بات ہی تمہاری گیتا ہی باطل ٹہہرتی
ہی جسمین ایسی کم فہمی کی بات ہی کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو کہ مین زہر
کہا رہا ہون اور پہر اوسکو کہائی جاوی تو وہ شخص ہلاک ہی ہو جاویگا اور
دہرم وہی ہوتا ہی جو حق ہو ناحق کو دہرم نہ کہنا چاہی اور جب تمنی دین

پی دین

دم تم اختیار کرلیا ہی دین تمہارا دہرم ہوجاویگا پہر اوسکو چہوڑنا چاہی

حکایت ایک روز مین ایک دوست کی سامہنی اپنی پیر مرشد حضرت مولانا
درحالت حجابہ
علاؤالدین صاحب سی دین کی مقدمہ مین کچہہ بحث کررہا تہا اوسی گفتگو
مین مینی حضرت ممدوح سی عرض کیا کہ اگر آپکو یقین کامل ہوجاوی کہ دین
مسلمانی حق نہین ہی تو آپ اس دین کو چہوڑدین یا نہین فرمانی لگی کہ اگر
بفرض محال ہمکو یقین بہی کامل ہوجاوی کہ دین مسلمانی باطل ہی اور پہر ہم
اس دین کو نچہوڑین تو اللہ کی لعنت ہمپر نازل ہوگی دوسری دن اوسی
آشنا کی سامہنی بشن دت پنڈت سی بحث ہورہی تہی مینی کہا کہ پنڈت جی اگر
تمکو یقین ہوجاوی اس بات کا کہ ہندوؤن کا دین باطل ہی تو تم اس دین کو
چہوڑدو یا نہین بولا کہ ہرگز نچہوڑین مین اہی خاموش تہا کہ وہی آشنا
کہنی لگی کہ مصرجی یہہ کیا انصاف کی بات ہی کہ باوجودیکہ ایک دین کو باطل
سمجہین اور پہر اوسکو نچہوڑین ایسی بی انصافی کی بات مسلمان تو نہین
کہتی جیسی تم کہتی ہو فقط چنانچہ بعد چند روز کی یہہ آشنا بہی ہندو کی
دین کی قباحت اور اسلام کی خوبیین دریافت کرکی پردی مین ایمان لایا
الحمد للہ علی ذالک اور بعضی یہہ کہا کرتی ہین کہ دین مسلمانونکا بہت اچہا
ہی سوای ایک رب کی اور کوئی انکا معبود نہین اور ہندوؤنکا دین بہت

پڑا ہی جسمین ہزاروں رب مقرر ہو رہی ہین لیکن یہہ لوگ بسبب تقلید
اپنی بڑوں کی دین اسلام اختیار نہین کرتی چنانچہ بعضی ہندو کہا کرتی
ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور ہوتا تو ہمکو ہندوون کی گہر کیون پیدا
کرتا مسلمانون ہیکی گہر پیدا کرتا سو ہم تو پہلی سی ہندو پیدا ہوئی ہین اب ہم خدا
کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ کچہہ ضرور نہین
ہی کہ جو شخص کسی قوم مین پیدا ہووہ اوسی قوم کی چال چلن پر رہی بلکہ
یہہ ضرور ہی کہ اپنی عقل سی دین حق کی تلاش کری جو دین اسد کیطرفسی
ہی اوسپر چلی اسیواسطی ہسم مین ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جب اوسکو
عقل آوی اپنی دین کی حق ہونی کی دلیلین دریافت کری صرف باپ دادا
کی تقلید پر نرہی سو تمکو بہی خدانی اس لئی ہندوونکی گہر مین نہین پیدا کیا
کہ تم ہندو ہی رہو بلکہ اسلئی پیدا کیا ہی کہ عقل سنبہال کر دین حق کی
تلاش کر کی مسلمان بن جاؤ تاکہ مرتبہ تمہارا اللہ کی نزدیک اور مسلمانو
سی زیادہ ہو اور بسبب چہوڑنی روش باپ دادا کی کہ یہہ کام نہایت ہی
جوانمردیکا ہی تمکو ثواب زیادہ ملی اور دین اسلام کی طفیل سی تمہاری دلکا
اندہیرا دور ہو حق تعالی فرماتا ہی اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ یعنی اسد کام بنانیوالا ہی ایمان والونکا نکالتا ہی

اونکو اندہیری سی طرف نور کی اور یہہ جو تمنی کہا کہ ہم اول ہی سی ہندو پیدا
ہوئی ہین یہہ بات بہی غلط ہی کیونکہ جسدن تم جنم مین آئی تم پر کوئی نشان
ہندوپن کی نہ تہی نہ تم اوسوقت رام لچہمن کو پہچانتی تہی اور نہ برہما اور بشن
سی واقف تہی نہ تمہاری گلیمین زنار تہا نہ تم سندھیا سی واقف تہی [illegible]
سی تم پیچہی سی ہندو بن گئی ہو اور یہہ جو تمنی کہا کہ ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح
بدل ڈالین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار
کرلنی سی خدای تعالی کی پیدایش کا تغیر نہین لازم آتا بلکہ یہہ عین مرضی اللہ
کی ہی مثلا کوئی بادشاہ اپنی ایک فوج کو ایک قلعہ مین رکہہ کر اونکی پرورش
کری پہر ایکوقت وہ بادشاہ اپنی معتمد کی زبانی اوس فوج کو کہلا بہیجی اور
ساتہی اپنا فرمان بہی اوسکی ہاتہہ بہیجی اور صاف حکم دی کہ اس قلعہ سی
نکلکر فلانی شہر مین جاؤ اور اس معتمد کی تابعداری مین رہو تاکہ ہم تمپر مہربان
ہوکر تمکو بہت سا انعام بخشین پہر اگر وہ فوج کی لوگ کہنی لگین کہ ہمکو بادشاہ
نی جس قلعہ مین پہلی سی رکہا ہی ہم تو وہان ہی رہینگی اور جو بادشاہ کو ہمارا
فلانی شہر مین داخل کرنا منظور ہوتا تو ہمکو پہلی سی اس قلعہ مین کیون رکہتا
سو ہم اگر اس قلعہ کو چہوڑ دین تو بادشاہ کی حکم کا تغیر لازم آویگا تو اوس فوج
کی لوگ بڑی بیوقوف گنی جاوینگی کہ بجا آوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانی

ہین اور بادشاہ کی قہر مین گرفتار رہونگی سو اسیطرح حق تعالی نی تم کو
اول ہندؤن کی گہر پیدا کیا جب تمنی تربیت پاکر عقل سنبہالی تو تمکو زبانی
اپنی معتمد کی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغام بہیجا اور اپنی فرمان عالیشان
یعنی قرآن شریف مین بہی حکم بہیجا کہ تم اپنی باپ دادا کی طریق کو چہوڑو اور دین
اسلام اختیار کرو تاکہ تم بہشت مین ہو اور ہم تمسی خوش رہین پہر اگر تم مسلمان
ہونیکو خدا کی پیدایش کا تغیر سمجہو تو بڑا ہی افسوس ہی تمہاری دانائی پر اور
اگر یہہ بات ضرور ہوتی کہ جو کوئی جسکی گہر مین پیدا ہو اوسی کی طریق پر رہے
تو چاہی کہ جو کوئی مفلسون کی گہر پیدا ہو اور آپ دولتمند بن جاوی اوسکو
وہ مال دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اوسکی باپ دادا کی چال چلن تہی مفلس
اور عاجز رہنا اسنی اونکا خلاف کیون کیا اور چاہی کہ جسکی باپ دادا اندہی ہون
اونکی تقلید سی یہہ بہی اپنی آنکہین پہوڑ ڈالی اور جسکی باپ دادا مجذوم یا اور
بیماری مین مبتلا ہون اور اولاد کو وہ بیماری ہو جاوی تو باپ دادا کی تقلید
کی لئی اولاد کو اپنی بیماری کا علاج کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اسطور پر
عمل کرنیوالا نہین دیکہتی ہین اور جو تم یہہ کہو کہ ان باتون مین باپ دادا کی
تقلید یعنی ریس درست نہین بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہئی دین کی کام مین
باپ دادا کی تقلید کفایت کرتی ہی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر ایسی کام مین

باپ دادا کی تقلید درست نہین اور اپنی عقل کا خرچ کرنا ضروری تو دین کی
کام کہ سب پر مقدم ہین دنیا سے زیادہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہئے اسکو کسی کی
تقلید پر نہ کہنا چاہئے اور نہین تو یہہ بات لازم آویگی کہ جسکی باپ دادا چور
اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہون تو بیٹی کو بھی ان باتون مین انکی تقلید
ضرور چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہونا چاہئے حالانکہ یہہ بات کسی کی نزدیک
درست نہین اور خیال تو کرو کہ خدا نے تمکو آنکھہ دی دیکھنے کو کان دئے سننے کو
زبان دی بولنے کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کی لئے دی ہی پہر مین پوچھتا ہون
عقل کہ سب چیزسے افضل ہی یہہ کس لئے دی ہی آخر عقلمند یہی کہیگا کہ عقل
خدا نے اسواسطے دی ہی کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے اور دین حق اور باطل
مین تمیز کرے تاکہ اللہ کی رضامندی مین رہے اور اپنی سعادت حاصل کرے
پہر اللہ کی بخشی ہوئی عقل کو یون ہی بیکار چھوڑ دینا اور حق اور باطل کی
تمیز صرف اورون کی تقلید پر چھوڑ دینی سخت کبیرہ گناہ ہی اگر دین کی
تحقیق مین صرف باپ دادا کی تقلید کافی ہوتی تو اللہ تمکو جدی جدی عقل
کیون دیتا اور ہر کسیکو جدی جدی عقل خدا نے اسیواسطے دی ہی کہ ہر کو
اپنی دین کی تحقیق آپ کرے سو ہر کسیکو چاہئے کہ باپ دادا کی چال چلن جو
موافق مرضی اللہ کی ہو اوسپر چلین اور جو مخالف ہو اوسکو چھوڑ دین اور کیا

خوب کہا ہی کسی شاعر نی بیت لینک لینک گاڑی چلی لینکین چلین لیوت تینون لینک نہ چالتی سُور اسنگہہ سپوت ۞ اور خود تمہاری شاسترون سی ثابت ہی کہ جو باپ دادا کا مذہب بُرا ہو اوسکا چھوڑنا ضرور ہی چنانچہ بقول تمہاری ہرن کسّب کا یہہ مذہب تہا کہ وہ بدبخت اپنی آپ کو خدا کہلاتا تہا اور پرہلاد اوسکی بیٹی اوسکی مذہب کو بُرا جانکر چھوڑ دیا ہرن کسّب کا مذہب خود پرستی تہا پرہلاد کا مذہب خدا پرستی ہوا پہر تمہاری شاسترون مین پرہلاد کی بہت تعریف لکہی ہی اسی سبب سی کہ اوسنی اپنی باپ کا طریق بُرا جانکر چھوڑ دیا اور اگر تم یہہ کہو کہ ہرن کسّب اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جدا جدا تہا اور دین دونونکا ایک ہی تہا سو اسکا جواب یہہ ہی کہ دین کی بدلنی مین بہی تو اعتقاد اور چال چلن کا بدلنا ہوتا ہی اور کچہہ نہین بدلتا سو جیسی پرہلاد نی اپنی باپ کی بُری اعتقاد اور چال چلن کو چھوڑ کر اچھا اعتقاد اور چال چلن اختیار کیا اسیطرح تم بہی برا اعتقاد یعنی اللہ کی سوا اور کی عبادت کو درست جاننا اور بُرا چال چلن یعنی بت پرستی سے چھوڑ کر اچھا اعتقاد یعنی اللہ کو معبود اور رسول کو رہنما جاننا اور اچھی چال چلن یعنی خدا پرستی جیسی نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو اور جو تم یہہ کہو کہ پرہلاد نی ہرن کسّب کا مذہب اسیواسطی چھوڑ دیا کہ ہرن کسّب نی اپنی باپ دادا کا مذہب چھوڑ دیا تہا اور نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تہا اور اصل مین

پرہلادکا وہی مذہب تہا جو اوسکی بزرگونکا تہا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ جیسی
بقول تمہاری ہرن کشب نی اپنی بزرگونکا مذہب یعنی خداپرستی کو چہوڑ
نیا مذہب یعنی خودپرستی اختیار کرلیا تہا اور پرہلاد نی اوسکو برا جانکر چہوڑ
دیا اسیطرح تمہاری باپ دادانی بہی حضرت آدم اور حضرت نوح علی نبینا
وعلیہما السلام اپنی بزرگونکا اصل مذہب یعنی توحید کو چہوڑکر بت پرستی
اختیار کرلی ہی تو تم بہی اونکا مذہب چہوڑکر مذہب قدیمی حضرت آدم اور
حضرت نوح علیہما السلام کا یعنی توحید اختیار کرو اور جو تم یہہ کہو کہ حضرت
آدم ع اور حضرت نوح ع ہماری بزرگ نتہی بلکہ ہم برہما کی اولاد ہین تو
قول تمہارا محض غلط ہی کیونکہ اگر تم برہما کی اولاد ہوتی تو جیسی بقول
تمہاری برہما کی چار مونہہ تہی تمہاری بہی چار مونہہ ہوتی بلکہ تمنی حضرت
شیطان کی تلقین سی آپکو برہما کی اولاد مقرر کیا ہی اور حقیقت مین تم
سب بنی آدم ہین اور جو تم خواہ نخواہ حضرت آدم کی نسل سی باہر ہوکر
برہمادیو کی اولاد بنتی ہو تو اسمین تمکو ایک اور قباحت لازم آویگی
وہ یہہ ہی کہ برہما نی اپنی بیٹی سارستی کو اپنی جورو بنالیا اور تمہاری
نزدیک باپ دادا کی تقلید ضروری ہی تو تمکو بہی ایسا کام کرنا ضروری
اور بعضی ہندو اس خاکسار پر یہہ اعتراض کیا کرتی ہین کہ تونی جو اپنی

باپ دادا کا طریق چھوڑ گیا تیری باپ دادا کی عقل تھی تو ہی بڑا عقلمند
پیدا ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ پرہلاد نی اپنی باپ ہرن کسپ کا طریق چھوڑا
اور شاستروں مین اوسکی تعریف اور ہرن کسپ کی ہجو لکھی ہے
اسمقام مین کہنی والا یون کہہ سکتا ہی کیا ہرن کسپ بیعقل تھا پرہلاد
بڑا عقلمند پیدا ہوا تھا اور اسمقام مین تمہاری دین پر ایک بڑا اعتراض
وارد ہوتا ہی مین نہین جانتا کہ تم اوسکا کیا جواب دوگی اور وہ یہہ ہے
کہ تم لوگ ہرن کسپ دیت کو کیون برا جانتی ہو اور دشٹ یعنی دشمن
خدا کا سمجھتی ہو آخر اسیواسطی کہ وہ بندہ ہو کر خدا کہلایا اب مین کہتا ہون
تمہاری رام چندر اور پرسرام اور کشن وغیرہ یہہ لوگ بہی تو بندہ ہو کر خدا
کہلائی ہین اونکو دشٹ کیون نہین جانتی انکو بہی برا جانو اور انکی متابعت
چہوڑو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو جو
خدا نہین کہلائی بندی کہلائی ہین بلکہ بندہ ہونیکو اپنا شرف سمجھتی ہین
جیسی ہماری کلمہ شہادت سی ظاہر ہی اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
یعنی مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ نہین کوئی معبود برحق سوا
اللہ کی اور گواہی دیتا ہون اسکی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی

اور اوسکی رسول ہین اور جو یہہ کہو کہ رام اور کشن وغیرہ خدا کی اوتار تہی
اسواسطی ہم اونکی متابعت اور پرستش کرتی ہین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ
جیسا ہرنکشب بہوکہہ پیاس نیند موت وغیرہ عوارض بشری مین مبتلا اور محتاج
تہا ایسی ہی رام اور کشن وغیرہ بہی چنانچہ تمہاری شاستر ون سی ثابت ہی
کہ رام چندر کی نی نی کو راون پکڑ لیگیا رام چندر بہت متردد اور عاجز ہوا آخر
ہنومان وغیرہ بندرون کی مدد سی اوسکو چہڑا کر لایا اور کشن کی پیر مین ایک
شکاری کی ہاتہہ سی تیر لگا اوسی زخم کی تکلیف سی مرگیا علی ہذا القیاس تمہاری
معبودونکا عجز اور بندہ ہونا ثابت ہی پہر ان لوگون مین کونسی صفت خدائی
کی ہی کہ ہرنکشب مین نہین ہی اور جو اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین
کہ بعضی مسلمان بہی باپ دادا وغیرہ کی چال اور چلن اگرچہ خلاف شرع کی
ہو نہین چہوڑتی جیسی بیاہون مین سہرا اور کنگنا وغیرہ رسوم باطلہ اور بیاہی
کرنی اور مرنی مین سوم اور چہلم اور چہہ ماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روز
اور مجلس اور محرم اور شب برات وغیرہ کی بدعات اور سوا اسکی جن کامون کی
شرع مین کچہہ اصل نہین بلکہ بعضی مسلمان یہہ کہتی ہین کہ اگرچہ فلانی بات
خلاف شرع کی ہی لیکن ہماری بزرگونکی رسم ہی ہم اوسکو ہرگز نہین چہوڑینگی
کی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین مین یہہ بات درست نہین ہی کہ

اپنی بزرگون کی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہون اوسکو چھوڑین علمای
شرع شریف مین یون آیا ہی کہ جو رسم باپ دادا کی یا اوستاد و مولوی کی
یا پیر مرشد کی یا حاکم اور بادشاہ کی یا کسی اور کی برخلاف شرع شریف کی ہو اوسکو
چھوڑ دینا چاہیی اور جو کوئی بزرگون کی رسم کو شرع شریف پر مقدم جانی
اور شرع کی حکم کو ناپسند کری تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ اسلام سی
خارج اور کافر اور مرتد ہو جاتا ہی کیونکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا
کلمہ پڑھتی ہین یعنی اونکی دین مین ہین کچھ باپ دادا اور اوستاد مولوی
اور پیر مرشد اور حاکم بادشاہ یا کسی اور کا کلمہ نہین پڑھتی بزرگون کی چال
چلن وہی اچھی ہین جو مطابق شرع شریف کی ہون اور جو رسم برخلاف
شرع کی ہو خواہ کسی کی ہو اوسپر چلنا ہرگز درست نہین دین کی امر مین
رسول اللہ کو ہرگز خطا نہین ہوتی اور باپ دادا اوستاد مولوی پیر مرشد
بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو خطا ہونی ممکن ہی اور جو کسی ہندو کو اس تقریر پر
یہہ شبہہ پڑی کہ مسلمان لوگ کلمہ پڑھتی ہین پیغمبر صاحب کا پھر حنفی اور شافعی
اور حنبلی اور مالکی اور قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور
اویسی اور مجددی اور اشعری اور ماتریدی کیون کہلاتی ہین جو ان
بزرگون کی لقب کیون لگاتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہم اپنی انکو

ان بزرگون کی دین مین نہین جانتی یہہ بزرگ بہی پیغمبر صاحب کے
دین میں ہین ہم لوگ بہی پیغمبر صاحب کی دین مین ہین مگر اتنا فرق ہی
کہ بہ نسبت ہماری یہہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کی خوب معنی سمجہتی
ہین اور ان لوگون نی قرآن شریف اور حدیث کی معنی سمجہکر اوس
مسئلی احتیاجی نکالی سو جس مسلمان کو جس بزرگ سی زیادہ حسن ظن
ہوا وہ اوسی سی طریق محمدی کو سیکہنی لگا اور اپنی آپ کو اوسکی طرف
نسبت کرنی لگا اور حقیقت مین سب محمدی ہین اور ہم لوگ ان بزرگون
کی تقلید اسواسطی کرتی ہین کہ حدیث سی مسئلہ نکالنا اور ناسخ اور منسوخ
حدیثون کو دریافت کرنا ہم لوگون کی حوصلہ سی باہر ہی لاچار کیواسطی ہم
تقلید کرتی ہین اور جو شخص خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سی مسئلہ نکال
سکتا ہو اوسکو انکی تقلید ضرور نہین ہی کیونکہ قرآن شریف مین آیا ہی
فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم کو معلوم نہو
سمجہہ والون سی پوچہہ لو اور باوجود اسبات کی پہر جس مسئلہ مین ہمکو
یقین ہو جاوی کہ فلانی امام کا فلانا قول مخالف قرآن یا حدیث کی ہی
تو ہم یہہ گمان کرینگی کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اوس مسئلہ مین
امام کی قول پر ہرگز عمل نکرینگی کیونکہ اللہ اور رسول کی کلام مین خطا

نہین ہوتی اور ون کی کلام مین خطا کا ہونا خیال نہین اور اس چوک
ہوجانی مین امام کا ذرہ بہی قصور نہین اوسکو تو مسئلہ کے پانی مین ثواب
خطا پر بہی ملتا ہی چوک اور خطا ہوجانی اپنی اختیار مین نہین ہوتی اور
ہماری اماموں نی فرمایا ہی کہ اُترکوا قولنا بالحدیث یعنی جو ہمارے
قول تمکو برخلاف حدیث کی معلوم ہوون اونکو چہوڑ دو حدیث پر عمل کرو
غرض بہر حال ہماری دین مین اللہ اور رسول کی حکم کی مخالف خواہ کسیکا
قول ہو اوسکی متابعت درست نہین ہی چنانچہ یہہ بات قرآن شریف سی
ثابت ہی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ
اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی ای ایمان والو تابع ہو ہر شخص کا
کی اور اون لوگون کی جنکا تمپر اختیار ہی یعنی بادشاہ مسلمان
اور پیر مرشد یا اور کسیطرح کا امیر جیسی کہ قوم کا سردار یا چودہری پہر آگی
فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم مین اور ان لوگون مین کسی بات مین
اختلاف پڑی یعنی تم کچھہ کہتی ہو اور یہہ تمہارا امیر اور طرح کہتی ہوون
تو اوس بات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف اگر یقین رکھتی ہو اللہ
پچھلی دن پر یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اوسپر چلیو اگر تمہاری

ان بزرگون کی دین مین نہین جانتی یہہ بزرگ بہی پیغمبر صاحب
دین مین ہین ہم لوگ بہی پیغمبر صاحب کی دین مین ہین ہان اتنا فرق
کہ بہ نسبت ہماری یہہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کی خوب معنی سمجہ
ہین اور ان لوگون نی قرآن شریف اور حدیث کی معنی سمجہکر اوس
مسئلی احتیاجی نکالی سو جس مسلمان کو جس بزرگ سی زیادہ حسن ظن
ہوا وہ اوسی کی طریق محمدی کو سیکہنی لگا اور اپنی آپ کو اوسکی طرف
نسبت کرنی لگا اور حقیقت مین سب محمدی ہین اور ہم لوگ ان بزرگون
تقلید اسواسطی کرتی ہین کہ حدیث سی مسئلہ نکالنا اور ناسخ اور منسوخ
حدیث کو دریافت کرنا ہم لوگون کی حوصلہ سی باہر ہی لاچار کیو اسطی ہم
تقلید کرتی ہین اور جو شخص خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سی مسئلہ نکال
سکتا ہو اوسکو اونکی تقلید ضرور نہین ہی کیونکہ قرآن شریف مین آیاہی
فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم کو معلوم نہ
سمجہہ والون سی پوچہہ لو اور باوجود اس بات کی پہر جس مسئلہ مین ہمکو
یقین ہو جاوی کہ فلانی امام کا فلانا قول مخالف قرآن یا حدیث کی ہی
تو ہم یہہ گمان کرینگی کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اوس مسئلہ مین
امام کی قول پہر ہرگز عمل نکرینگی کیونکہ اللہ اور رسول کی کلام مین خطا

نہیں ہوتی ائمہ دین کی کلام میں خطا کا ہونا محال نہیں اور اس عجب
ہو جاتی ہیں امام کا ذرہ بھی قصور نہیں اوسکو تو ثواب ملنا کہ اٹکی میں اور
خطا پر بھی ملتا ہی چوک اور خطا ہو جاتی اپنی اختیار میں نہیں ہوتی اور
ہمارے اماموں نے فرمایا ہی کہ اُترکُوا قولنا بالحدیث یعنی جو ہمارا
قول تمکو برخلاف حدیث کی معلوم ہوں اوسکو چھوڑ دو حدیث پر عمل کرو
غرض بہرحال ہمارے دین میں اللہ اور رسول کی حکم کی مخالف خواہ کسکا
قول ہو اوسکی متابعت درست نہیں ہی چنانچہ یہہ بات قرآن شریف سی
ثابت ہی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی ای ایمان والو تابع ہو اللہ کی اور رسول
کی اور اون لوگوں کی جنکا تمپر اختیار ہی یعنی بادشاہ مسلمان
اور پیر مرشد یا اور کسطرح کا امیر جیسی کہ قوم کا سردار یا چودھری پھر آگی
فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم میں اور ان لوگوں میں کسی بات میں
اختلاف پڑی یعنی تم کچھ کہتی ہو اور یہہ تمہارا امیر اور طرح کہتی ہوں
تو اوس بات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف اگر یقین رکھتی ہو اللہ اور
پچھلی دن پر یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اوسپر چلو اگر تمہاری

رای کی موافق ہو تو اپنی رای کو سچ جانو اور اگر ان امیرون کی رای
کی موافق ہو تو اونکی رای کو درست جانو غرض ہر صورت اللہ اور رسول کی
حکم کو مقدم رکہو اور پہر آگی یون فرمایا ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيلًا
یعنی یہہ بات بہت نیک ہی اور بہتر تحقیق کرنا ہی اگر اس مقام مین کسیکو یہہ وہم
پڑی کہ دیوان حافظ مین لکہا ہی ے بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان
گوید یعنی اگر پیر کسی کام خلاف شرع کا حکم کری اوسکو ماننا چاہی سو اوسکا
جواب یہہ ہے کہ اول تو اس قول کا مطلب کچہہ اور ہی ہی معنی ظاہری مراد نہین
دوسری دیوان حافظ ہماری دین کی کتاب نہین کہ جسکی سند پکڑی جاوی
اور ایک قاعدہ ٹہر رہا ہی کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچہہ عبارت برخلاف
شریعت کی معلوم ہو تو اوسکی تاویل صحیح کرکی اوسکی معنی موافق شرع شریف
کی درست کی جاتی ہین یا یہہ گمان ہوتا ہے کہ اسکی معنی جو اوس بزرگ کی مراد ہین ہمارے
سمجہہ مین نہین آئے لیکن اسکی ظاہری معنی کہ مخالف شرع معلوم ہوتی ہین قبول
نہین کی جاتی یا یہہ گمان کیا جاتا ہی کہ یہہ کلام اوس بزرگ کا نہین کسی
بد مذہب نی کہکر اوسکی ذمہ لگا دیا ہی چنانچہ یہہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہی
کہ بہت سے حدیثین لوگون نی آپ بنا کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نام منسوب کر دین
ہین اور یا یہہ کہ یہہ کلام غلبہ حال اور بیہوشی مین اوس بزرگ سی صادر ہوا ہو

بیہوشی کی حالت پر اللہ تعالی بہی نہین پکڑتا اور ایسی حالت کا کلام قابل
سند کی نہین ہوتا اور یا یہہ کہ کسیوقت مین اوس بزرگ نی اس قول
سی رجوع اور توبہ کرلی ہوگی غرض بہر صورت برخلاف شرع شریف کے
کسیکی قول کی سند نہین پکڑی جاتی اور بری شاعرونکا ذکر اللہ تعالے
نی قرآن شریف مین یون فرمایا ہی وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ
یعنی شاعرون کی بات پر وہی چلتی ہین جو بیراہ ہین چنانچہ اس زمانہ مین
بعضی اشعار اور عبارات ایسی ہی بیراہی کی ہین کہ جنکی ظاہر معنی کفر کی
ہین جیسی کہ یہہ اشعار ؎ ہم عشق کی بندی ہین مذہب سی نہین واقف
گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا * ؎ ہوئی ہم بت کی بندی ہر شخص کافر کہا
کرتی ہین * حرم کی رہنی والو تم سی عشق اللہ کرتی ہین ؎ دنیا مین جو لگا
جو طلبگار نہوگا * محشر مین خدا کا اوسی دیدار نہوگا * ؎ شخصی آمد کہ من رسولم
گفتا تو برو کہ من خدایم * ؎ چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال * کہ من از
خدا بیش بودم دو سال * ؎ راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک * ترک دنیا
ترک عقبی ترک مولی ترک ترک * ؎ کوئی جانان سی خاک لائینگی ہم *
اپنا کعبہ نیا بنائینگی ہم ؎ پہلی ہوئی ہر پیری سر سی ٹلی بلا ہی * ایکا
ابہی کرگئی جو تیا گئی مٹا ہی * ؎ پہلی نرگ سو رگ فرمایا * گو رلی آواگون

یعنے خدا ای ۱۲ = بہشت ۱۲ = مرشد ۱۲

مٹایا۔ ایسی کو برتن مین وار دن پر یہہ باوردن پر گورنہ بسار ون و
اور کسینی جہوٹ اور زنا اور فسق کی قصونکو مزہ دار بنادیا جیسی کہ بدر منیر اور
بہار دانش کی بعضی مقام اور کسینی لوگونکو گناہ پر دلیری دلائی جیسی کہ
شعر ؎ یہہ حسن و جوانی یہہ جوش و خروش ❊ غفور است ایمرد تو ساغر نوش
اور کسینی بزرگونکی ہجو کہہ ڈالی جیسی شیعون کی تبرّی اور رفیع السودا وغیرہ
شاعرون کی بنائی ہوئین ہجوین اور کسینی القاب و آداب مین بہت زیادتی
کی لوگونکو لکہنی لگی قبلہ و کعبہ بندگی پرستش کی سجدات عبودیت وغیرہ اور کسیکی
کلام سی فرشتون کی حقارت نکلی جیسی کہ یہہ شعر ؎ جو دیکہی وہ انگیا جو آ
نکلا ــــــــــمنہ ملی ہاتہہ ملی اختیار ❊ اور سوای اسکی اور بہت اقسام بری
شعر مسائل ہین کہ ہم ایسی کلامونکو بہت بدجانتی ہین اور اونکی پڑہنی سننی کو
سبب خرابی دین کا سمجہتی ہین لیکن بسبب احتمال توبہ کرلینیکی صاحبان کلام کو
برائی سی یاد نہین کرتی اور اگر کوئی یہہ کہی کہ حضرت مولانا روم نی بموجب
حکم اپنی مرشد یعنی حضرت شمس تبریز کی شراب کا باسن اوٹہالائی مرشد نی
کہا ہمکو معشوق چاہئی تو اپنی بیوی کو لی آئی مرشد نی کہا ہمکو نازنین لڑکا
چاہئی تو اپنی بیٹی کو حاضر کیا مرشد نی کہا ہم تیرا حسن عقیدت اور رسوخ
آزماتی تہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی حکایات محض غلط اور جہوٹ اور

مفسدون کی بناوٹ ہوئی ہین اور جو کسی کتاب مین ہی لکھی ہون توکسی
بیدین کی ملائی ہوئی یا مصنف کی عدم تحقیق سی ہوئی ہین چنانچہ لوگون نی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سی جہوٹ باندہی ہین اگر کسی ولی پر
باندہا تو کیا عجب ہی ایسی حکایات سی ہمارے دین پر اعتراض نہین آتا اور اگر
حقیقت مین کسی بزرگ سی کوئی کام خلاف شرع ثابت بہی ہو جاوی تو وہی
احتمالات کہ اوپر ذکر ہو چکی وہان بہی جاری ہو سکتی ہین غرض کہ ہمارے دین
مین اللہ اور رسول کی برخلاف کسی کو حکم کرنا اور کسیکا حکم ماننا اور کسیکی قول
وفعل کو سند پکڑنا درست نہین نہ اوستاد کا نہ پیر کا نہ کسی اور کا اور جو کوئی
اللہ اور رسول کی حکم کی مقابلہ مین کسیکی حکم کو پسند کری وہ شخص کافر اور
مرتد اور دین اسلام سی خارج ہی اور بعضی کہا کرتی ہین کہ ہندو مسلمان
مین کیا فرق ہی خدا نی ایک حد بنادی ہی سو اپنی حد پر قایم رہنا چاہئی سو
اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہندو مسلمان مین زمین اور آسمان کا فرق ہی چنانچہ
اس کتاب مین بہت بیان اس فرق کا آیا ہی اور یہہ حد تمنی آپ ہی مقرر
کرلی ہی کچہہ خدا نی تمکو یہہ حکم نہین دیا کہ اس حد پر قایم رہو ہا تو بتلاؤ کہ تمکو
خدا نی کسکی زبان سی حکم دیا ہی اور اگر اس حکم مین اپنی بزرگون کی سند
پکڑتی ہو سو انکی زبانکا کچہہ اعتبار نہین کیونکہ وہ لوگ بقول تمہاری ناسخ

اورکا ذب اور بندہ نفس کی تہی چنانچہ پہلی سی معلوم ہوچکا ہی ہان دین اسلام قبول کرکی اس حدپر قایم ہونا چاہی کہ اسکی رہنما یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہین جنسی کبہی مخالف مرضی خدا تعالی کی کوی قول فعل خلق ظاہر نہین ہوا

باب دوسرا بیچ بیان عبادات کی اسباب مین چہہ فصلین ہین

فصل پہلی بیچ بیان دور کرنی نجاست کی

ہماری نزدیک نجاست کئی قسم پر ہی ایک ناپاک ہونا دل کا ساتہہ بری اعتقاد اور بری اخلاق کی اور دلیر ہونا گناہو نپر سو یہہ ناپاکی سب ناپاکیون سی سخت تر ہی اور اسکی دور کرنیکی تدبیر یہہ ہی کہ اول اعتقاد اپنا سنواری اور بری اعتقادون سی بچی چنانچہ اعتقاد کی بیان مین بہت کتابین ہین اونسی دریافت کری اور مختصر اعتقادیات کا بیان اس کتاب کی پہلی باب مین ہولیا ہی اوسپر اپنا اعتقاد جماوی اور اوسکی خلاف سی بچی اور پہر بری اخلاق اور گناہو نسی بچی چنانچہ اسبات کا بیان کیمیاء سعادت اور احیاء العلوم اور دوسری کتابون سلوک اور وعظ مین مفصل لکہا ہی وہان سی دریافت کری دوسری ناپاک ہونا بدن اور کپڑی غیرہ کا چنانچہ اسمقام مین ہمکو اسی ناپاکی کی دور کرنی کی تدبیر کا بیان کرنا منظور ہی سو ہماری نزدیک ناپاکی دو طور پر ہی ایک حقیقی دوسری حکمی نجاست حقیقی جیسی گوہ پیشاب لید گوبر لہو پیپ کتا سور وغیرہ سو اگر اسطرح کی

نجاست کی لگنی سی کوئی چیز پاک ناپاک ہوجاوی تو اوسکی پاک کرنیکا
یہہ طور ہی کہ اوس چیز کو خوب ملکر پانی وغیرہ سی دہو ڈالین یہانتک
کہ نجاست باقی نرہی اور بعضی چیزین رگڑنی سی بہی پاک ہوجاتی ہین
جیسی تلوار اور تانبی وغیرہ کی برتن اور آئنہ وغیرہ کیونکہ ان چیزونکا جسم
سخت ہی مسام دار نہین ہو اسطی نجاست انکی جسم مین سیرا نہین کرتی اور
دہونا اور نچوڑنا ضرور نہو بلکہ رگڑنی ہی سی نجاست دور ہوتی ہی اور جو ناپاک
چیز آگ مین جلکر راکہہ ہوجاوی یا نمک مین ملکر نمک ہوجاوی یا زمین مین ملکر مٹی
ہوجاوی یا اور طرحسی اوسکی ماہیت بدل جاوی تو وہ بہی پاک ہوجاتی ہی اور زمین
دیوار یا درخت یا جو چیز کہ زمین مین گڑی ہوئی ہو بعد خشک ہونیکی پاک ہوجاتی
ہی جبکہ نجاست کا اثر باقی نرہی اور سوای اسکی اور مسایل جزئی اسکی فقہ کی
کتابونمین موجود ہین اور نجاست حکمی یہہ ہی کہ مثلا کسی کی منی شہوتکی ساتہہ
یا سوتی مین منی نکلی یا جماع کری خواہ منی نکلی یا نہ نکلی تو اوس قسم کی پلیدی کو
جنابت کہتی ہین اور کسی عورت کی رحم سی بعادت معہودہ لہو جاری ہو تو اسکو
حیض کہتی ہین اور کوئی عورت بچہ جنی اور اوسکی اندر سی لہو نکلی تو اوسکو نفاس کہتی
ہین سو جنابت کی ناپاکی ساری بدن کی دہونی سی دور ہوتی ہی اور حدث کی
ناپاکی وضو کرنی سی جاتی رہتی ہی اور جب حیض اور نفاس کا خون خشک ہو اور سو

عورت غسل کرلی تو یہہ نجاست باقی رہتی ہی پر اس حکمی نجاست سی پہہ
آدمی کا بدن نجس نہین ہوتا جو کسی چیز مین ڈالنی سی یا اوسکی پسینی سی کوئی
چیز ناپاک ہوجاوی بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہی یعنی اس حالت مین نماز پڑہنی
اور بعضی اور کام منع ہوجاتی ہین پہر اس ناپاکی کی دور ہونیکو کچہہ دنون کا گذرنا
شرط نہین ہی بلکہ جب وضو اور غسل کرلیا اوسیوقت جنابت اور حدث رفع ہوا
اور جب حیض اور نفاس خشک ہوا اور غسل کیا ناپاکی دور ہوئی اور اگر حیض
دس دن سی زیادہ اور نفاس چالیس دن سی زیادہ رہی تو یہہ حیض اور نفاس
نہین بلکہ یہہ ایک اور بیماری ہی جسکا نام استحاضہ ہی تو اس حالت مین غسل کرکے
نماز درست ہی اور ہندون کی دین مین بہی ظاہری ناپاکی دو طور پر معلوم ہوتی
ہی ایک حقیقی دوسری حکمی ناپاکی حقیقی کئی قسم پر ہی ایک قسم جیسی گوہ موت
وغیرہ اگر ایسی چیز کپڑی وغیرہ کو لگ جاوی تو پانی سی دہوتی ہین اور بدن کو
لگ جاوی تو مٹی لگاکر پانی سی دہودین اور کانسی یا پیتل کی برتن کو لگ جاوی
تو اوسکو آگ سی چہواکر اور مٹی لگاکر پانی سی دہودین دوسری قسم جیسی ہندو کا
مونہہ جو کانسی کی باسن کو لگ جاوی تو راکہہ ملکر دہودین اور چاندی یا سونی کی
برتن کو لگ جاوی تو صرف پانی سی دہونا کفایت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سونی کی
برتن ہوا سی پاک ہوجاتا ہی اور جب کسی غیر قوم کا مونہہ انکی برتن کو لگ جاوی

تو آگ اور مٹی دونونکو لگاکر دہووین سبحان اللہ آدمی اشرف المخلوقات جسکو سجدہ
نر نارائن اپنی دیہہ جانتی ہین اوسکا موہنہ جس سی کہانا کہایا جاوی اور اللہ کا نام لیا
جاوی اوسکو ناپاک جانتی ہین اور گہوڑی کا موہنہ اور گای کا گوبر اور پیشاب
پاک جانتی ہین تیسری قسم یہہ کہ کپڑا جب بدن سی اوترا ہی اوسکو ناپاک
جانتی ہین یعنی بدون پاک کئی اوس کپڑی سی عبادت کرنی درست نہین
گنتی اور اوسکو پاک یون کرتی ہین کہ کپڑا اگر سفید اور سوت کا ہی تو پانی مین
دہوتی ہین اور اگر رنگدار ہی تو بقول انکی پانی کا چہینٹا دینی سی پاک ہوجاتا
اور ریشمی کپڑا ہوا لگنی سی اور ریشمی سورج کی سامنی ہونی سی پاک ہوتا ہی
چوتہی قسم جو زمین کو پاک کرنا ہو تو گای کا گوبر یا نرا پانی ملکر زمین کو پاک جانتی
ہین اور جو کوئی جا ضرور سی باہر آدمی اوسکی لئی شاستر یون کہتا ہی کہ اول
بائین ہاتہہ کی سیدہی طرف کی اونگلیان دس بار مٹی اور پانی سی دہو
وین اور پہر اوسی ہاتہہ کی پیٹہہ دش بار دہووین اسیطرح اور پہر دونون
ہاتہون کو آپسمین ملا ملا کر سات بار مٹی اور پانی سی دہووین پہر بارہ کلیان
کرین تب کہین پاک ہون اور نجاست حکمی انکی نزدیک یہہ ہی کہ جب آدمی
رات کو سو کر فجر کو اوٹہا ناپاک ہوا بدون غسل کئی عبادت نکری اور کہانا کہاوی
اور جب آسن یعنی عبادت کی جگہہ سی اوٹہہ کر اور جگہہ گیا ناپاک ہوا ہاتہہ پانو

دہووی گائی کری تب عبادت کری اور جب کسی عورت کو حیض آیا اوسکا
تمام بدن ناپاکی حقیقی سی ناپاک ہوگیا یہانتک کہ اوسکا سوکہا ہاتہہ بہی
کپڑی اور برتن کو چہونی نہین دیتی جب بعد چہہ دن کی غسل کری تب
پاک ہوی یہان عقل حیران ہی کہ لہو نکلا ایک مکانسی سارا بدن کسطرح ناپاک
ہوا اور جب کسی عورت نی بچا جنا ناپاک ہوئی بلکہ سارا بدن اوسکا بہ نجاست حقیقی
ناپاک ہوا بلکہ ساری قوم اسکی سب مرد اور عورت ناپاک ہوگئی اور جو کسی
اوسکی قوم کی کسی اور شہر مین یا سفر مین ہین جب کسیکو یہہ خبر پہنچی سب
ناپاک ہوگئی اس پلیدی کا نام سوتک ہی پہر ان پلیدونکو سندہیا یعنی برزخ
کی عبادت جو مشہور ہی اور ترپن یعنی مری ہوئی بزرگونکو پانی دینا درست
نہین ہوتا اور انکی ہاتہہ کا پانی اور قوم والی نہین پیتی پہر اس عورت جنی
والیکا بدن چالیس دن کی پیچہی پاک ہوتا ہی غسل کری اور اپنی تمام سر کو
گائی کی گوبر اور پیشاب سی دہووی اور گائی کا گوبر اور پیشاب پیوی اور اوسکی
قوم کی لوگ اسطرحسی پاک ہوتی ہین کہ اگر وہ برہمن ہین تو گیارہوین دن پاک
ہوتی ہین اسطور پر کہ نیا زنار بدلین اور گنگا جل پیوین اور جو گوموت پیوین
تو بہت ہی صفائی حاصل ہو اور جو کہتری ہین تو تیرہون دن بعد پاک
ہوتی ہین اور جو بیس یعنی بنیی وغیرہ ہووین تو پندرہ دن پیچہی پاک ہوتی

ہین اور جو شودر یعنی بخار لوہار وغیرہ ہین تو تین دن کی بعد پاک ہوتی
ہین اور سوتک کی دنونمین مٹی کی برتن جو استعمال مین آتی ہین پہر اونکو
اوتار دیتی ہین یہہ عجب بات ہی کہ ایک عورت نی بچا جنا تمام قوم ناپاک
ہوگئی اور عجب تر یہہ کہ ناپاکی خبر کی ساتہہ دوڑی اور پہر پاک ہوئی تو یون
ہوئی کہ کوئی قوم گیارہ دن مین کوئی تیرہ دن مین کوئی پندرہ دن مین
کوئی تیس دن مین اور انکی ناپاکی بہی بڑی عقلمندی ہی کہ ہر قوم مین بموجب
شرافت اور رذالت اونکی کی رہتی ہی اور جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو اسیطرح
سی تمام قوم اوسکی بہی ناپاک ہوجاتی ہی اس ناپاکی کا نام پاتک ہی اور
اکثر احکام اس ناپاکی کی یعنی پاتک کی اور پہر پاک ہونی ہر قوم کی ویسی
ہین جیسی سوتک مین بیان ہوئی کچہہ تہوڑا سا کسی حکم مین فرق بہی ہی
اور جنازہ کی ساتہہ جتنی آدمی جاتی ہین اگرچہ غیر قوم کی ہون ناپاک ہوجاتی
ہین نہاوین اور کپڑونکو پاک کرین پناہ خدا کی ایسی ناپاکی سی کہ اپنی قوم
کو ناپاک کری اور قومون تک پہنچی اور ایک قسم انکی ناپاکی کی اور ہی کہ
کسی چمار یا چوہڑی یا حائض اور نفسا اور مرتکب کبیرہ گناہ اور مردہ اور کتا
اور گدہا اور بلی اور کوا اور مرغ اور خوجہ کا بدن انکی عضو سی لگ جاوی تو
انکا تمام بدن کپڑون سمیت ناپاک ہوجاوی کپڑون سمیت نہاوین تو

تو پاک ہو دین اس ناپاکی کو مین نہ حقیقی کہہ سکون نہ حکمی کچھہ عقل کا فرق نہین
کرتی اور علی ہذا القیاس جب کوئی ہندو کہانا کہاتا ہی تو بموجب حکم شاستر کی
زمین کو گوبر وغیرہ سی ناپاک کر کی سوای دہوتی کی اور کپڑی سبکو اوتار کی
کہانا کہاتا ہی پہر اوسکی ردی کہاتی ہوئی اگرچہ اوسکا سگا بہائی باہر سی
آکر اوسکی چونکی مین کپڑون سمیت چلا جاوی تو اوسکا چونکا بہرشٹ یعنی ناپاک
ہوجاوی اور اوس طعام کا کہانا اوسپر نادرست ہوجاوی دیکہو یہان ناپاکی
کی کیسی تاثیر ہوئی کہ صرف چونکی مین پیر دہرنی سی یا ہاتہہ لگانی سی سب کچھہ
ناپاک ہوگیا اور انگرکہہ اور پگڑی اور چادر کہ اوپر کی بدن مین ہوتی ہین اونکو
ناپاک سمجھکر کہانی کیوقت اوتار دیتی ہین اور دہوتی کہ نیچی کی بدن مین ہوتی
ہی اور دو مخرج نجاست کی اوسمین ہوتی ہین اسواسطی اکثر اوقات دہوتی
کی پلید ہونیکا احتمال ہوتا ہی اور زمین سی بہی اگر پیشاب یا پلیدیکا چہینٹا پڑی
تو بہ نسبت اور کپڑون کی دہوتی پر پڑنی کا احتمال زیادہ ہوتا ہی کیونکہ
دہوتی زمین سی نزدیک ہوتی ہی سو اوس دہوتی کو پگڑی اور انگرکہی
اور چادر سی زیادہ پاک سمجہتی ہین

فصل دوسری نماز کی بیان مین

ہماری اوپر رات اور دن مین ایک عبادت خدای تعالی نی فرض کی ہی
جسکا نام صلوۃ ہی پانچ وقت اوسکی مشہور ہین اور نماز ایسی چیز ہی جسمین

دل اور زبان اور تمام بدن سی اسد کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی و
یہہ خیال رکہنا کہ اسد مجہکو دیکہتا ہی اور لفظون کی معنی سمجہہ کر اسد کی تعظیم دل مین
بٹہانی اور اوسکی عذاب سی ڈرنا اور رحمت کا امیدوار ہونا اور زبان سی اسد کی بزرگی
اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارہ پن بیان کرنی اور اسد سی دعا مانگنی اور بدن سی اسد کے
تعظیم مین ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہونا اور اول مین دونون کانون تک ہاتہہ اوٹہانی اس
لحاظ سی کہ مین سوای اسد کے سب چیز سی ہاتہہ اوٹہایا اور پہر اسد کے تعظیم مین جہک کر رکوع کرنا
پہر ناک اور ماتہا کہ ساری بدن سی اونچا ہی اسد کی تعظیم مین زمین پر رکہدینا پہر اسد کے
تعظیم مین دوزانو بیٹہنا دیکہو نماز مین کتنی کام تعظیم کی جمع ہین سو ہماری دین مین یہہ سب
کام سوای اسد کی اور کی تعظیم مین کرنی روا نہین اور موجب بندون کی دین کے
دن اور رات مین ایک عبادت فرض ہی اوسکا نام سندہیا ہی وقت اوسکی تین ہین پرات کال
یعنی صبح کا وقت مدہیان یعنی دن کی بیچ ساین کال یعنی شام کا وقت اور سندہیا مین
چیز ہی جسمین دل سی تو برہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی
یعنی آنکہین اور ناک بند کر کی اونکی صورت کا دہیان کرنا بشن کی تصویر کو اپنی
ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتہہ ایک ہاتہہ مین سنکہہ ایک ہاتہہ مین چکر ایک
ہاتہہ مین گرز اور برہما کی صورت کو اپنی سینہ مین دہیان کرنا سرخ پوشاک چار مونہہ کنول
کی پہول مین بیٹہا ہوا اور مہادیو کی صورت کو اپنی دماغ مین خیال کرنا ہین

آنکہین پانچ موہنہ سفید پوشاک ماتہی پر تیکا اور زبانسی گایتری کا جاپ
کرنا اور سوای اسکی اور منتر بہی پرہنی اور بدن سی آفتاب کی تعظیم مین
مصروف رہنا صبح کی سندیا مین مشرق کیطرف موہنہ کرکی کہڑی ہونا
اور دونو ہاتہہ بطور دعاکی اوٹہانی اور دن کی سندیا مین کہ آفتاب
اونچا ہونا کہڑی ہوکر دونون ہاتہہ اونچی کرنی اور شام کی سندیا مین مغرب
کیطرف موہنہ کرکی کہڑی ہونا اور دونو ہاتہہ دعاکی طور پر اوٹہانی اور اس
سندیا مین کہ ہندونکی دین مین اس سی زیادہ کوئی عبادت نہین ہی
اللہ صاحب کا نام بہی نہین اور گایتری کا پڑہنا انکی نزدیک بڑا ثواب ہی بلکہ
تمام ہندونکا اتفاق ہی اسبات پر کہ گایتری کی برابر اور کوئی منتر نہین ہی
اور اسکو مول منتر یعنی اصل منتر جانتی ہین اور کہتی ہین کہ اگر کوئی برہمن
اکیلا بیٹہکر ہزار بار گایتری کا جپ کری تو وہ کبیرہ گناہ سی ایسا پاک ہوجاتا ہے
جیسی سانپ اپنی کینچلی سی جدا ہوجاتا ہی اور جانتی ہین کہ ایسا کوئی کام
نہین ہی کہ گایتری کی طفیل سی نہوسکی اور اتنا مبالغہ کرتی ہین کہ برہما
اور وشن اور شب اور بید گایتری سی ہوئی ہین اور منوشاستر مین لکہا ہے
کہ پنڈت گایتری کی پڑہنی سی بیشک مکت حاصل کرتا ہی اگرچہ اور کام
اپنی مذہب کی نکری اور سورج نارائن آپ تنتر مین لکہا ہی کہ جو کوئی سوج

کی سامنی بیٹھہ کر گایتری پڑہتا ہی اوسکی دل کا خوف جاتا رہتا ہی اور مصیبت
دور ہو جاتی ہی اور اوس شخص کو حرام کہانا اور بُری صحبت مین بیٹھنا ہی
ضرر نہین کرتا اور اسکندہ پُران مین لکہا ہی کہ بیدین گایتری سی زیادہ کو
چیز نہین اور کوئی منتر اوسکی برابر نہین جیسی کوئی شہر کاشی کی برابر نہین
اور گایتری بید اور برہمنون کی ماہی اور وہ اپنی پڑہنی والونکی حفاظت کر
ہی سو جس گایتری کا اتنا وصف ہی وہ یہہ ہی اُون بہوُر بہوہ سُوہ تت
سَبِتُر بَرِنیا بہرگو دیوسی دہی مہی دہی یو یونہ پرچودیات

ओँ भूर्भुवः स्वः तत सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धी
मही धीयो योनः परचोदयते ॥

اور اسکی معنی یہہ ہین گایتری کی ابتدا مین کہ لفظ اُون کا ہی یہہ لفظ تو ہر منتر کی
ابتدا مین ہوا کرتا ہی اور بید کی ابتدا مین آیا ہی اور یہہ لفظ مرکب بنا ہی حرفون
سی ایک اکار یعنی الف مفتوح دوسرا اُکار یعنی الف مضموم تیسرا آدہا مکار یعنی آدہا
میم اور اکار نام ہی بشن کا اور اُکار نام ہی مہادیو کا اور مکار نام ہی شکتی یعنی
دیوی کا پہر دوسرا لفظ ہی بہوُر اسکی معنی ہین زمین پہر تیسرا لفظ ہی بہوہ
اسکی معنی اکاش چوتہا لفظ ہی سُوہ اسکی معنی ہین سُرگ اور سوا ہی ان چار
لفظون کی باقی جتنی عبارت گایتری کی ہی اوسکی یہہ معنی ہین کہ ہم سورج

کی بڑی روشنی پر بیان کرتی ہین وہ ہماری دلکی رہنمائی کرتی آپ
دیکہی کہ جس گایتری کی تعریف مین ہندؤنکی یہان اتنی دہوم دہام ہی
اور اوسکو ایسا چہپا کر رکہتی ہین کہ سوای باہمن اور کہتری کی اورکو
سکہانا درست نہین جانتی اور اونکو بہی ظاہرا نہین پر آہستہ سے
کان مین بتلاتی ہین سنو اوس گایتری کا مضمون ایسا پوچ اور عبث ہی
کہ جس سی سوای گناہ کی کچہہ بہی حاصل نہین اسکی ٹہیک مثل ہی کہ
جیسی ایک چودہری گانوکا زمین دربار لگائی ہوی بیٹہا تہا ایک عورت نی
عورتونی آکر کہا کہ چودہری صاحب مجکو آپ سی خلوت مین کچہہ عرض کرنا
چودہری وہان سی اوٹہہ کر اوسکی بات سننی لگا اوس چودہری نی کہا کہ
مین یہہ عرض کرتی ہون کہ کلکی رات بہت ہی جاڑا ہوا تہا اب اس بات کو
خیال کرنا چاہی کہ اس عورت نی اول اپنی بات کو چہپایا اور جب ظاہر کیا
تو ایسی بات نکلی کہ اوسکا بیان کرنا محض بیفایدہ تہا اور کچہہ لایق چہپانی
کی نہ تہی ف اس مقام مین شاید ہندؤنکی خیال مین آویگا کہ بعضی مسلمان
بہی سوای اللہ کی اورونکی نام کی نماز پڑہتی ہین جیسی بعضی جاہل کہتی
ہین کہ فرض نماز اللہ کی ہی اور سنت رسول اللہ کی اور بعضی عورتین حضرت
بی بی فاطمہ کی نام کی نماز پڑہتی ہین اور بعضی لوگ صلوات الخلوات یعنی ضرب لا

پڑہتی ہین یعنی گیارہ قدم بغداد کیطرف موںہہ کرکی چلتی ہین اور اسمین
حضرت پیر صاحب کا نام لیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ سنت سے رسول اللہ
سی مراد ہی متابعت رسول اللہ کی یعنی حضرت رسول محمد صلی اللہ علیہ
والہ وسلم بھی یہہ نماز پڑہتی تہی اور فرض اور سنت مین فرق اتنا ہی کہ
جو شخص فرض نہ ادا کری مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہی اور اگر فرض کا
انکار کری تو کافر ہوتا ہی اور جو سنت نہ ادا کری تو لایق جھڑکی اور ملامت
کی ہوتا ہی بیچ میدان قیامت کی اور فرض اور سنت سب اللہ ہی کی نماز ہی
اگر کوئی شخص سنتین پڑہتا ہوا یہہ سمجھی کہ مین رسول اللہ کی بندگی کرتا
ہون تو وہ شخص مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہی ہو گیا اور بی بی فاطمہ کی
تعظیم مین جو کوئی نماز پڑہی وہ بھی مشرک ہی ہان اگر اللہ کی نماز نفل پڑہکر
اوسکا ثواب حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
یا کسی اور بزرگ کی روح کو بھیجدی تو مضایقہ نہین اور جو لوگ کہ صلوات
المخلوات پڑہتی ہین نماز تو قبلہ ہی کیطرف موںہہ کرکی اللہ کی نام کی پڑہتی
ہین لیکن اپنی دانست مین حضرت محبوب سبحانی کی تعظیم مین بغداد کی
طرف کئی قدم چلتی ہین یا اس فعل کو رقیہ یعنی عملیات مین سی جانتی
ہین لیکن ہماری دین مین اسبات کی کچہہ اصل نہین ایک رسم بدعت

ہی چنانچہ حضرت نظام الدین اولیاء کی وقت مین علمانی ایک فتوی
اس فعل کی رد مین لکھا تہا اور اس زمانہ مین ایک فتوی جناب سند الفقہا
مفتی محمد صدر الدین صاحب دہلوی نی اس فعل کی حرام ہونی پر لکھا ہی
اور اوسپر علمای دہلی اور سہارنپور اور لودہیانہ اور کوٹ رای اور لاہور اور
قصور اور امرت سر وغیرہ نی مہرین کین ہین غرض بہر صورت ہماری دین مین
اللہ کی سوای اور کو معبود پکڑنا اور بیت اللہ کی سوای اور کو قبلہ عبادت کا
ٹہرانا درست نہین **فصل تیسری بیچ بیان روزی کی** ہماری
دین مین روزہ کہتی ہین اسکام کو کہ صبح صادق سی آفتاب کی غروب
ہونی تک اللہ کی تعظیم مین کہانی اور پینی اور جماع کرنی سی بندہ رہیا اور
رات کو قوت حلال سی جو ملی سو کہالین تمام برس مین ایک مہینا رمضان کی
روزہ رکہنی فرض یعنی نہایت ضرور ہین جو کوئی رکہی تو ثواب پاوی
اور نہین تو سخت گنہگار ہوا اور منکر اوسکا کافر ہی اور سوای اسکی اور روزہ
نفل ہین کوئی رکہی تو ثواب پاوی نہین تو کچہہ گنہگار نہوگا اور روزہ بڑی
عبادت ہی اور سوای اللہ کی اور کی نام کا روزہ رکہنا کفر ہی اور ہندو اپنی
معبودون اور بتون کی نام پر روزہ رکہتی ہین اور اوسکو برت کہتی ہین جیسا
اکادسی یعنی گیارہوین تاریخ کا برت وشن کی نام کا رکہتی ہین چودس کو

مہادیو کا منگل کی دن ہنومان کا اتوار کو سورج کا ہفتہ کی دن سنیچر یعنی
زحل کا بہادون کی اشٹمی کو کشن کا برت رکہتی ہین کاتک کی اماوس یعنی
دیوالی کو لچہمی کا چیت اور آسوج کی نوراتون مین دیوی کی برت رکہتی
ہین اور بعضی عورتین کا لکا کا برت رکہتی ہین علی ہذا القیاس اور معبودون کی
نام پر رکہتی ہین اور بعضی غذا مین اناج وغیرہ کی کہا اور دنون مین کہانے
درست جانتی ہین بعضی برتو نمین اونکا کہانا حرام سمجھتی ہین اور بعضی برتون
مین رات اور دن کو بہی کچہہ نہین کہاتی بعضی ونمین کہاتی ہین رات کو
بہی کچہہ تہوڑا سا کہالیتی ہین غرض کہ اللہ کی نام کا برت اونکی دین مین
کوئی نہین معلوم ہوتا ہے وہ اون ہی کی نام کی ہین اور اگر اس مقام مین ہندؤنکو
شبہہ پڑی کہ بعضی مسلمان مخدوم جہانیان کی نام کا روزہ رکہتی ہین
اور بعضی حضرت مرتضی علی کی نام کا اور بعضی عورتین سید سلطان اور
علی بی مراد اور غرض کی نام کا روزہ رکہتی ہین اور بعضی عورتین جہگری کا
برت رکہتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی لوگ گمراہ اور خلاف شرع
ہین اونکی ایسی افعال سی ہماری دین پر اعتراض نہین آسکتا کیونکہ یہہ
تمام کام ہماری دین مین درست نہین ہین اور جو کوئی مرد یا عورت
مسلمان سوای اللہ کی اور کی تعظیم مین نماز یا روزہ وغیرہ عبادت کری

دو شتمن شرک ہی فصل چوتھی بیچ بیان صدقہ کی جاننا چاہیے کہ عبادت دو قسم پر ہی بدنی اور مالی بدنی وہ جو بدن سی کیجاوی جیسی نماز اور روزہ وغیرہ اور مالی وہ جو مال سی ادا ہو یعنی اپنی مال مین سی کچہہ ایک مال اللہ کی نام پر لگا لینا جیسی مال کی زکوٰۃ فرض ہی اہل نصاب پر اور منکر اوسکا کافر ہی اور صدقہ عید الفطر کا اور قربانی عید الضحی کی واجب ہی اہل توفیق پر اور سوائی انکی اور صدقات نفلی وغیرہ سو یہہ ہر قسم کی عبادت ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل کرنیکو کرتی ہین اور اللہ ہی سی امید رکہتی ہین کہ ان کامون کی کرنی سی اللہ تعالی ہمسی خوش ہوگا اور اللہ ہی سی ڈرتی ہین کہ جو عبادت ضروری ہی اگر ہم ادا نکرینگی تو اللہ خفا ہوگا غرض ہر طرح کی عبادت خواہ مالی ہو خواہ بدنی اللہ ہی کی قربت حاصل کرنیکو اور اللہ ہی سی خوف اور امید رکہکر ہم لوگ کرتی ہین اور ہندو لوگ سوای اللہ کی اوروں کی قربت اور رضا حاصل کرنیکو یا اونسی ڈر کر عبادت بدنی اور مالی کرتی ہین عبادت بدنی جیسی آسن سی پہلی بیان ہو لیا اور عبادت مالی جیسی دیوی کو بکرا زندہ چڑھانا یا جان سی مار دینا اور دیوتاؤن کی نام پر اپنی مال مین سی حصہ لگا لینا اور ہوم کرنا اور دیوتاؤن کی نذر نیاز دینا اور جو کوئی ہندو یہہ کہی کہ بعضی

مسلمان بہی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنی مال مین
سی نکالتی ہین اور بعضی اپنی اولاد کو پیر صاحب کا دسوندہی بنا کر اونکی
قیمت مقرر کرکی اوسکا دسوان حصہ پیر صاحب کی نام پر دیتی ہین اور
بعضی اپنی غلہ مین سی حضرت مرتضی علی کی چونگی نکالتی ہین اور بعضی
کسیکی نام پر اپنا زیور دہو کر رکہہ چہوڑتی ہین اور بعضی لوگ پیرون سی
ڈر کر اور اونسی نفع کی امید رکہکر اونکی نذر نیاز دیتی ہین اور بعضی پیرونکی
نام کی منتین مانتی ہین اور بعضی پیرونکی نام پر جانور ذبح کرتی یا چہوڑ دیتی
ہین بعضی قبرون پر بکرا وغیرہ چڑہاوا چڑہاتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ
لوگ جاہل اور گمراہ ہین اور ان کامون سی ہماری دین مین ایک بہی درست
نہین اور تمہاری دین مین سب درست ہین ہماری دین مین عبادت
خواہ بدنی ہو یا مالی سوای اللہ کی اور سی تقرب حاصل کرنی کو کرنی درست
نہین اور سوای اللہ کی اورون سی امید اور خوف رکہنا اور نفع یا نقصان
سمجہنا درست نہین فصل پانچوین بیچ بیان حج کی ہماری
دین مین ہر مسلمان صاحب توفیق پر جو زادہ خرچ اور سواری رکہتا ہو
اور جنکا نان نفقہ اسکی ذمہ پر فرض ہو اونکو دی سکتا ہو اور راہ کا بہی
امن ہو ایک مرتبہ کعبہ شریفہ کا حج کرنا فرض ہی اور کعبہ ایک مبارک گہر ہی

مکہ معظمہ مین اللہ کا حکم ہی کہ جب کوئی نماز پڑہی کعبہ کیطرف کو مونہہ کرکی
ادا کری اور اوس طرف سی سوا اور طرف کو مونہہ کرکی سجدہ کرنا منع
ہی اور یہہ سجدہ کعبہ اوس گہر کو نہین بلکہ سجدہ اللہ کو ہی اس گہر کیطرف
مونہہ کرکی سجدہ کرنیکا حکم ہی سو اللہ صاحب نی اوس گہر کو مسلمانون
کی لئی قبلہ عبادت کا ٹہرادیا ہی بسبب شرف اور بزرگی اوس گہر کی
پہر ہم مسلمان لوگ وہان جاکر اسکی پاکی بیان کرتی ہین اور اپنی حاجت
اور اوس مبارک گہر کا طواف کرتی ہین اور کعبہ شریفہ کی نزدیک ایک
عرفات میدان ہی عرفہ کی دن وہان جاکر کہڑی ہوتی اور ٹہرتی ہین
اور جو کوئی حج کرتا ہی اس سی پہلی جو اس شخص نی اللہ کی تقصیرات
اور گناہ کئی تہی سو اللہ معاف کردیتا ہی اور سوای خانہ کعبہ کی کسی اور
مکان کو حج کی نیت سی جانا درست نہین بلکہ شرک ہی اور ہندوون کی
زیارتگاہ مختلف ہین اپنی معبودون کی نام پر مقرر کرلئی ہین اونہین مکانون
پر جاتی ہین اور وہان جاکر اپنی معبودون کی عبادت کرتی ہین سو وی
زیارتگاہ سیکڑون ہین جیسی کرکہیتر گنگا جمنا جوالامکہی کانگڑا جنت
پوری منسادیوی آسادیوی بالا سندری جینتی بہدرکالی اشٹ بہوج
بندرابن متہرا دوارکا کاشی جگن ناتہ بدری کدار گیا پہکر ہمانچل اور سوا

آگی اور بہی ہین لیکن ان جگہون مین جانی سی اللہ کی عبادت کا ثواب نہین
لکہتا سچ فرمایا ہی حضرت شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نی ؎ ہر سود و زیان انگشت
زور خویش بنہادہ ٭ وان را کہ بخواند بدر کس ندواند ٭ اور اگر اسمقام مین کوئی شخص
یہہ اعتراض کری کہ مسلمانون کی زیارتگاہ بہی مختلف ہین جن مکانون مین
بزرگون کی قبور ہین جیسی اجمیر سرہند پاک پٹن سندہورہ مکن پور بہرایچ
تہکیہ گہرام پیران کلیر گنگوہ شیخ پورہ برناوہ سنام لکاہم امروہہ وغیرہ
اور دور دور سی مسلمان لوگ حاجتین مانگنی کو ان مکانون پر جاتی ہین
بلکہ پاک پٹن سی تو یہہ اعتقاد رکہتی ہین کہ جو کوئی وہان جاکر ایک دفعہ
جنتی دروازی مین کو نکلجاوی بہشتی ہوجاوی سو ایسی اعتراضون کا
جواب ہم کئی دفعہ دی چکی ہین کہ جاہلون کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا
سو اصل یہہ ہی کہ ہماری دین مین قبرونکی زیارتکا بہت فائدہ لکہا ہی اسطور پرکہ
وہان جاکر اہل قبور سی بطور مسنون سلام کہی[1] اور اپنی اور اونکی لئی اللہ سی بہتری کی
دعا مانگی اور اپنی موت کو یاد کری تاکہ دنیا سی دل سرد ہو اور گناہ سی بچنی لگی اور اگر
کسی بزرگکی قبر کی زیارت کو دور سی قصد کرکی جاوی اس نیت سی کہ اونکی قبر پر اللہ کی رحمت
نازل ہوتی ہوگی مجہی بہی اوس سی برکت حاصل ہو تو مضائقہ نہین اور حضرت خواجہ کائنات
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنی ایسی ہی کہ دسکا بہت ہی ثواب ہی لیکن نیت

[1] السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ ۱۲

حج اور پرستش اور طلب حاجات کی کسی قبر پر جانا درست نہیں بلکہ یہانتک اس بابکا بند وبست ہی کہ کسی قبر کو سجدہ اور طواف کرنا اور بوسہ دینا بہی درست نہیں جتنی کہ قبر پر چراغ جلانا بہی حرام ہی اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور اوسپر عمارت بنانی بہی منع ہی اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہی اوسکی کچہہ اصل نہین ہی بلکہ مجاوران طالب دنیانے یون ہی مشہور کر رکہا ہی یہہ بات ہماری دین مین نہین کہ کسی دروازہ مین کو نکلکر بہشتی ہو جاوی بہشت مین داخل ہونیکا سبب اللہ کا فضل اور ایمان اور نیک اعمال ہین اور ہماری دین مین قطعی یعنی یقینی بہشتی کہنا کسیکو درست نہین مگر اون لوگون کو کہ جنکا بہشتی ہونا قرآن یا حدیث سی ثابت ہوگیا ہی جیسی انبیا علیہم السلام اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور ابوعبیدہ اور سعد اور سعید اور عبدالرحمن اور حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین اور سوای انکی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور اسیطرح قطعی دوزخی کہنا بہی کسیکو درست نہین مگر جنکا دوزخی ہونا قرآن یا حدیث سی ثابت ہوا ہی جیسی شیطان اور دجال اور فرعون اور ابولہب اور ابوجہل وغیرہ پہر جابیکہ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا قطعا ویقینا بہشتی ہونا معلوم نہین تو دروازہ مین کو نکلنی والا کہانسی یقینی بہشتی ہوا اور پاک پٹن کی دروازہ کی

حقیقت یہہ ہی کہ ایکبار حضرت نظام الدین اولیا کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اوس جگہہ پر جہان وہ دروازہ بنا ہوا ہی سو حضرت نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بسبب غلبۂ محبت اور افراط شوق حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسجگہہ سی محبت رکہتی تھی مجاورین کی اپنی پیداواری کی لئی وہان دروازہ بناکر اوسکا نام جنتی دروازہ رکہہ دیا ہی فصل چہٹی مردونکو ثواب پہنچانی مین جاننا چاہی کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہی تو عمل کرنی سی رہ جاتا ہی پہر جو کوئی زندہ اوس مردی کی لئی عمل نیک کردی یعنی کسی مسکین کو کہانا کہلادی یا کپڑا پہنادی یا نقد دیدی یا آپ نماز نفلی یا روزہ نفلی اداکری یا قرآن شریف پڑہ کی یا کوئی اور نیک عمل کرکی اوسکا ثواب مردیکو بخشدی یعنی جو اس عمل کا ثواب اللہ تعالی کی جناب سی اوسکو ملتا سو اوس مردیکو دلادی تو انشاء اللہ تعالی یہہ ثواب مردیکو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہہ عمل اللہ کی خوشنودی کی لئی کیا ہو اور جو دنیا کی نام آوریکو کیا ہی تو کچہہ ثواب نہین ہوتا نہ پہنچانی والی کو نہ مردیکو اور یہہ ثواب پہنچانا دو طور پر ہی ایک یہہ کہ جب کوئی عمل نیک کرنی لگی تو ابتدا مین یون نیت کری کہ مین فلانی شخص کیطرف سی نائب ہوکر یہہ عمل کرتا ہون اور یہہ صورت خاص عبادت مالیہ مین ہی دوسرا یہہ کہ

(حاشیہ: ... اور پہنچانا ...)

جب عبادت کرچکی او سوقت اسد تعالی کی جناب مین دعا کری کہ ای پروردگار اس عمل کا ثواب تو اپنی فضل سی فلانی شخص کو بخشدی اور اس ثواب پہنچانی کیواسطی کوئی دن مقرر نہین ہی جسدن چاہی پہنچا دی لیکن یہہ بھی دن افضل ہین جنکی فضیلت حضرت پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم کی زبان مبارک سی معلوم ہوئی چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کہانا اور کوئی عمل کسی کی لئی خاص نہین ہی بلکہ جو کچہہ بن آوی سو کردی لیکن مال حلال شرط ہی اور یہہ بہی مقرر نہین ہی کہ اس قسم کی کہانیکو فلانی لوگ کہاوین اور فلانی نکہاوین بلکہ ہر کسیکو کہلادینا اور دیدینا درست ہی فقیر اور مفلس اور نالی دار اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور بیمار اور طالب علم اور ایسونکو کہلانا اور دینا بہت ہی اچہا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا حقیقت میں ایک مروت ہی مردونکی ساتہہ کچہہ یہہ نہین کہ اونسی ڈر کر یا اونسی حاجت برآری کی امید رکہکر اونکو ثواب پہنچاوین اور یہہ بہی نہین کہ وہ مردی غیب دان ہین اور ثواب پہنچانی کیوقت ضرور اونکی روح حاضر ہوجاتی ہین بلکہ جہان اونکی روح ہوتی ہی اوسکا ثواب وہین اونکو پہنچ جاتا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا کچہہ فرض اور واجب نہین ہی کہ قرض لیکر بہی کسیکی روح کو ثواب پہنچاوین بلکہ قرض حرج اگر کسیکو ثواب پہنچانا اچہا

بہتر یہہ ہی کہ اپنی جورو بچون کی خرچ سی جو زاید ہو اوسمین سی خیرات
کرکی اوسکا ثواب پہنچاوی اور ثواب پہنچانی کی لئی جو کہانا طیار کیا جاوی
تو اوسکی لئی نئی باسن لگانی کچہہ ضرور نہین بلکہ جو برتن ہمیشہ برتنی مین آتی
ہین وہی کافی ہین اور یہہ بہی ضرور نہین کہ اوس کہانی پر کچہہ پڑہا جاوی
تب اوسکا ثواب پہنچی بلکہ نیت ہی کافی ہی اور اوسکی ساتہہ پانی رکہنا بہی
ضرور نہین اور ثواب پہنچانی سی پہلی اوس کہانی مین سی جو کوئی کہالی
تو درست ہی منع نہین اور ہندؤن کی دین مین ثواب پہنچانیکا یہہ طریق
ہی کہ مثلاً کہانا یا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اوسکا سنکلپ یعنی نیت
یون کرین کہ ثواب پہنچانی والا اپنی ہاتہہ مین پانی لیکر شاستری زبان
مین یہہ کہی کہ اب جو فلانا مہینا فلانی تاریخ فلانا دن ہی تو مین فلانا شخص
فلانی بیری قوم فلانی فلانی چیز فلانی شخص کی لئی صدقہ کرتا ہون
پہر اوس پانی کو زمین پر ڈال دی اور ثواب پہنچانا انکی نزدیک اگرچہ
ہر روز درست ہی پر بعضی دن بہی مقرر کرلی ضرور جانتی ہین چنانچہ
ایکدن واسطی کریا کرم کی مقرر ہی کہتی ہین کہ مردی کی مرنی سی
اسدن تلک اوس مردہ کا ایک بدن عالم برزخ مین طیار ہوتا ہی
اور قابل جزا اور سزا کی ہوتا ہی اسواسطی اسدن کا نام کریا کرم

رکہا ہی کیونکہ شاستری زبان مین کریا کہتی ہین بدن کو اور کرم کہتی
ہین عمل کو یعنی مرنیکی دن سی اسدن تلک کوئی شخص اوس مردی کی
اوپر بموافق شاستر کی ایسی عمل بجالاوی جنکی سبب سی اوس مردی کو
بدن ملیا ہو پہر اسدن مین اوس مردی کیواسطی کچہہ عمل کیا جاوی
اوس عمل کا نام کریا کرم ہی یعنی بدن کا عمل سو اس دن مین اوس کریا
لیی یہہ کرم کرتی ہین کہ اوس مردی کی نام پر کہانا پوشاک پلنگ توشک
لحاف زیور یا سن چہتری گہوڑا وغیرہ اسباب عمدہ بموجب اپنی مقدور کی
مہابرہمن کو دیتی ہین اور اعتقاد رکہتی ہین کہ سب کچہہ اوسکو پہنچا ہی
اور اسدن مین اور بہی بہت سا کہیڑا کرتی ہین اور مہابرہمن
ہین کہ مردون کی نام کا صدقہ اونکو دیتی ہین اور اوس کریا کرم کیواسطی
برہمن کی مرنیکی بعد گیارہوان دن اور کہتری کی مرنیکی بعد تیرہوان
دن اور ویش یعنی بنی وغیرہ کی مرنی کی بعد پندرہوان یا سولہوان
دن اور شودر یعنی باڑہی وغیرہ کی مرنی کی بعد تیسوان یا اکتیسوان
دن مقرر ہی ازانجملہ ایک چہہ ماہی کا دن ہی یعنی مرنیکی بعد چہہ مہینی
ازانجملہ برسی کا دن ہی اور اس دن مین گائی کو بہی کہانا کہلاتی
ہین ازانجملہ ایک دن سندہ کا ہی مردی کی مرنی ہی چار برس تک بہی

ازانجملہ آسوج کی مہینی کی نصف اول مین ہر سال اپنی بزرگون کو
ثواب پہنچاتی ہین لیکن جس تاریخ کو کوئی مُوا ہو اوسی تاریخ مین ثواب
پہنچانا ضرور جانتی ہین اور کہانی کی ثواب پہنچانی کا نام سراده ہی اور جب
سراده کا کہانا طیار ہو جاوی تو اول اوسپر پنڈت کو بلاکر کچھہ بید پڑہواتی
ہین جو پنڈت اوس کہانی پر بید پڑہتا ہی وہ اونکی زبان مین ابہشرمن
کہلاتا ہی اور پتر پکہہ اور یہی دن مقرر ہین اور جب اپنی معبودون کی روح
کیواسطی کچھہ کرتی ہین تو وہان کچھہ ثواب پہنچانی کی نیت تو ہوتی نہین
بلکہ اونسی ڈر کر یا کچھہ نفع کی امید رکھکر یا بطور نذر منت کی اونکی بہینٹ دیتی
ہین اور انکی واسطی بہی دن معین ہین اور انکی بعضی معبودونکی روح
کی واسطی بعضی کہانی بہی مقرر ہین جیسی دیوی کو شراب اور گوشت کا
بہوگ لگانا یا بام مارگ مین بڑا ثواب جانتی ہین اور ہنومان کو چورما اور مہادیو
کو دہتورہ کا پہول اور بیل کا پتا وغیرہ اور اونکی معبودون کی نیاز اگرچہ سب
ہندو انکو کہانی درست جانتی ہین لیکن جو کسی مرده یا معبود کی نام پر سنکلپ
کرکی دیا جاوی تو وہ سوای برہمن کو اور کو لینا اور کہانا درست نہین
جانتی اگرچہ برہمن مالدار اور دوسری قوم کی محتاج ہون یہہ بات ہمون
کی بڑون نی اپنی اولاد کی گذران کی خوب تدبیر کری ہی کہ شاستر مین

کہتا ہی اور ہر ایک چیز کو اپنی زبان مین مختلف ناموں سے پکارتا ہی اوسکا نام کھنا ہی
لاہندیاکہہ سنکلپ کیا ہوا مال سوای باہمنون کی کوئی نہ لیوی اور اپنی
معبودونکی نام پر میوجات اور جو اور تل اور گہی اور شہد آگ مین جلاتی
ہین اسکا نام ہوم ہی اور کئی معبودون اور مردونکی نام لی لیکر پانی گراتی
جاتی ہین جب بشن برہما وغیرہ دیوتاؤنکو پانی دینی لگتی ہین تو زنار کو
داہنی پسلی پر کر لیتی ہین اور اسیطرحکی زنار رکہنی کو بشن سبت کہتی ہین اور
جب بعضی اپنی پچہلی پنڈتون اور رہگتون کو پانی دیتی ہین جسکو رکہہ کہتی
ہین تو زنار کو سینی پر لٹکا لیتی ہین اسکا نام ہی کنٹھی اور جب اپنی بزرگو
پانی دیتی ہین تو زنار کو بائین پسلی پر کر لیتی ہین اسکا نام ہی پتر سبت
اور پتر انکی زبان میں مری ہوئی بزرگونکو کہتی ہین اور جانتی ہین کہ
یہہ پانی بزرگون کو پہنچتا ہی اسکا نام ترپن ہی معاذ اللہ خدای تعالی
کی نعمتون کو آگ مین جلا دینا اور زمین پر پہینک دینا کیسی بیوقوفی کی
بات ہی بہلا ثواب تو اوس چیز کا پہنچی کہ کسی مسکین کی کام آوی اور آگ
مین جلا دینا اور زمین پر پہینک دینا تو ایک بڑا گناہ ہی اور یون ہی بیفائدہ
مال ضایع ہو جاتا ہی پہر اس سی ثواب کی امید رکہنی محض نادانی ہی
خدا کی پناہ شیطان کیسا شریر ہی کہ اسی بہانہ سی آدمیون کی مال ضایع
کروا تا ہی اور عاقبت کی عذاب مین پہنسا تا ہی اور جسدن انکی کسی مرد

یا معبود کی نام پر کہانا لیا رہتا ہی اوسدن مین جبتک برہمن نہ کہالیوین
تب تک اوس کہانی مین سی اور کو کہلانا درست نہین جانتی اگرچہ کتنی
بالی بہوکہہ کی عذاب مین گرفتار رہین لیکن اوسمین سی اونکو نہین کہلاتی

ف اسمقام مین شاید ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون کی ہی ثواب
پہنچانی مین بہی ساری رسوم ہندونکی موجود ہین بعضی مسلمانون نی
ثواب پہنچانی کی لئی دن مقرر کر لئی ہین جیسی مردہ کی سوم کو قل کرتی
ہین اور چالیسوین کو پلنگ بچہاکر اور طرح طرح کی کہانی رکہہ کر اعتقاد رکہتی
ہین کہ مردہ کی روح یہان آتی ہی اور بعضی کہتی ہین اسدن روح گہر سی
نکلتی ہی اور چہہ ماہی اور سالیانہ کرتی ہین اور حضرت پیران پیر کا فاتحہ
سوای گیارہوین اور سترہوین کی اور دن مین نہین کرتی اور حضرت
امیر حمزہ کا ختم شبرات ہی کو کرتی ہین اور حضرت امام حسین کا محرم کی
عشرہ مین علی ہذا القیاس اور بزرگونکا فاتحہ اونکی مرنی ہی کی دن کرتی
ہین اور بعضو نکی روح کی لئی بعض کہانی بہی مقرر کر رکہی ہین جیسی
شاہ عبدالحق کا توشہ حلوہ کا اور حضرت بی بی کی صحنک دہی خشکہ کی اور
حضرت ابو علی قلندر کا مالیدہ اور حضرت علی کا کونڈا میٹہی چانولونکا اور ایسا
کہانا بہی گرما گرم ضرور جانتی ہین بلکہ اوسپر کیلی کا پتہ اور سرخ دوڑی

بہی ضرور رکہتی ہین اور بعضی اوس دن روزہ رکہتی ہین اور حضرت
امام حسین کی نیاز حلیم اور شربت اور سید سلطان کا روٹ یا ریوڑیان
اور بابا فرید کی کہچڑی میٹھی اور پیر بوہی کا نمک علی ہذا القیاس ورہر بزرگ کی
نام پر مقرر کر لئی ہین بلکہ بعضی شخصون نی یہہ بہی قید رکہی ہی کہ فلانی
بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی ہو فلان کی پانچ پیسی کی فلانی کا روٹ سوا
فلانی کا روٹ پانچ سیر کا فلانی کی تین کوڑی کی اور مردہ کا اسقاط خاص
قرآن مجید ہی کا ہو اور ضرور اوسکو سات ہی آدمیون کی ہاتہون مین
پہرایا جاوی اور بعضون نی ان نیازون کی کہلانی اور لینی والی بہی
مقرر کر رکہی ہین جیسی کہتی ہین کہ شاہ عبد الحق کا توشہ وہی شخص کہاوی
جو حقہ نہ پیوی اور کہاوی تو وضو کرکی کہاوی اور حضرت فاطمہ کی
صحنک صرف عورتین ہی کہاوین اور عورت بہی وہ کہاوی جسنی دوسرا
خاوند نکیا ہو اور حضرت عباس کی نیاز سیدہی کہاوین اور گندوری
کی نیاز کنواری لڑکیان کہاوین بلکہ بعضی دنون کی لئی بہی بعض کہانی
مقرر کر رکہی ہین جیسی ہندون کی رسم ہی کہ دسہرہ کو دہی اور سنکرانت
اور دیوالی کو شیرینی اور منگل اور اتوار کی دن برت یعنی روزہ مرتب
[illegible] اور گدی پیر کی نومی کو سویان اسیطرح مسلمانون نی بہی مقرر

کر لیئی ہین کہ شبرات کو حلوا ہی ضرور ہو اور محرم کو حلیم اور شربت اور عید کو
سویان اور مخدوم جہانیان کی روزی مین مٹھائیان روٹیان اور سوائے
انکی ایسی قیدین لگا رکھی ہین اور بعضی مسلمان بزرگون کی نیاز اس
امید پر دیتی ہین کہ وہ ہماری رزق یا اولاد مین ترقی کر دینگی یا کوئی
اور مراد پوری کرینگی اور ڈرتی ہین کہ اگر ہم انکی نیاز نہ دینگی تو وہ ہمارا کچھہ
نقصان کر دینگی اور بعضی لوگ ثواب پہنچانیکو فرض کیطرح ضرور جانتی
ہین جو کوئی گیارہوین وغیرہ کا دن ٹلے اوسکو طعن دیتی ہین اور بعضی
نیاز وغیرہ کی دن نئی باسن بھی لگانی ضرور جانتی ہین اور جیسی ہندو شرادھ
کی دن کھانی پر براہمنون سی منتر پڑھواتی ہین اسیطرح مسلمان بھی
ملان کو بلا کر ختم دلاتی ہین اور جب تلک ملان اوسپر ختم نہ پڑھ لی تب تلک
اوسمین سی کسیکو کھانی نہین دیتی اور ہندو سنکلپ کرینگی وقت داہنی
ہاتھہ مین پانی لی لیتی ہین مسلمان پانی کا پیالہ کھانیکی ساتھہ ختم کیوقت
رکھنا نہایت ضرور جانتی ہین اور ہندو اپنی بزرگونکو پانی دیتی ہین ویسی ہی
مسلمان محرم مین حضرت امام کی روح کیواسطی پانی کی مشکین بھر
بھر بہادیتی ہین اور جیسی ہندو دیوتاؤن کی نام پر گھی وغیرہ آگ مین جلا کر
اوسکا نام ہوم رکھتی ہین ایسی ہی مسلمان بزرگون کیواسطی ہزارہا

چراغ روشن کرکر اور دسمین دہریون اور منون تیل جلاکر اسکی لنت کو
ضائع کرکر اوسکا نام روشنی رکہتی ہین اور بعضی ختم کیوقت ہاتہہ باندہ کر کہڑی
ہوتی ہین اس اعتقاد سی کہ بزرگونکی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضی
ختم کیوقت چراغ بہی کرتی ہین اور سوای اسکی اس قسم کی رسوم مسلمانون
مین رواج پارہی ہین جنکی تفصیل دراز ہی سو آسبات کا جواب یہہ ہی کہ
یہہ کام ہماری دین کی کتابون سی ثابت نہین ان سمجہہ لوگون نی شاید
ہندؤن کی ریس سی یہہ باتین نکالی ہین اور ہماری دین مین دوسری
دین والون کی ریس کرنی اونکی رسوم مخصوصہ مین منع ہی یہان تلک
کہ ہولی دیوالی اور دسہرہ وغیرہ ہندؤن کی تہوارونمین سیر کی لئی شامل
ہونا بہی حرام ہی کیونکہ فرمایا ہی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنی جسنی ریس کری کسی قوم کی وہ
اونہین مین سی ہی اور یہہ رسوم باطلہ جو اس فصل مین مذکور ہوئی ہین
ہماری دین مین اونکی کچہہ بہی اصل نہین اسواسطی ہم لوگ ان رسمونکو
بدعات اور مشابہت ہنود مین گنتی ہین اور بعضی ان مین سی مکروہ ہین
بعضی حرام بعضی شرک پہر جو بات ہماری دین مین نہو اوسپر اعتراض
کرنیسی ہماری دین پر اعتراض نہین آتا سوال ہندوان تمتی جو

کہ ہماری دین مسلمانی مین اور دین والون کی ریس کرنی بہت بری
ہی اور اون کی تہوارون مین بطور سیر کی شامل ہونا منع ہی پہر اور دین
والی کہانا کہاتی ہین پانی پیتی ہین سوتی ہین یہہ کہون کو کہانا کہلاتی
ہین سو تمکو چاہی کہ یہہ کام ہی چہوڑ دو اور ہندؤنکی تہوارون مین بہی
بطور سیر شامل ہونا ہرگز نا بلکہ بعضی ملان شاگردون کو بعض اشعار
لکہہ کر دیتی ہین جنمین ہندؤن کی تہوارون کی یعنی دیوالی وغیرہ کی
تعریفین ہوتی ہین اور ان اشعار کا نام رکہا ہی عیدی سو اسکا جواب
یہہ کہ ہماری دین مین اور دین والوکی ریس اون باتون مین منع ہی
کہ جنکی اصل دین ہماری مین کچہہ نہو اور اونہین کی خصوصیات مین سی
ہو اور جو کام ہماری اور دوسری دین والون کی مشترک ہین وہ کام
ہم کیون نکرین اور یہہ جو تمنی کہا کہ بعضی ملان ہندؤن کی تہوارون کے
عیدی لکہہ کر دیتی ہین سو ہماری دین مین یہہ بہی منع ہی ایسی عیدیا
وہی ملان لکہدیتی ہین کہ دو چار پیسی پر اپنی دینداری کو بیچ دیتی ہین
اور یہہ لوگ ہماری نزدیک فاسق ہین غرض یہہ ہی کہ ان باتون سی
ہماری دین پر ہرگز اعتراض نہین آسکتا باب تیسرا بیچ معاملات
کی اور اس باب مین چہہ فصلین ہین فصل پہلی نکاح کی بیان مین

ہماری دین مین نکاح وہ چیز ہی کہ کوئی عورت اپنی آپ کو کسی مرد کی
عقد مین دی اور مرد اوسکو قبول کری اگر وہ عورت یا مرد نابالغ ہو تو
اونکی ولی جیسی باپ یا بہائی اونکا نکاح کردین پر اس اقرار کیو اسطی
دو شخص ایمان والی اونکا گواہ ہونا ضرور ہی اور عورت کی نفس کا کچہہ عوض
بہی مرد پر ٹہر جاتا ہی اسکا نام مہر ہی اور وقت نکاح کی خطبہ پڑہنا سنت ہے
اور خطبہ مین اللہ کی توحید اور حضرت کی رسالت کا بیان اور کچہہ نصیحت کا
مضمون ہوتا ہی اور دولہہ دولہن کی حق مین دعا کرنی بہی سنت ہی
اور بعد نکاح کی مرد کو چاہئی کہ اس نعمت کی شکر مین درویشون اور دوستون کی
ضیافت کری اسکا نام ولیمہ ہی اور نکاح مین دولہہ اور دولہن کو اچہی کپڑی
پہرانی اور خوشبو لگانی واسطی ستہرائی کی نہ واسطی نام آوری اور بڑائی کی
درست ہی اور دف کی آواز سی نکاح کی شہرت کردینی جایز بلکہ مستحب ہی
اور اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دی دی یا کسی عورت کا خاوند مرجاوی
تو اوس عورت کو کسی اور مرد سی نکاح کر لینا درست بلکہ بڑا ثواب ہی
اور ہندؤن کی نزدیک نکاح مشہور وہ چیز ہی کہ عورت کی والی جیسی
باپ وغیرہ اوس عورت کو سنکلپ کرکی کسی مرد کو دی دین اور سنکلپ کا
بیان دوسری باب کی چہٹی فصل مین ہو لیا ہی اور مرد اس عورت کو

قبول کری اس لفظ سی سونت ۲۳۳ پھر اس اقرار کیواسطی آگ کو
گواہ پکڑتی ہین یعنی آگ جلا کر دولہ دولہن کو آگ کی گرد پہیری دیتی ہین
نہین معلوم کہ آگ کی گواہ کرنیین کیا فایدہ ہی اگر کوی شعور والا گواہ ہو
تو اوسکی گواہی وقت حاجت کی کام ہی آوی اور آگ تو ایک چیز بیجان
ہی اور جو ہندو یہہ کہین کہ آگ کا موکل ہی بسنتر دیوتا وہ تو شعور والا ہی
ہم اوسکو گواہ پکڑتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ آدمیونکی گواہی کرنی سی تو یہہ
ہی فائدہ ہی کہ بر تقدیر اگر حاکم کی سامنی جھگڑا جاوی تو اوسوقت گواہ کام آوی
اور دیوتا کی گواہی کہ امر موہوم ہی اور نظر سی غائب ہی کسکام آویگی اور سوا
اسکی جتنی رسوم کہ ہندو نکاح مین کرتی ہین اونسی عقل حیران ہی ازانجملہ
دولہ دولہن کی کنگنا اور سہرا باندہنا برادری کی عورتون کا جمع ہو کر سات
یا پانچ یا تین دن تک سات سوہاگنونکی ہاتہہ سی دولہ اور دولہن کی بٹنا
لگانا یا تیل چڑہانا اور تیی گڑاہی اور سانت کا کرنا اور چوک پورنا اور نام اور
کیواسطی ڈہکا کرنا باڑا دینا بضرورت ہاتھی گھوڑون پر سوار ہو کر چلنا
طوائف کا ناچ کروانا آتشبازی چھڑوانا ڈھول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجی
بجوانا ہندو قین سر کرنا اور سمدہیونکا آپسمین ملگرہنی اور ٹھٹھا کرنا اور بیٹہا
اور کہنا بہات مقرر کرنا بلکہ بعضی کہتریون مین یہ رسم ہی کہ جب برات

کی ضیافت کرتی ہین تو شیرینی کی کہیر بناکر براتیونکو کہ اوسکی ہتہا کہلا
ہین اور بہاتی مین چراغ رکہکر دروازہ پر لٹکانا اور نوشہ کا اوسکو تلوار سی گرا
دینا اور نوشہ سی عورتونکا چہند کہلانی اور لونگ الایچی مانگنی اور نامحرم عورتونکا
نوشہ کی گرد جمع ہوکر چہل اور مزاح کرنا اور طرح طرحکی پہیلیان اور بری
مردون اور عورتون کی کہنی اور عورتونکا مردونکو راگ مین گالیان فحش کی
دینا جسکو سیٹہنا کہتی ہین اور دولہن کی جوتی کو دولہ سی سجدہ کروانا او
نا این کا دولہ کا بدن سرخ ڈوری سی ناپنا اور عورت کی سر کی بال دولہ
گندہوانی جسکا نام ڈہوریان ہی اور کنگنا کہیلنا اور گوت کنالا کرنا یعنی قوم
کی مرد عورتونکا ایک باسن مین کہانا اور دولہ کی ماکا بستی مین پانو ڈالنا اور برا
ہی اور کہیت نام آوری کی لیے کرنی اور نام اور فخر کی لیے طرح طرحکی باجے
اور برادری کی روٹی کرنی اور سوای اسکی اور بہت سی رسوم باطلہ ہین
کہ اون سبکا بیان کرنا سبب طوالت کا ہی اب نہین معلوم کہ ان رسومین
کیا فایدہ ہی بلکہ ظاہر مال کا ضایع کرنا ہی اور اکثر بیحیای کی کام ہین اورا گر
ہندو کہین کہ ان رسمون سی بعضی رسمین بعضی مسلمانون مین بہی جاری
ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین مین یہہ کام سب باطل اور مردود
اور حرام ہین جاہل لوگ ہندوون کی ریس کرتی ہین سو برا کرتی ہین اور انکا

کچھہ اعتبار نہین اور جو ہندو یہہ کہین کہ بعضی ان رسمونمین ہی ہندونکی شاستر
مین بہی بیان نہین ہوئی بلکہ عوام لوگ ازخود کرلی ہین تو اسکا جواب یہہ ہے
کہ تمہاری جتنی پنڈت ہین ان رسمونکی پابند ہونیکو برا نہین جانتی اور ہمارے
دین کی علماء باعمل رسوم کی پابندی پر سخت انکار کرتی ہین اور برا جانتی ہین
کیونکہ ہماری دین مین سوائی شرع شریف کی اور کسی چیز کا پابند ہونا درست
نہین اور بعضی رسمین انہین سی خود تمہاری شاسترونکی موافق بہی ہین چنانچہ
مہابہارت کی آدپرب مین لکہاہی کہ پانچ مقام مین جہوٹ بولنا گناہ نہین
ایک جہان یار و آشنا ہستی ہوئی جہوٹ بولین دوسرے خاوند عورت کی
دل خوش کرنیکو جہوٹ بولی تیسری بیاہ مین جہوٹی گالیان دی جاوین
چوتہی کسیکو ظالم کی قتل کرنی سی بچانی کی لئی جہوٹ بولا جاوی پانچوین
مال کی حفاظت کی لئی جہوٹ بولا جاوی غرض بیاہ مین گالیان دینی شاستر
سی ثابت ہین اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اوسکی لئی پہر دوسرا
نکاح کرنا ہندونکی دین مین مذہب مشہور روا نہین مگر ان مین جو لوگ رذائل
ہین وہ لوگ رانڈ عورت کو البتہ کسیکی گہر مین جورو بناکی بٹہا دیتی ہین اور ان مین
جو اشراف کہلاتی ہین ہرگز یہہ بات روا نہین رکہتی اگرچہ وہ عورت عمر طفولیت
مین بیوہ ہوجاوی پر تمام عمر اپنی اوسی حالت مین کاٹتی بیوہ ہی رہی دیکہو

یہہ کتنی بڑی ظلم کی بات ہی اور جو کسی مرد کی عورت مرجاوی تو پہر اوس
مرد کی نکاح مین بڑا اہتمام کرتی ہین اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم کرتی
ہین کہ اوسکو دوسری دفعہ خاوند کرنی نہین دیتی وہ بیچاری ساری عمر
ترس ترس کی ٹہنڈی سانس بہری اور ان ظالمون کی جان پر صبر کری
اور سوای اسکی عورت کی بی شوہر رہنی مین یہہ قباحت کتنی بڑی ہی کہ
بہت سی عورتین بی شوہر زنا مین پڑجاتی ہین اور اگر کوئی زنا سی بچی
بہی تو خیالات فاسدہ سی بچنا تو نہایت ہی مشکل ہی اور حکمت الہی کو
سمجہنا چاہی کہ مرد اور عورت کی نکاح ہونی مین کتنا بڑا فائدہ ہی کہ بنی آدم
دنیا مین زیادہ پہیل پڑین اور اسکی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو
عبث نکاح چہوڑدینا سراسر مخالف مرضی حقتعالی کی ہی مثلا ایک شخص
اپنی غلامونکو کچہہ ایک زمین واسطی کہیتی کرنی کی سپرد کری اگر وہ
غلام اوس زمین کو بی تردد چہوڑدین اور اوسمین کہیتی کرنیکو اچہا
نجانین تو بلاشبہ اون غلامون پر مولا کا غصہ ہوگا سو اسیطرح اللہ صاحب
نی عورتونکو اسلئی پیدا کیا ہی کہ مردان سی نکاح کرین تاکہ اولاد حاصل
ہو پہر جو کوئی عورتون کو بی نکاح چہوڑیگا وہ بہی اللہ کی قہر مین مبتلا ہوگا
استفسار شاید ہندوؤنکی یہہ اعتراض خیال مین گذریگا کہ اکثر اشراف

مسلمان ہی بیوہ عورت کو دوسرا نکاح نہین کرنی دیتی سو اوسکا جواب یہی
کہ نکاح دوسرا ہماری دین مین منع نہین ہی بلکہ سنت ہی اور بعضی وقت
واجب بہی ہوجاتا ہی ہندؤ نکی صحبت کی تاثیر سی بعضی مسلمان اہل ہندؔ از
حماقت کی رانڈ عورتو نکا نکاح نہین کرتی سو ان لوگو نمین جو کوئی تہوڑی
سی بہی سمجہہ رکہتی ہین اس رسم کو یعنی رانڈ کی نکاح نکرنیکو بہت ہی برا
جانتی ہین اور اکثر اہل ہمت تو اپنی بہنون اور بیٹیون رانڈو نکا نکاح کروا
بہی دیتی ہین اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور ساری عرب اور روم اور فارس
اور ترکستان وغیرہ ولایتو نمین سب اشراف مسلمانون مین بیوون کے
نکاح کی رسم جاری ہی ایک خاوند فوت ہوجاوی یا طلاق دیدی دوسرا
نکاح کردین اگر دوسرا فوت ہوجاوی تیسرا اسیطرح اگر ایک عورت کی کتنی
ہی نکاح ہوتی رہین تو عیب نہین جانتی یہہ آفت صرف ہند کی ولایت
مین ہی کہ بعضی جاہل بسبب صحبت ہنود کی دوسری نکاح کو نہین ہونے
دیتی اور جو لوگ بیوہ کی نکاح ہونیکو عیب سمجہین اور برا جانین وہ لوگ
مسلمان نہین ہین بلکہ ہندؤ نکی بہائی ہین اونکو اشراف نکہنا چاہئی بلکہ
اجلاف ہین اور ان لوگون کی حق مین مولانا شاہ عبد العزیز رح رسالہ نکاح
ثانی مین لکہتی ہین پس الیق بحال ایشان آنست کہ خود را از زمرۂ سادات

وشیوخ نشمارند بلکه در زمرهٔ راجپوتان و رانگهران و دیگر کفرهٔ فجرهٔ هندوستان
داخل نمایند یعنی ان لوگونکو چاہی که اپنی آپکو سید اور شیخ نجانی بلکه انہی
آپکو رانگھڑون اور راجپوتون اور دوسری کافران ہند مین سمجہین اور اس
زمانه مین مولانا حافظ احمد علی سلمه الله سہارنپوری نی ایک فتوی نکاح ثانی
مین لکہا ہی اوسکا خلاصه یہه ہی که عورت کی نکاح ثانی کو جو عیب سمجہی وہ
کافر ہی اور اس فتوی پر چالیس سی زیادہ عالمون کی مہر اور دستخط ہین
حکایت ایکروز ایک ہندو نی کہا که عورت کو خاوند بمنزله پرمیسر یعنی خدا کے
ہی اور پرمیسر ایک ہی ہی سو عورت کا خاوند بہی ایک ہی چاہی سو اوسکا
جواب یہه ہی که یہه قول تمہارا سراسر پوچ ہی اور قابل التفات کی نہین
آدمی کبہی خدائی کی مرتبه کو نہین پہنچتا ہی اور اگر بفرض محال خاوند کو
عورت کا پرمیسر سمجہتی ہو تو ایسا پرمیسر نی جب موت کی ہاتہه مین گرفتار
ہوکر اپنی پرمیسر ہونی سی معزول ہوا اور دوسرا شخص اوسکی قایم مقام
ہو تو کیا عجب ہی بلکه بقول تمہاری بعد مرجانی پہلی پرمیسر کی ہونا اوسکی
قایم مقام کا ضرور ہی اور نہین تو اوس عورت کو در صورت رہنی بدون
پرمیسر کی خدا جانی کیا کیا قباحت درپیش آویگی نعوذ بالله منہا اور ایکی دن
ایک اور عجب مسئله ہی که بڑی بہائی سی پہلی چہوٹی بہائی کا بیاہ کر دینا

ایسا گناہ ہی جیسی گئو ہتیا یعنی گائی کا قتل کرنا اور سوامی اراجا کی اور گرو
دو عورتین اپنی نکاح مین لینا درست نہین جانتی اور مہابھارت کی آدیپرب مین
لکہا ہی کہ جو کوئی عورت حیض سی پاک ہو اور کسی آدمی کو اپنی طرف
طلب کری اور وہ شخص اوسکی پاس نہ جاوی تو ایسا ہی جیسا ناحق خون کیا
اور ہندو ونکی مذہب مین آٹھہ طرحکا نکاح لکہا ہی از انجملہ ایک قسم یہہ بہی ہی
کہ چہتری کسی کی لڑکی زبردستی سی پکڑ لی جیسی بہیکہم نی اپنی بہائی کی
لئی بنارس کی راجہ کی بیٹیان زبردستی سی پکڑ لین اور یہہ قصہ اور اسطور
کی نکاح کا بیان مہابھارت کی آدیپرب مین لکہا ہی اور کچہہ تفصیل اس قصہ کے
پہلی باب کی دوسری فصل مین ہو چکی ہی فصل دوسری بیچ
بیان بعضی چیزون حلال اور حرام کی ہماری دین مین
جو چیز زمین سی اوگی جیسی ترکاریان اور ساگ اور ہر طرحکا اناج وغیرہ
سب حلال ہین بشرطیکہ وہ چیز آدمی کی بدن کو مضر اور مہلک اور نشی
والی نہو یعنی زہریات اور افیون اور بہنگ وغیرہ زہریات اور مسکرات
اور نشی یہہ سب حرام ہین اور جو چیز بدبودار ہو جیسی کچا لہسن اور پیاز
وغیرہ سو مکروہ ہی اور ہندوون کی دین مین اناج اور ترکاریون مین سی بہی
مسور اور شلجم اور گاجر کا کہانا ہی مثل لہسن اور پیاز کی منع ہی حالانکہ

یہہ چیزین نہ آدمی کو مضر اور مہلک ہین نہ ان مین نشہ ہی نہ بو ہی
اور ہماری نزدیک ہر طرحکی شراب ہر کسی پر حرام ہی اور ہندون کی نزدیک
شراب تین قسم کی ہی ایک وہ کہ چانول وغیرہ اناج سی بنائی جاوی دوسری
وہ کہ میوہ جات سی طیار کیجاوی تیسری وہ کہ گوڑ سی بنالیدین سوانکی
دین مین برہمن کو ہر طرحکی شراب حرام ہی اور کہتری اور بیس کو پہلی
اور دوسری حرام ہی تیسری جائز ہی اور سودر کو ہر طرحکی حلال ہی
اور بام مارگی لوگ تو پینا شراب کا ہر کسیکو جائز بلکہ بڑا ثواب جانتی ہین
اور انکی مذہب مین قسم کہانیکی وقت زہر کا کہانا بہی حلال ہی چنانچہ
آگی بیان ہوگا یہان ذرا انصاف کرنا چاہی کہ شراب جو حرام ہی تو
نشہ کی سبب سے حرام ہی کیونکہ نشہ کی سبب سے آدمی کی عقل ماری جاتی
ہی اور عقل پر مدار سب امور دین و دنیا کا ہی سو ایسی چیز کہ جس سی
عقل متغیر ہوجاوی حرام ہی چاہی کیونکہ اکثر لوگونکا یہہ حال ہوتا ہے
کہ شراب پیکر جورو اور بہن مین تمیز نہین کرتی اور یہہ انگور گوڑ اور چانول
اور میوجات وغیرہ کی سبب سے شراب حرام نہین ہوئی کیونکہ یہہ چیزین
سب کہانی مین آتی ہین اور اونکو کوئی حرام نہین سمجھتا اور اس سبب سے
بہی حرام نہین ہوئی کہ تیلی ہی کیونکہ اگر یہہ ہوتا تو پانی بہی حرام ہوتا

کہ دودہ بہی اسیطرح پتلا ہی سو وہ بہی بالاتفاق حلال ہی جب یہہ بات ہو

کہ شراب نشہ کی سبب سے حرام ہی تو چاہی کہ ہر قسم کی شراب ہر آدمی کو

حرام ہو کیونکہ ہر قسم کی شراب مین نشا ہی اور نشا عقل کا دشمن ہوا اور

عقل ہر آدمی رکہتا ہی پہر اس تخصیص کی کیا وجہ کہ فلانی قسم کی شراب

فلانی شخصونکو حرام ہی اور فلانونکو حلال اور آدمی کو زہر کا کہلا دینا کیسی

بُری بات ہی اور ہماری دین مین تمام پیشہ ورون کی گہر کا کہانا حلال ہی

بشرطیکہ انکا مال حرام کی پیشہ سی پیدا نہوا ہو یعنی کنچنی اور ڈوم اور سود

خوار اور رہزن اور چور اور رشوت خوار اور شراب فروش وغیرہ جنکی گہر

صرف حرام کی وجہہ سی مال آتا ہی سو انکی گہر کا کہانا حرام ہی اور ہندونکی

دین مین لوہار صیقل گر سُنار جولاہہ دہوبی دباغ سلاح فروش سراج

شکاری طبیب ان لوگون کی گہر کا بہی کہانا منع ہی حالانکہ ان لوگون کے

کسب عقلاً بری نہین اور ہماری دین مین حلال جانورونکا دودہ پینا

حلال ہی اور ہندوونکی نزدیک جس گائی کا بچہڑا مرجاوی اوسکا دودہ پینا

درست نہین اسمین بہی ناحق اللہ کی نعمت کا ضایع کرنا ہی فصل تیسری

بیچ بیان تحیتِ ملاقات کی ہماری دین مین بڑا ثواب ہی اسبات کا

کہ جب دو مسلمان آپسمین ملین کہلی ماتہی ملین اور آپسمین سلام کرین

ایک کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ
اور دوسرا کہی وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَمَغْفِرَتُہٗ
اور حدیث شریف سی معلوم ہوتا ہی کہ جو پہلی سلام کری اوسکو بڑا ثواب ہی
اور جو پہلی سلام کرنی سی عار کری وہ بڑا بخیل ہی اور یہہ سلام سب
سنت ہی لوگونکا ساجہا ہی خواہ بوڈہا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا امیر ہو یا فقیر استاد
ہو یا شاگرد پیر ہو یا مرید میان ہو یا خادم آزاد ہو یا غلام واقف ہو یا اجنبی
یعنی ان سب کو آپسمین سلام کرنا درست ہی پر جوان نامحرم عورتون
سی سلام کرنا مردونکو منع ہی اور جوان نامحرم مردون سی سلام کرنا
عورتونکو منع ہی اور جو عورتین محرم ہین جیسی بہن اور مان اور خالہ
اور پہوپہی وغیرہ جنسی نکاح کرنا کبہی درست نہین ہوتا اور اپنی بیوی
ان سب سی بہی السلام علیکم کرنا سنت ہی اور اول سلام کرنا سنت
علی الکفایہ ہی یعنی ساری جماعت مین سی ایک ہی کر دیوی تو سبکے
ذمہ سی سنت ادا ہو جاوی اور جواب دینا سلام کا فرض علی الکفایہ ہی
یعنی ساری جماعت مین ایک ہی جواب دیوی تو سبکی ذمہ سی فرض
اوتر جاوی اور نہین تو سب گنہہ گار ہون اور سلام کی ساتہہ پیٹہ
خم کرنا منع ہی اور ہاتہہ اوٹہانا بہی اچہا نہین اور مصافحہ یعنی ایک دوسرے

کی ہاتھہ پکڑلی پیارسی بہت اچھی ہین اور ہندؤن کی تحیۂ وقت ملاقات
بہت مختلف ہین اور انکی نزدیک جو چھوٹا ہی وہ پہلی بڑی کو ماتہا ٹیکی
یعنی تسلیمات کری اور خادم مخدوم کو اور چیلا گورو کو اور شاگرد اوستاد کو
اور بیٹا باپ کو اور بڑا اوسکی جواب مین دعا دیوی اور برہمن اشیرباد
اور چیرن جیو کی لفظ سی دعا دیتی ہین اور دوسری قوم برہمن کو ماتہا
ٹیک کہین اور سنیاسی فقیرونکو نموناراین کہتی ہین اور بیراگی فقیرونکو
جی مہاراج کہتی ہین اور سکھہ لوگ جب آپسمین ملتی ہین تو واہ گورو جی
کی فتح کہتی ہین اور برہمن اور فقیر اور بڑی انکی ماری تکبر کی اورونکو
اور چھوٹونکو سلام مین ابتدا نہین کرتی اگر اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض
کرین کہ مسلمانون سی بہی بعضی اس زمانہ کی پیرزادی اور مشایخ
پہلی آپ سلام کرنا گوارا نہین رکھتی اور السلام علیکم کی جگہہ اپنی مریدون سی
حضرت سلامت کہلاتی ہین اور مصافحہ کی جگہہ گھٹنونکو ہاتھہ لگواتی
ہین بلکہ قدمبوسی کرواتی ہین اور چھوٹی لڑکون سی السلام علیکم کرنا
درست نہین جانتی اور بعضی لوگ صاحب سلامت کہتی ہین اور بعضی
بندگی
تسلیمات سلام کہتی ہین اور بعضی اپنی اوستادون کی آگی پشت خم
ہوکر اول زمین پر پہر چہاتی پر ہاتہہ رکھکر سلام کرتی ہین اور انکی اوستاد

اسبات سی خوش ہوتی ہین اور بعضی فقیر السلام علیکم کی جگہہ یاد اللہ
کہتی ہین اور بعضی یا علی مدد اور بعضی کرم مرتضی اور فضل حق اور بعضی
عشق اللہ کہتی ہین اور بعضی شخص بندگی اداب مجرا کہتی ہین اور بعضی
اتنا ہی کہدیتی ہین آئی حضرت جناب اور بعضی فقط ہاتہہ کا اشارہ کردیتی
ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ باتین ہماری دین مین سب نا درست
ہین اور یہہ لوگ برا کرتی ہین کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ
بزرگ سبسی بڑی ہین ہر کسیکو پہلی آپ سلام کرتی تہی بلکہ حضرت نی چہوٹی
لڑکونکو بہی السلام علیکم کیا ہی اور جو شخص السلام علیکم سی برا مانی یعنی
اور سنت نبوی کو برا جانی وہ شخص گمراہ اور برا خبیث ہی سو جاہلون کے
بات کا اعتبار نہین ہوتا اور تمہاری دین مین قدیم سی ایسا ہی حال
معلوم ہوتا ہی کہ چہوٹی بڑونکو سجدہ کرتی رہی ہین کیونکہ تمہاری نزدیک
سوای خدا کی اورون کی تعظیم بطور عبادت کی کرنی درست ہی چنانچہ
پہلی باب کی چہٹی فصلمین معلوم ہوچکا ہی **فصل چوتہی بیچ بیان**
شروع کرنی کامون کی ہر کام کی پہلی اللہ کا نام لینا اور اوسکی تعریف
کرنی موجب ثواب اور برکت کا ہی سو ہم لوگ ہر کامکی پہلی کہتی ہین *
بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی یہہ کام مین شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کے

سلام نہ کرنے کا جواب

سنت نبوی

لہ بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اور بعضی کامون کی ابتدا مین اتنا بہی
کہنا آیا ہی بسم اللہ اور بعضی کامون کی ابتدا مین بعضی اور دعائین بہی حدیث
سی منقول ہین جنسی صرف اللہ کی خداوندی اور بندون کی عاجزی اور
بیچارگی معلوم ہوتی ہی اور ہندؤن کی دین مین ہر کام کی پہلی گنیش کا
نام لینا ضرور ہی سو ہندو ہر کام کی پہلی کہتی ہین سری گنیشائی نمہ یعنی
گنیش کو میری نمسکار یعنی تسلیمات ہی اور گنیش وہ ہی مہادیو کا بیٹا
سر ہاتہی کا ہی چنانچہ اسکا بیان پہلی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی سچا اللہ
سب نعمتون اور سب کامون کی قوت تو بخشی اللہ کی اور یہہ لوگ ہر کام
کی ابتدا مین گنیش کا نام لیتی ہین بلکہ سچ تو یون ہی کہ جسکا کہائی اوسکا
گائی شاید اسبات پر بہی ہندو یہہ شبہہ اوٹہاوین کہ بعضی مسلمان بہی
اکثر کامون کی ابتدا مین اور اپنی اوٹہنی اور بیٹہنی مین بعضی اولیا کا
نام لیتی ہین جیسی کہتی ہین یا علی یا حسین یا محبوب اور بعضی اہل حرفت
اپنی کام کی شروع مین اوستاد پیر لقمان حکیم کہتی ہین اور بعضی لوگ
پنجابی شہر کی دروازہ مین داخل ہوتی گہیرا بادشاہ کہتی ہین اور ملاح
کشتی چلاتی وقت حضرت خواجہ خضر کا نام لیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی
کہ اسطرح کی باتین ہماری دین مین درست نہین ہین بلکہ بہت بری ہی

ہین یہہ صرف ان لوگون کی بیہودگی ہی

فصل پانچوین بیچ بیان شرافت اور رزالت قومون کی اور اختیار معاش ہر ایک کی

ہماری مسلمانون کی دین سی ثابت ہی کہ شرافت اور رزالت ہر کسیکی دو جہت سی ہی ایک اعمال کی جہت سی یعنی جو شخص خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور گناہون سی بچنی والا اور اللہ اور رسول کی اطاعت مین سرگرم ہو وہ شخص اللہ کی نزدیک اشرف ہی اوسکا مرتبہ عاقبت مین بلند ہوگا اور جو شخص بد اعتقاد اور بدعتی اور بد اخلاق اور فاسق ہو وہ اللہ کی نزدیک ارزل ہی اور اللہ کی بخشش اور مغفرت جدی چیز ہی چاہی بری کو اچھا کردی غرض کہ اللہ کی نزدیک شرافت اور رزالت بسبب اعمال کی ہی چنانچہ حق تعالی نی فرمایا ہی إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی تم مین گرامی تر اللہ کی نزدیک وہ ہی جو پرہیزگار تر ہی اور دوسری بسبب قرابت انبیا اور اولیا کی یعنی جو قوم کسی نبی یا ولی سی قرابت رکہتی ہون اونکو شرف ہی دوسری قومون سی جیسی سید اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسماعیل اور قومون سی افضل ہین لیکن یہہ شرف قوم کا بہی موقوف ہی ایمان اور اعمال صالحہ پر اور جو ایمان اور اعمال نیک نہون تو قوم کی شرافت کسی کام نہین آتی

اور ہماری دین مین جو کسب حلال ہی سو سب قوموں کو کرنا درست ہی
جیسی کہیتی اور ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری اور جولاہگی اور درزی
گری اور معماری اور سوای انکی اور کسی پوری مسلمان کو کسی کسب
حلال سی عار نہین ہی اور جو کسب حرام ہین سو سب قوموں کو حرام ہین
جیسی شراب کشی اور خنیاگری اور قلتبانی اور مزامیر و معازف نوازی
اور سوای انکی اور ہر مسلمان سمجہہ والی کو ایسی کاموں سی عار ہی اور
یہہ نہین کہ فلانا پیشہ فلانی قوم کو تو درست ہی اور فلانی کو منع ہی چنانچہ
روایت صحیح مین آیا ہی کہ سرور کونین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا موزہ
آپ گانٹہہ لیتی تہی اور ہندو کی دین مین اگرچہ شرافت بسبب اعمال کی
بہی ہی لیکن انکی نزدیک قومیت کی شرافت کو غلبہ اور زیادہ اعتبار ہی
سارے ہندو چار برن یعنی چار قوم ہین ایک برہمن دوسری کہشتری
کہ اب کہتری مشہور ہین تیسری ویش یعنی بنی وغیرہ چوتہی سودر یعنی جاٹ
وغیرہ سوان چاروں مین برہمن کو سب سی اور کہتری کو بیس اور سودر سی
اور ویش کو شودر سی اشرف جانتی ہین اور انکی کرم بپاک مین لکہا ہی
کہ موکہش یعنی نجات اخروی سوای براہمن کی اور کسیکو حاصل نہین ہوتی
یعنی اور قوم جتنی ہین خواہ کیسی ہی عمل نیک کرین لیکن جبتک براہمن کا

جنم پاوین اونکی موکہش یعنی نجات نہین ہوتی اور لکہاہی کہ اگر شودر اپنی
عمر مین عمل نیک کرتا رہی تو بعد مرنیکی ویش کا جنم لیتاہی اور اسیطرح ویش
کہتری کا اور کہتری برہمن کا اور برہمن عمل کرتا رہی جب موکہش حاصل
کری اور برہمن کی تعریف مین اور شودر کی حقارت مین عجب طرحکا مبالغہ
کرتی ہین کہ عقل حیران ہی چنانچہ منو شاستر مین لکہاہی کہ برہمن کی
نام مین دو لفظ چاہی پہلی کی معنی پاکیزگی اور دوسری کی معنی اقبالمندی
ہین اور چہتری کی نام مین بہی دو لفظ چاہی پہلی کی معنی قدرت اور
دوسری کی معنی حفاظت اور ویش کی نام مین دو لفظ چاہی پہلی کی معنی مال
اور دوسری کی معنی پرورش کرنا اور شودر کی نام مین بہی دو لفظ چاہئین
پہلی کی معنی حقارت دوسری کی معنی عاجزی سی خدمت کرنا اور لکہاہی
ہی کہ ہندوؤن کی نزدیک ہر قوم کی لئی جدی جدی پیشی مقرر ہین اور ایک
قوم کو دوسری کا پیشہ کرنا درست نہین جانتی چنانچہ برہمن کی لئی یہہ کام
مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا علم پڑہانا جگ کرنا جگ کروانا صدقہ دینا صدقہ
لینا اور کہتری کی لئی یہہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا نہ پڑہانا جگ کرنا
صدقہ دینا نہ لینا برہمن کی خدمت ملک کی حفاظت حفاظت کی مزدوری
لوگونسی وصول کرلی دین کی حفاظت بدکارونسی جرمانہ لینا اور ان کو

سزا دینی مال جمع کرنا موقع پر خرچ کرنا ہاتہی گہوڑا بیل اور خاد سو من پانی
خبر رکہنی سوال نکرنا نیکو نکا اعتبار زیادہ کرنا اور ویش کی لئی یہہ کام مقرر
ہین علم پڑہنا جگ کرنا صدقہ دینا خدمت کرنی کہیتی کرنی سوداگری کرنی
بیل چرانا اور شودر کی لئی یہہ کام مقرر ہین برہمن اور چہتری اور ویش
کی نوکری کرنی اور اونکی اوتری ہوی کپڑی پہننی اور اونکا جہوٹا کہانا
اور مصوری اور زرگری اور رودگری اور نمک اور شہد اور دودہ اور
دہی اور گہی اور اناج کی سوداگری کرنی اور منو شاستر مین لکہا ہی کہ اگر
کوئی شودر برہمن کو سخت بات کہی تو اوسکی زبان کاٹی جاوی کیونکہ شودر
برہما کی پانوسی پیدا ہوا ہی اور پانو ساری اعضا سی ادنی ہی اور جو کوئی
کم ذات اشرف ذات کی آسن پر بیٹہہ جاوی تو راجا اوسکی کمر پر داغ دلوی
اوسکو ملک سی نکال دی یا اوسکی چوتڑ مین زخم کر دی اور لکہا ہی کہ برہمن
کو قتل کی سزا دینی نہایت ہی موقوف ہی پر اور ذات کو جان کی سزا دینی
جائز ہی برہمن نی اگرچہ سب سی زیادہ گناہ کیا ہو تو بہی اوسکو قتل کرنا
نچاہی بلکہ اوسکو معہ مال اور اسباب کی اپنی ملک سی نکال دیجیی اور لکہا ہی
کہ برہمن کا بدن تمام دیوتاؤن کی رہنی کی جگہہ ہی اگر وہ مارا جاوی تو
اونکا کہان ٹہکانا اور لکہا ہی کہ برہمن شودر کا مال بیدہڑک لی کیونکہ

شودر کا کچھہ بہی نہین اوسکا مال و اسباب اوسکی آقا کا ہی یعنی برہمن کا
اور سوائی اسکی اور بہت بیان اسطرحکا ہی کہانتک لکہا جاوی غرض
برہمن انکی نزدیک سبکا آقا اور کہتری اوسکا سپاہی اور ویش اوسکا سوداگر
اور شودر اوسکا غلام ہی اور ان چارون قومونکی سوا اور سب خلقت کو
ملیچہ جانتی ہین اور ان چارون قومونکی مقرر ہونی مین انکی روایات مختلفہ
ہین پر سام بید اور اکثر پوتہیونسی معلوم ہوتا ہی کہ برہمن برہما کی مونہہ سے
اور کہتری برہما کی باہون سی اور ویش اوسکی زانو سی اور شودر اوسکی
پانوسی پیدا ہوئی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ چارون قوم راجا شونک کے
وقت سی مقرر ہوئی ہین اور بہاگوت مین یون لکہا ہی کہ برہما نی اپنی
آپ کو دو حصہ کر ڈالا اپنا حصہ مرد بن گیا جسکا نام سویم بہو ہی اور بایان
حصہ ست روپا عورت اور اونہون نی اپنی اولاد کو چار قسم پر کر دیا تہی
اور انکی یہان کا ایک اشلوک برہمن کی تعریف مین واسطی سننی کی لکہا جاتا
ـہ دیوادہینے تان جگت سربن منترادہینے تت دیوتا ٥ تی منتر براہمنادہینی
تا براہمن تسمات دیوتا ٥ یعنی تمام جہان دیوتاؤن کا تابع ہی اور دیوی منتر
تابع ہین اور منتر برہمن کا تابع ہی سو برہمن میرا دیوتا ہے

देवाधीनांजगत्सर्वं मंत्राधीनंतदेवता

ते मन्त्रा ब्राह्मणाधीना तस्मात् ब्राह्मणदेवता॥१॥

اور منوشاستر مین لکہا ہی کہ اگر برہمن کی ہاتہہ کتا یا بلی یا مینڈک یا چہپکلی
یا کوا یا الو مارا جاوی تو اوسکا کفارہ ایسا ہی جیسا شودر کی مارے جانی کا
اس سی معلوم ہوا کہ انکی نزدیک شودر ان جانورون کی مانند ہی

فصل چہٹی بیچ بیان بعض مسائل عدالت اور انصاف

کی جاننا چاہی کہ جو شخص عدالت مین جاکر کسی شخص پر کسی طرح سے کی
نالش اور دعوی کرتا ہی اوسکو مدعی کہتی ہین اور جس شخص پر اوسکا
دعوی ہوتا ہی اوسکو مدعا علیہ کہتی ہین سو ہماری دین مین انصاف کی
طریق یہہ ہی کہ مدعی سی دو گواہ عدل طلب کئی جاوین اگر ایسی دو گواہ
اوسکی دعوی پر گواہی دین تو وہ شخص قاضی کی نزدیک سچا ہوتا ہی نہین تو
مدعا علیہ کو حلف دیجاوی اور قسم کا طریق یہہ ہی کہ قسم کہانیوالا اللہ کی
قسم کہاکر مدعی کی دعوی کا انکار کردی تو وہ سچا ہوجاتا ہی اور سوا
اللہ کی اور کسیکی نام کی قسم کہانی درست نہین اور ہندون کی دین مین
بیوہار شاستر یعنی عدالت کی علم مین یون لکہا ہی کہ مدعی چار یا تین گواہ
حاضر لاوی اور جو گواہ عدل ہو تو ایک بہی کافی ہی اور قسم انکی نزدیک
مدعی پر ہی یا حاکم جسکو چاہی قسم دیدی لیکن انکی نزدیک قسم عجب طرح کی

ہی کہ اوسکی بنا وہم اور خیالات اور انہون کا تقاضیہ پر ہی اور بعضی قسم ایسے
ہی جس سی آدمی ہلاک ہوجاوی اور قسم دینا اگلی ان اٹھہ قسم پر ہی اپہلا
قسم یہہ کہ قسم کرنیوالیکو ایک پلہ ترازو مین بٹہا دین اور وہ کچہہ منتر پڑہی اگر
اوسکا پلا اونچا ہوجاوی تو اوسکو سچا جانین اور نہین تو جہوٹا اور یہہ قسم
خاص برہمن کی لیے ہی دوسرا قسم یہہ کہ سات خط مدور زمین پر کہنچین اور
قسم کرنیوالیکو غسل دین اور کچہہ منتر ہی پڑہا جاوی اور سات پتی پیپل کی
اوسکی ہاتہہ پر رکہکر کچا سوت اوسپر لپیٹین اور لوہا آگ مین سرخ کرکر اون
پتون پر رکہدین اور وہ شخص آہستہ سی اون دائرون کی اندر قدم رکہتا
ہوا چلی جب آخری دائری مین پہنچی لوہی کو گرادی اس عرصہ مین جو
اوس کی ہاتہہ کو آنچ نہین پہنچی تو اوسکو سچا جانتی ہین اور یہہ قسم خاص
کہتری کی لیے ہی تیسرا قسم وہ کہ قسم کہانیوالیکو ناف کی برابر گہری پانی
روبمشرق کہڑا کرکی غوطہ دی اور اوسکی غوطہ لگانی کی ساتہہ ایک شخص ایک تیر
چہہ انگل کی کمان مین تیر بی پیکان رکہکر چلاوی اور ایک شخص تیز قدم
اوس تیر کی اوٹہانیکو جاوی تیر کو اوٹہا کر لاتی تلک اگر وہ غوطہ خور پانی مین
اپنا دم قایم رکہی تو جانین کہ سچا ہی اور یہہ قسم خاص بیس کی لیے ہی چوتہا
قسم یہہ کہ تہوڑی سی زہر ہلاہل گہی مین ملاکر اوسپر کچہہ منتر پڑہ کر قسم



کہانیوالیکو رد بجوب کرکی کہلادین اور کہلانیوالا رو بمشرق یا رو بشمال ہو
پانسو تالی بجالانی کی مدت تلک اگر نہ ہرتا شیر نکری تو اوسکو سچا جانین پہر زہر کی
دفع کرنیکی دوا اوسکو کہلادین اور یہہ قسم خاص شودر ہی کی لئی ہی ہند
مین بیچاری شودر کی ہر طرح کم بختی ہی جسکی لئی قسم بہی ایسی تجویز کری
جو ہلاک کا سبب ہی پانچوان قسم یہہ کہ ایک بت کو نہلاکر اوسکی دہوون
مین سی تین چلو قسم والیکو پلادین اگر چودہ دن سی پہلی اوسکو کچہہ تکلیف
نہ پہنچی تو جانین کہ سچا ہی چہٹا قسم یہہ کہ ساٹہی کی چاول کو رات بہر مٹی
کی برتن مین رکہہ چہوڑین اور کچہہ منتر پڑہ کر قسم والیکو رو بمشرق کرکے
کہلادین پہر اوسکا تہوک پیپل کی پتی یا بہوج پتر پر گرادین اگر کچہہ لہو نکلی
یا اوسکی موںہہ پر کسیطرف سوجن ظاہر ہووی یا کانپنی لگ جاوی تو جانین
کہ جہوٹا ہی ساتوین قسم یہہ کہ ایک مٹی یا کانسی کی برتن مین کہ سولہ انگل
لنبا اور اوسیقدر چوڑا اور چار انگل گہرا ہو بوزن چالیس دام کی گہی
یا تلون کی تیل کو خوب جوش دین اور ایک ماشہ سونا اوسمین ڈالدین
قسم کرنیوالا اگر اوس سونیکو دو انگلیون کی ساتہہ نکال لی اور اوسکا
ہاتہہ نہ جلی تو اوسکو سچا جانین آتہوین قسم یہہ کہ دہرم یعنی راستی کیصورت
چاندی سی اور ادہرم یعنی ناراستی کیصورت لوہی سی بناکر نئی کوزہ مین

ڈالین یا دہرم کی صورت سفید پرچہ یا بھوج پتر پر لکہکر اور ادہرم کیصورت
سیاہ پرچہ پر لکہہ کر کوزہ مین ڈال دین اور قسم کرنیوالا ان دونون مین
سی ایک کو نکال لی اگر دہرم کیصورت اوسکی ہاتہہ مین آجاوی تو اوسکو
سچا جانین انتہی اور چارون پچہلی قسم ہر قوم کی لئی درست جانتی ہین

اب چوتہا ہیچ جواب بعضی اون اعتراضونکی کہ ہندو

لوگ دین اسلام پر کیا کرتی ہین سو ہم پہلی اون سب اعتراضونکا
جواب کلی دیتی ہین اور پہر اونکی جوابات جزئیہ لکہتی ہین جواب کلی
ہی کہ ہماری دین کی جو بات ہی سو بموجب حکم حضرت حق جل وعلی کی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد سی ہمکو پہنچی ہی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل اونکی خوش اخلاق اور نیک افعال اور ظاہر
ہونا معجزات کا ہی کہ پہلی باب کی چوتہی فصل مین اسکا بیان ہو چکا ہی اور
ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد کا بجالانا فرض ہی سو تم ہماری دین
کی جس بات پر اعتراض کرو اوسکی جواب مین ہمکو اتنا ہی کہدینا کفایت
کرتا ہی کہ ہمکو جسطرح ہماری پیشوا مخبر صادق صاحب معجزات علیہ الصلوۃ والسلام نے
بتلا دیا ہم وہ کرتی ہین اور جو اسکی جواب مین تم یہہ کہو کہ ہماری ہندو
دین کی جو بات ہی وہ بموجب حکم خدا کی برہما اور دوسری دیوتاؤن اور

رکہتی ہو اونکی زبان سی معلوم ہوتی ہی اور جیسی تمہاری پیغمبر صاحب
سی معجزات ظاہر ہوئی ویسی ہی ہماری بزرگوں سی خرق عادات ظاہر
ہوئی جیسی برہما کی اچہیا یعنی خواہش سی اوسکی چار مونہہ ہو گئی اور
بشن اپنی کرامت سی جلندر دیت کی صورت پر بن گیا تہا اور کشن کی ہزار
بیویاں تہین رات کو اکیلی ہی کشن جی ہر ایک محل مین ہوتی تہی اور کشن
نی ایکبار پہاڑ کو ہاتہہ پر اوٹہا لیا تہا اور مہادیو کی غصہ کی تیزی سی
جلندر دیت پیدا ہو گیا تہا اسیطرح اور بہت خرق عادات ہماری بزرگوں سی ظاہر
ہوئی ہین سو جیسی معجزات کا ظاہر ہونا تمہاری پیغمبر صاحب کی صداقت کی دلیل ہی
ایسی ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا ہماری بزرگون کی صداقت کی دلیل ہی اور
تمکو پیغمبر صاحب کی ارشاد کی بجا آوری ضرور ہی ہمکو بہی اپنی بزرگونکی ارشاد کی بجا آوری
ضرور ہی ہم بہی جو کام دین کی کرتی ہین اونہین کی بتلائی ہوئی کرتی
ہین پہر تم ہماری دین پر کیون اعتراض کیا کرتی ہو جیسی تم پیغمبر صاحب
کی متابعت کرتی ہو ویسی ہی ہم برہما وغیرہ کی متابعت کرتی ہین ا
سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر صاحب سی جو معجزات ظاہر ہوئی تو معتبر
روایتون سی ثابت ہوئی ہین اور اوسکی ساتہہ ایسی ہی بروایت
حضرت کی خوش اخلاق اور نیک افعال بہی ثابت ہین اور راویون کی

راست گوئی اور معتبری کی تحقیق کیواسطے ہماری یہان ایک جدا
علم اور فن مقرر ہی کہ اوس فن کی استعمال کرنیوالی علماء محدثین
کہلاتی ہین اور وہ لوگ اسی خدمت مین اکثر مشغول رہا کرتی ہین تاکہ
ضعیف روایتونکو صحیح روایتو جدا کرین اور ہر ایک راوی کی تحقیق
یہان تک ہوئی ہی کہ کون شخص تہا کسکا بیٹا کہان رہتا تہا کب پیدا
ہوا کب مرا کیسا تہا فضول گو تہا یا راست گو مغلوب النسیان تہا یا حافظ
الاروایت کی تحقیق مین تجسس کرتا تہا یا سستی کرتا تہا اور اپنی بیان
اور تقریر مین مضطرب تہا یا مستقل تہا اور حق اور باطل مین تمیز کرنیوالا
تہا یا نہین اور کبیرہ گناہ سی بچنی والا تہا یا نہین اور کیسا مذہب رکہتا تہا
انتہی پہر بعد اسقدر تفتیش حال راوی کی اگر اوسکی معتبر ہونیمین کچہہ شک
پڑجاتا ہی تو اوسکی روایت کا چندان اعتبار نہین گنتی اور تمہارے
بڑون کی خرق عادات تمہاری ہی شاستر ونسی معلوم ہوتی ہین
اور تمہاری شاسترونکا کچہہ اعتبار نہین ہی کیونکہ تمہاری دین مین
راویونکی تحقیق اور تفتیش نہین ہی اور کوئی فن واسطے تحقیق راویونکے
مقرر نہین ہی بلکہ جو کچہہ کسینے لکہدیا وہی مذہب ٹہہر گیا اور سچ ہونیکا
اور باتین وہی تباہی جو تمہاری پوتہیون مین مندرج ہین کہ وہ تمہارے

نزدیک بہت ہی معتبر ہین تو اُن سی تمہاری پوتہیون کی بابت بالکل
اعتبار سی ساقط ہی اور بالفرض والتسلیم اگر تمہاری پوتہیون کی روایات
کی تصدیق کرکی تمہاری بڑون کی خرق عادات سچ بہی جان لین تو بہی
وہ اونکی کرامات اور معجزہ نہین ہوسکتی کیونکہ اونہین پوتہیون کے
روایات سی تمہاری بڑونکی اخلاق ذمیمہ اور افعال قبیحہ ظاہر ہین
چنانچہ کچہہ تہوڑا بیان اونکا اس کتاب مین بہی ہولیا ہی اور جس شخص
کی اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہون اگر اوسکی ہاتہہ سی کچہہ خرق عادات
ظاہر ہون تو اونکو کرامت اور معجزہ نہین کہتی بلکہ استدراج کہتی ہین اور
جسکی ہاتہہ سی کوئی خرق عادات بطور استدراج کی ظاہر ہو تو وہ شخص
خدا کا مقبول نہین ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہی سو بقول تمہاری اگر تمہارے
بڑون کی افعال ذمیمہ جو تمہاری پوتہیون مین لکہی ہین سچ ہین اور اون
خرق عادات بہی ظاہر ہوئی تو ہم اونکو استدراج جانینگی معجزہ
اور کرامت نہین کہہ سکتی اور استدراج والی کی بات کا اعتبار نہین ہوتا
اور اگر یہہ کہو کہ بعضی فقیر مسلمان بہنگی شرابی اور بی نمازا ور فاسق ہین
اور اونکی ہاتہہ سی خرق عادات ظاہر ہوتی ہین اور مسلمان اونکو
نیکبخت اور ولی اور سائین لوگ اور اونکی خرق عادات کو کرامت

کہتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی لوگ ہماری نزدیک نیکبخت اور
ولی نہین ہین بلکہ کم بخت اور گنہگار ہین اور اونکا خرق عادت کرامت
نہین ہی بلکہ استدراج ہی حقیقت یہہ ہی کہ ہماری نزدیک خرق عادت
کئی قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ کسی پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر ہووے پیچہی اس
کہ اوسنی دعوی پیغمبری کا کر لیا ہو اوسکو معجزہ کہتی ہین جیسی جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی بعضی معجزات اس کتاب مین بیان ہوئی ہین اور دوسرا
وہ کہ پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر ہووی پیغمبر ہونی سی پہلی اوسکو ارہاص کہتی
ہین جیسی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہر اور درخت لی سلام کیا
پہلی پیغمبر ہونی سی اور تیسری یہہ کہ کسی ولی کی ہاتہہ سی ظاہر ہووے اوسکو
کرامت کہتی ہین چنانچہ تہوڑا سا بیان اس قسم کا بہی اس کتاب مین ہو لیا
چوتہا وہ کہ کسی عام مسلمان نیکبخت کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو معونت کہتی
ہین پانچوان وہ کہ کسی مسلمان بدعتی و فاسق جیسی بی نماز اور شرابی
و بہنگی وغیرہ یا کسی کافر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو استدراج کہتی ہین
چہٹا وہ کہ ایسی شخص کی ہاتہہ سی ظاہر ہو جسنی جہوٹا دعوا پیغمبری کا کیا ہو
پر اوسکی ہاتہہ سی ایسی طرح سی ظاہر ہوتا ہی کہ وہ بدبخت اوس سی ظاہر
جہوٹا اور بےعزت ہو جاوی اوسکو اہانت اور خذلان

کہتی ہین ... کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین مسیلمہ کذاب
نی یمامہ کی ملک مین دعوی پیغمبری کا کیا اور حضرت کو خط اس مضمون کا
لکہا کہ یہہ خط ہی مسیلمہ نبی اللہ سی طرف محمد رسول اللہ کی کہ زمین
آدہی ہماری ہی اور آدہی تمہاری لیکن تم قریشی لوگ ظالم ہو کہ ساری
زمین یعنی تمام نواح عرب کو خود اپنی قبضہ مین کر رکہی ہی حضرت نی
اوسکی جواب مین فرمان عالیشان لکہا اوسکا حاصل مطلب یہہ تہا کہ یہہ
خط ہی محمد رسول اللہ سی طرف مسیلمہ کذاب کی زمین نہ میری ہی نہ
تیری ہی بلکہ اللہ کی ہی تو نی یمامہ کی لوگونکو تباہ کر دیا اللہ تجہکو تباہ
کری کہتی ہین کہ مسیلمہ نی سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی کلی کر کی
وہ پانی کوی مین ڈالا کوی کا پانی بہت اور میٹہا ہو گیا مسیلمہ نی بہی
ایسا ہی کیا جس کوئی مین اپنی کلی کا پانی ڈالا اوس کوی کا پانی زمین
مین غائب ہو گیا اور جو کچہہ کہ رہا سو کہاری ہو گیا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی امت کی بیمار لڑکون کی حق مین دعا کرتی وہ اچہی ہو جاتی
مسیلمہ نی ایک لڑکی کی سر پر ہاتہہ پہیرا وہ لڑکا گنجا ہو گیا اور ایک لڑکی
کی حلق مین اوسکی ڈالی اوسکی زبان ٹوٹ گئی اور ایک دفعہ اپنی وضو کا
پانی ایک باغمین چہڑک دیا پہر کبہی اوس باغمین گہانس نہ اوگی اسطرح

جسکی حقمین عمر درازی کی دعا کرتا وہ اوسیوقت مرجاتا اور جسکی تندرستی
یا روشنی کی دعا کرتا وہ اوسیوقت اندہا ہوجاتا غرض اوسکی خرق عادات
اوسکی دعوی کی برخلاف ظاہر ہوا کرتی تہی جس سی وہ مردود ہوتا
اور ذلیل ہوجایا کرتا سوان سب خرق عادات سی چار قسم پہلی یعنی معجزہ
اور ارہاص اور کرامت اور معونت تو بہر صورت اچہی اور فایدہ دینی والے
ہین اور دو قسم پچہلی یعنی استدراج اور اہانت جسکی بات پر ظاہر ہوان سے
حقمین مفید نہین ہوتی بلکہ سراسر مضر ہوتی ہین الحاصل بہر مطلب اب
بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ صاحب اخلاق حمیدہ
اور افعال برگزیدہ ہین اونسی بیشمار معجزی ظاہر ہوئی اونکا ارشاد فیض
بنیاد واجب الانقیاد ہی اور تمہاری بڑی کہ جنکی فعال قبیحہ اور اخلاق
شنیعہ تمہاری ہی پوتہیونسی ثابت ہین اونکا کہنا واجب الانقیاد نہین
سو جو بات ثابت ہوجاوی کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہی اوسپر اعتراض کرنا کسیکو نہین پہنچتا اور تم ہندو کسی پر کیا اعتراض کرو
اول جو جو اعتراضات تمہاری دین پر آتی ہین اونکی طرف تو خیال کرو
اور اونکی جواب دینی سی فارغ ہوجاو تب ہی کسی پر اعتراض کرنا پہنچتا
اونہین سی بہت ہی تہوڑی اس کتاب مین بہی درج ہین اور ہماری

دین مین کوئی بات ایسی نہین ہی کہ عقل کی نزدیک ناپسند ہو اور
اگر تم بعضی باتونکو اپنی عقلِ ناقص کی نزدیک ناپسند سمجھکر اعتراض
کرو تو اونکی جوابِ باصواب دی جاوینگی انشاء اللہ تعالی اور جواب
جزئیہ اون اعتراضون کی یہہ ہین اعتراض قولہٗ مسلمان اپنی بہن سے
نکاح کرتی ہین یعنی چچا کی بیٹی سی کہ وہ بہی بہن ہوتی ہی نکاح
کرلیتی ہین یہہ کیسی نالی شرمی کی بات ہی جواب چچا کی بیٹی کو بہن اسواسطے
کہتی ہو کہ وہ باپ کی بہائی کی بیٹی ہی تو اس قیاس پر ماموں کی بیٹی
بہی بہن ہی کیونکہ یہہ ماکی بہائی کی بیٹی ہی سو ماموں کی بیٹی سی
کہ وہ بہی بہن ہی بیاہ کرنا تمہاری دین مین درست ہی یہہ کیسی نالی شرمی
کی بات ہی اسمقام مین بعضی ہندو کہا کرتی ہین کہ ماموں کی بیٹی سی
نکاح کرنا ہماری یہان جائز نہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ تم اپنی مذہب
سی ناواقف ہو شاستر والی کہتی ہین کہ بیٹی کی دینی کو سبسی بہانجی
سی زیادہ کون ادہکاری یعنی مستحق اور بعضی شاستروں مین لکہا ہی
نہ وکہشی باٹی کنتان اُترے مالن بہو جنا پشچمی کریانا سیچی
ترلیوی وش نیندلی یعنی دکہن کی ملک مین ماموں کی بیٹی کو بیاہ
لینا پہاڑ کی ملک مین گوشت کہانا اور پچہم کی ملک مین کریا کرم کا نام

کردینا ان مینون کا موتھین کچھہ دوش یعنی گناہ نہین ٭

ह्रस्राो मानुषी कन्या उत्तरे मांस भोजनं॥
पश्चिमे क्रियानाशश्च अपोदोषोनविद्यते॥१॥

اور پنڈت عشق لعل کیتہلی نی یہہ کہا تہا کہ ماموں کی بیٹی اپنی قوم سی خارج ہہولی ہی اور چچا کی بیٹی اپنی قوم مین داخل ہو اوسکا جواب یہہ ہی کہ چچا کی بیٹی باپ کی قوم مین سی ہی اور ماموں کی بیٹی ماں کی قوم سی سو قرابت اور بہن ہونا ہر طرح ثابت ہی اور بقول تمہاری برہما نی اپنی بیٹی سارستی سی کہ اوسیکی قوم سی تہی بدون بیاہ کی قصد جماع کا کیا اور اوسکو اپنی جورو بنایا پہر اپنی بیٹی سی بیاہ دیا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری پراسر رکہہ نی مچہودری سی زنا کیا جس سی بیاس تمہارا ابرا شلوک شاستروں کا مصنف پیدا ہوا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری دروپدی کشن جی کی بہگنی کی پانچ خاوند تہی جنکو پانڈو کہتی ہو اور یہہ کہتی کہ یہہ پانچوں کشن جی کی بڑی مقرب تہی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور اگر یہہ کہو کہ یہہ پانچوں اپنی اپنی نوبت دروپدی کو آگ مین جلاکر پہر زندہ کرلی تہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ بدن جل جاتا تہا جان تو وہ تی تہی کیونکہ جان جل نہین سکتی اور جسم ہی جلکر پہر وہ ہی جسم بتقلید

تمہاری زندہ ہوتا تھا پھر جان وہی رہی اور جسم بھی وہ ہی باقی رہا
تو جون کی تون دروپدی باقی رہی اور بقول تمہاری کنتی ان پانچ
پانڈون کی ما راجا پانڈ کی جورو جس سی کئی دیوتاؤن نی زنا کیا اور
سی پانچ پانڈو ولد الزنا پیدا ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور
بیاس تمہاری پیشوا نی اپنی بہا بہو نسی زنا کیا جس سی راجا پانڈ اور
دہرت راشٹر پیدا ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہارے
اندر بہشت کی راجا نی چندرمان دیوتا کی رفاقت سی اہلیا گوتم کی بی بی
سی زنا کیا اور گوتم کی بد دعا سی ہزار فرج اوسکی بدن پر ظاہر ہوئی یہہ
کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری سیتا رام چندر کی بی بی
کو راون دیت نی پکڑ لیگیا پھر جب وہ رام چندر کی گھر مین آئی رام چندر نی
غیرت سی اوسکو جنگل مین نکال دیا پھر لا کر اپنی گھر مین رکھا یہہ کیسی بی شرمی
کی بات ہی اور باوجود ان باتون کی ان عورتون مین سی بعضیون کو تم
ستیان یعنی کنواریان اور معصوم گنتی ہو یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی
اور سب مرد اور عورت مہادیو کی لنگ کو پوجتی ہو یہہ کیسی بی شرمی
کی بات ہی اور بقول تمہاری برہما اور بشن مہادیو کی آلت کو ناپنی گئی
یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بام مارگی فرج کی پرستش کرتی

ہین یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور کشن اور اوسکی بی بی کی نقل
بناکر اپنی سامنی نچوانا اور اونکی فضیحتون کو بیان کرنا یہہ کیسی بی
کی بات ہی اور بقول تمہاری ایکدفعہ مہادیو کو نیند کی حالت مین شہوت
غالب ہوئی اور اونکا لنگ کہڑا ہوا پاربتی بنجیال اسبات کی کہ ایکی
شہوت ضایع نجاوی لنگ کو اپنی فرج مین داخل کرکر اوسپر بیٹہہ گئے
اور لنگ زیادہ ہونی لگا یہانتک کہ آسمانون تلک پہنچا پاربتی بہی او
اوپر بیٹہی رہی جب دیوتاؤن کی مقام تک پہنچا پاربتی وہان جاکر لجیا
مان یعنی شرمناک ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری
مہادیو جی برہمنون کی عورتون مین اپنی لنگ کو ننگا کرکی جا کہڑی ہو
یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور سوای انکی اور بہت بی شرمی کی بات
تمہاری دین مین ہین اعتراض قولہم مسلمان بڑی گندی ہین
پاخانہ سی نکلکر ہاتہہ پانو مٹی سی ملکر نہین دہوتی کلی نہین کرتی برتن کو
نہین مانجتی جواب ہم لوگ نجاست کی دور کرنی مین اتنی کچہہ ستہرا
کرتی ہین کہ تم ہندؤن کو نصیب نہین یعنی اول نجاست کو ڈہیلون
دور کرکی پہر اس احتیاط سی دہوتی ہین کہ ناپاکی کا اثر باقی نرہی اور
نجاست کچہہ مونہہ اور ہاتہہ اور پانو کو نہین لگ جاتی کہ ناحق پانی ضایع

کرین اور ہم لوگ شاید موںہہ سی لگتی ہوگی کہ بموجب حکم شاستر کی بارہ
کلیان کرو تب تمہارا موںہہ پاک ہو اور اپنی دل مین سوچو تو سہی کہ جو
لوگ گوبر اور موت کو پاک جانین وہ اورون پر کیا اعتراض کرین اعتراض
تو ہم مسلمان ایک دوسری کی جہوٹی سی نہین بچتی اکٹھی بیٹھہ کر کہانا
کہا لیتی ہین ایک دوسری کا جہوٹا پانی پیتی ہین جواب آدمی کا موںہہ
پلید نہین ہی اگر پلید ہوتا تو اس سی اللہ کا نام پاک لینا اچہا نہوتا اور جب
کہ موںہہ پاک ٹہرا تو ایک کو دوسری کی جہوٹہی سی بچنا کیا ضرور ہی اور تم
لوگ آدمی اشرف المخلوقات کی موںہہ کو پلید جانتی ہو گہوڑی کی موںہہ
اور گائی کی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک جانتی ہو مصرع ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا ۔ حکایت ایک سردار ہندو نی جناب مولوی فضل امام
مرحوم سی کہا دیکہو ہندو ایک دوسری کی جہونٹہ سی کیسی بچتی ہین اور
مسلمان آپسمین بیٹہکر ملکر کہانا کہالیتی ہین مولانا نی جواب دیا کہ گائین
دس ملکر ایک کہرلی پر کہانس کہالیتی ہین اور کتی دو بہی ملکر نہین کہاتی
اور فرمایا ہی شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نی کہ دہ درویش بر یک سفرہ
بخورند و دو سگ بامرداری بسر نبرند اور دوسری تمہاری شاستر دینے
بہی ثابت ہی کہ جگن ناتہہ مین کہتری برہمن بیس شودر سبکو ملکر کہانا

درست ہی ایک دوسری کی جہوٹی سی پرہیز کرنا نہین درست اور دگر
ہمارا موہنہ پاک ہی ہم اسواسطی ایک دوسری کی جہوٹی کو پلید نہین
جانتی تمہارا موہنہ پلید ہی تم اسواسطی ایک دوسری کی جہوٹی کو پلید
جانتی ہو اعتراض قولہم مسلمانون کی دین مین لکہا ہی کہ ان لوگونکو
اسد نہین بخشیگا قاطع الشجر یعنی درخت کا کاٹنی والا دایم الخمر یعنی ہمیشہ کا شرابی
ذابح البقر یعنی گای کا ذبح کرنیوالا تس پربہی مسلمان ہندؤنکی ضد سی گونکا
برا کرتی ہین جواب یہہ بات سراسر جہوٹ ہی ہماری دین مین کہین نہین
لکہا کہ اسد ان شخصونکو نہین بخشیگا درخت کا مالک اگر اپنی درخت کو کاٹی
کچہہ ڈر نہین اور گای کا ذبح کرنا بہی منع نہین البتہ شراب کا پینا ہماری
دین مین سخت گناہ ہی مگر یہہ نہین کہ خدای تعالی دائم الخمر کبہی نہین
بخشیگا بلکہ دایم الخمر خواہ اور کسی گناہ کا مرتکب جب توبہ کری اسیوقت اسد
اوسکا گناہ بخش دیتا ہی اور توبہ یہہ ہی کہ پہلی گناہ کئی پر ندامت کہاوی
اور آگی کو وعدہ کری کہ گناہ نکرونگا اور جو نماز روزہ حج زکوۃ قربانی وغیرہ
ترک ہوئی ہین تو اونکو ادا کری اور جو گناہ ایسی ہین کہ جنہین بندون کی
حق تلف ہوئی ہین جیسی رشوت لینا چوری قزاقی غیبت دشنام وغیرہ
سو اونسی معاف کراوی اور خدای تعالی کی آگی بہی توبہ کری اور

حقتعالی ایسا مہربان ہی کہ جسکو چاہیگا بدون توبہ کی بہی بخشدیگا اور ہم جو گائی
کو ذبح کرتی ہین تمہاری ضد سی نہین کرتی بلکہ جیسی بکری وغیرہ جانور
ہماری نزدیک حلال ہین ایسی ہی گائی بہی ہی اور ہم گائی کا برا نہین
کرتی بلکہ بہلا کرتی ہین کیونکہ جو جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاتا ہی آخر
وہ بہشت کی ہتی بنایا جاویگا یہہ ذبح اوسکا برا نہین بلکہ بہلا ہی اور تم کیا
گائی کا بہلا کرتی ہو کہ بیلون پر بوجہہ لادتی ہو اونسی ہل چلاتی ہو اور طرح
طرح کی اون پر مار کرتی ہو بچہڑی کو باندہ کر ترساتی ہو اوسکی ماکا دودہ
آپ پی جاتی ہو اور مری ہوئی گائی کو چوہڑی چمارون کی حوالہ کرتی
ہو تم آپ تو اوسکا گوشت نہین کہاتی لیکن چوہڑی چمارون کی ضیافت
کرتی ہو اور اوسکی چمڑی کی جوتیان آپ بہی پہنتی ہو اور تمہاری
کتاب منوسمرت مین لکہا ہی کہ جب برہمن کا بیٹا کاشی سی بدیا یعنی علم
پڑہ کر آوی تو اوسکا باپ اوسکی استقبال کو جاوی اور گائی ذبح کرکی
اوسکی کہال گرما گرم بیٹی کی بدن پر رکہی اور تمہاری دین مین تو
گائی کا کہانا اور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی بلکہ اگر کوئی بیگانی گائی کو چورکی
سی ذبح کرکی کہا جاوی اور اوسکی ساتہہ تہوڑا سا جہوٹ بہی بولکی
تو اوسکی نجات ہی ہو جاوی چنانچہ متسیہ پران مین لکہا ہی کہ جوکہ

ساتھ رہتی تھی اوسکی مرنی کی پیچھی بڑا قحط ہوا جب اونکی پاس کہانیکو
کچھہ نرہا وی گرگ رشی کی پاس چلی گئی اوسنی اونکو ایک گای چرانی کی لئی
بن مین بہیج دیا وی بن مین جاکر ماری بہوکہہ کی اوس گای کو ذبح
کرکی دیوتیرونکو چڑہاکر کہاگئی وقت شام کی آکر گائی کی مالک سی کہنی
لگی کہ تمہاری گائی کو شیر نی کہالیا چنانچہ اس پن کی سبب سی اونکی مکتی
یعنی نجات ہوگئی اب چاہیی کہ ذرا سمجہو آنکہین انصاف کی بند نکرو کہ جس
دین مین بیگانہ جانور کو ذبح کرکی دیوتیرونکو چڑہانا اور کہاجانا اور جہوٹ
بولنا گناہ نہو بلکہ سبب نجات کا ہو پہر ایسی دین کو خدا کی طرف سی سمجہنا
اور اوسپر نجات کی امید رکہنی پرلی سری کی گمراہی اور جان بوجہکر
جہنم مین داخل ہونا ہی اور گای کی قربانی کا بیان رگ بید مین بہی لکہا ہے
اعتراض قولہم کیون ہندو انکو دودہ دیتی ہی مسلمانونکو کیا موت
دیتی ہی کہ اوسکی تعظیم نہین کرتی جواب حقیقت مین گای موت تمکو دیتی
ہی کہ مزہ سی پیتی ہو ہمکو دودہ بہی دیتی ہی اور گوشت بہی دیتی ہی اور
گائی ہماری اور تمہاری درمیان مین یون تقسیم ہوئی ہی کہ اوسکا دودہ
تو ہمارا تمہارا ساجہی ہی اور اوسکا گوشت خاص ہماری حصہ مین آیا ہے
اور موت خاص تمہاری غذا ہی اعتراض قولہم ہندو سی مسلمان

بن جاناہی مسلمان سی ہندو نہین ہوتا یعنی اچہی چیز بگڑکر بری بن جاتی
ہی اور بری سی اچہی نہین ہوتی جیسی اناج سی گندگی بن جاتی ہی
گندگی سی اناج نہین بنتا جواب یہہ قول تمہارا غلط ہی کیونکہ تمہی کو
کہتی ہو کہ سدہنا قصائی اور گنگا کنجنی اور میران بائی رانی اور اجامل پہلوان
اور گوپی چند اور بہرتری راجا یہہ لوگ سب پرمیشر کی بہگت ہوئی اور
بُری سی اچہی ہوگئی ان کو بہی کہو کہ اناج سی گندگی بن گئی اور ہندو
مسلمان بن جانا ایسا نہین جیسا تمنی کہا بلکہ ایسا ہی جیسا تانبی سی سونا
اور قلعی سی چاندی بن جانا جیسی اکسیر کی ڈالنی سی تانبا سونا اور قلعی
چاندی اور پارس کی چہونی سی لوہا سونا بن جاتا ہی ایسا ہی اعتقاد کے
ساتہہ کلمہ پڑہنی سی کافر بہی مسلمان اور سب گناہونسی پاک بن جاتا ہی
اعتراض قولہم مسلمان ہر قوم کی لوگون کو اپنی مین ملا لیتی ہین
خواہ چوہڑا ہو یا چمار یا سانسی یا گندہیلا ایسی ناکارہ قومونسی بہی بچاؤ
نہین کرتی جواب سمندر مین تمام جہان کی ندیان جا ملتی ہین اور
سمندر سب کو اپنی مین ملا لیتا ہی ایسا ہی دین مسلمانی مین ہر کسی کو
دخل ہو جاتا ہی چہوٹی جوہڑ کو کہان حوصلہ ہی کہ اور ندیان اسمین
مل جاوین اور جیسی ہر طرح کی ناپاک چیزین سمندر مین جاکر دہوئی

جاتی ہین پاک ہوجاتی ہین اسیطرح دین اسلام مین اگر ہر آدمی گناہ
پاک ہوجاتا ہی سو یہہ دریا دلی دین مسلمانی کو ہی اور کو نہین اور جو
حوض کا پانی خود پلید ہو اوس سی اور چیز کسطرح پاک ہو سو اسیطرح تمہارا
دین ہی وہ دوسری کو کیا پاک کری اور ہر عاقل صاحب فراست پر ظاہر ہی
کہ گند کی دو قسم کی ہوتی ہی ایک گندہ ہونا بدنکا ہر طرحکی پلیدی سی دوسری
ہونا روح کا بری اعتقاد اور بری اخلاقی سی بری اعتقاد جیسی سوا اللہ کی اور کو جہان
کا مالک اور حاکم اور واجب الوجود اور غیب دان سمجہنا اور سوای اللہ
اور کی عبادت کو درست جاننا اور پیغمبرون اور آسمانی کتابون سی منکر
اعتقاد رہنا اور فرشتون کو اور شریعت کی احکام کو حقیر سمجہنا اور قیامت
کی ہونی مین شک رکہنا اور خدا کی رحمت سی نا امید اور اوسکی عذاب
سی بخوف ہونا اور جو کام کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کئی ہین
نہ فرمائی ہین اونکو مستحسن اور دین کی کام سمجہنا اور سوای اسکی اور بری
اخلاق جیسی اپنی آپ کو بہتر سمجہنا اور اپنی عبادت پر لوگون کی خوبی
اور شاباشی کی خواہش کرنی اور کسیکی پاس کوئی نعمت دیکہکر
جلنا اور کسیکی طرفسی دلمین کینہ رکہنا اور مال و دولت سی محبت
بہت رکہنی اور بہت دن تک زندگانی کی امید رکہنی اور گناہ پر نا

اور سوای انکی سو دوسری قسم کی گندگی پہلی قسم سی زیادہ خبیث
ہی کیونکہ بدن کی گندگی دور ہونا بہت آسان ہی فقط پانی سی دور ہو
جاتی ہی اور روح کی پلیدی کا دور کرنا سخت مشکل ہی اور روح کی پلیدی
مین کفریات کی ناپاکی سب سی زیادہ سخت ہی کہ ہمیشہ کی عذاب کو پہنچاتی
ہی سو ہم لوگ ہو کافرونکو برا جانتی ہین بسبب پلیدی روح یعنی کفر کی
برا جانتی ہین نہ بسبب پلیدی بدن کی سو یہہ روح کی پلیدی یعنی کفر
ایمان لانی سی جاتی رہتی ہی کیونکہ جب اعتقاد سنور گیا روح پاک ہوئی ہو
خواہ چوہڑا ہو خواہ چمار خواہ کولی ہو اور ہماری نزدیک چوہڑا چمار ہندو
سب برابر ہین جو شخص کفر کی پلیدی سی توبہ کری وہ ہمارا بھائی ہی
اسیواسطی ہماری دین مین فرض ہی کہ جو شخص مسلمان ہوا چاہی اول
اوسکو یہہ تلقین کرین کہ سوای اللہ کی کسیکی بندگی کرنی روا نہین
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بھیجی ہوئی اور ہماری راہ نما ہین اور حضرت
کی متابعت ہر کسی پر فرض ہی پہر اوسکو مضمون صفت ایمان کا سکہا وین
اور کفریات سی توبہ کراوین اسکی پیچہی ستہرائی کی لئی اوسکو غسل دینا
مستحب ہی اور تم جو چوہڑی اور چمار کو برا جانتی ہو بسبب پلیدی بدن کی
برا جانتی ہو روح کی پلیدی کہ سب سی بڑی ہی اوسکو تم برا نہین جانتی

یہہ تمہاری بلی سمجھی ہی اور اگر تم ان لوگونکو بسبب استعمال پلیدی [illegible]
کی دین مین ملانا برا جانتی ہو تو ایک چہرا یعنی بایان ہاتہہ تمہاری بدن
مین بہی موجود ہی کہ دو وقت نجاست کو اوسی دہوتی ہو اوسکو
بہی اپنی بدن سی کاٹ ڈالو اعتراض قولہم مسلمان جو ختنہ کرلی
ہین اگر یہہ کام اللہ کو منظور ہوتا تو اول ہی ہر مسلمان کو ختنہ کیا ہوا
پیدا کرتا جواب اللہ کو پسند ہونا یا نہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی
زبان مبارک سی معلوم ہوتا ہی سو اللہ کو اگر یہہ کام پسند نہوتا تو [illegible]
حضرت کی زبان سی اس کام کا حکم نکرتا اور اس مقام مین کہنی والا ان
کہہ سکتا ہی کہ ہندو جیتی عورت کو آگ مین جلا دیتی ہین اور بعضی کاشی
مین جا کر آرہ کی ساتہہ چیر کر مر جاتی ہین اور گنگا مین پرواہ لیکر یعنی
ڈوب کر مر جاتی ہین اور ہماچل یعنی ایک برف کی پہار مین گل کر
مر جاتی ہین اور آنکہہ بند کرکی دکہن کیطرف روانہ ہوتی ہین اس امید پر
کہ کوئی کنوان یا خندق آگی آجاوی اوسمین گر کر مر جاوین اور ایسی
موت کو بڑا ہی ثواب سمجہتی ہین اگر خدا کو یہہ کام منظور ہوتی تو ان لوگونکو
پہلی سی دنیا مین پیدا نکرتا اور اگر کہو کہ اس زمانہ مین کوئی ہندو ایسی
کام نہین کرتا سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری دین مین یہہ سب کام

جائز بلکہ مستحسن ہین اب انگریزی حکومت مین الہی کا مولسی مخالفت
ہند کہتی ہی اسواسطی کوئی ہندو ایسا کام نہین کرسکتا اور حقیقت مین جانکا
ضائع کردینا اور حرام موت مرنا بڑی نالی وقوفی ہی اور خود تم لوگ کہا
کرتی ہو کہ آپ گہاتی مہاپاپی یعنی اپنی نفس کا قاتل بڑا گنہگار ہی اور بڑا
تعجب ہی کہ یہہ لوگ کہ حرام موت مرجاتی ہین تمہاری نزدیک بڑے درجہ
پاتی ہین اور جو کوئی بیچارہ چارپائی پر مرجاوی یا کوئی عورت بچا جنکر مرجاوی
یا کوئی سانپ کے کاٹنی سی مرجاوی یا نا اختیار پانی مین غرق ہوجاوی
تو اس قسم کی موت کو تم آپ مرت یعنی حرام موت جانتی ہو حالانکہ [illegible] ہین
اوس بیچاری مرنی والیکا کچھہ قصور نہین ہی اور عقلا تو یہہ بات ثابت ہی
کہ جو کوئی اپنی آپکو قصداً مار ڈالی وہ حرام موت سی مری اور جو بیچارہ کسی
آفت شدید مین مرجاوی وہ مستحق ثواب کا ہو سو ہماری دین سی اسیطرح
ثابت ہی دوسری جیسی ہماری مسلمانون کی موی زہار کا مونڈنا سنت
ہی ایسی ہی تمہاری ہندوون کی داڑہی منڈانا ضرور ہی سوئم تم پر یہہ اعتراض
آتا ہی کہ اگر اللہ کو یہہ کام منظور ہوتا تو پہلی سی تمکو بدون داڑہی کی پیدا
کردیتا اعتراض قولہم مسلمان جاندار کو ذبح کرکی کہالیتی ہین اتنا نہین
جانتی کہ جیسا اپنا جی ہی ایساہی اورون کا ہی جواب [illegible] جیو ان

اللہ نے انسان کی لئی پیدا کئی ہین کوئی سوار ہونیکو کوئی بوجہ لادنیکو
سو جس جانور کی گوشت کہانیکا حکم زبانی صاحب معجزات علیہ الصلوات کے
ہمکو معلوم ہوگیا ہی اوسکو ہم کہاتی ہین ہم بہی اللہ کی بندی ہین اور جانور
بہی اگر ہم بغیر حکم اللہ کی جانورون کو ذبح کرتی تو البتہ مقام اعتراض کا تہا
اور عقلاً بہی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطی فائدہ آدمی کی برا نہین کیونکہ
اگر ناقص کو کامل پر فدا کیجئی مضایقہ نہین مثلاً اگر گای یا بیل یا گہوڑی کے
بدن مین کیڑی پڑجاوین تو ایک گہوڑی یا گای یا بیل کی لئی ہزارہا
کیڑی کا ماردینا جائز ہی کیونکہ کیڑی بہ نسبت گہوڑی یا گای یا بیل سے
ناقص ہین اور گہوڑا اور گای بیل بہ نسبت کیڑون کی کامل اسیطرح انسان
کہ ساری مخلوقات سی کامل تر ہی اگر اوسکی فائدہ کی واسطی سب حیوانات
کو قتل کردین تو عقلاً برا نہین اور گوشت کہانا تمہاری دین مین بہی
منع نہین ہی چنانچہ تمہاری دہرم شاستر مین لکہا ہی کہ جو جانور کہانیکے
ہین آگی ہین اور جو لوگ اونہین کہاتی ہین دونو کو برہمانی پیدا کیا ہی
اس لئی اگر شاستر کی طور پر اونکو کہا دین تو کچہ گناہ نہین اور بید
بہی تمہاری یہان لکہا ہی کہ دیوتاؤن اور پترونکو گوشت چڑہا کر کہانا
کچہ پاپ نہین اور لکہا ہی کہ جو جانور گہر مین رہتی ہین اور جنکا حال

معلوم نہین اونکو کہانا چاہی اور لکہا ہی کہ برہمنون کو سا ہی گرگٹ چہپکلی مگر سیہہ خرگوش وغیرہ کہانا درست ہی اور متاکہشرا مین لکہا ہی کہ پانچ ناخن والی جانورون مین گوہ کچہوا ساہی خرگوش اور مچہلیون مین روہو سنہ تنڈک کہانی کی لائق ہین اور منوشاستر مین لکہا ہی کہ سورج کی اوترایں اور دکہشنایں یعنی سانون اور ماہ کی ابتدا مین قربانی کرنا اور کہانا فرض ہی اگر اس مقام مین ہندو یہہ کہین کہ گوشت کا کہانا ہماری دین مین پچہلی زمانہ مین درست تہا اب حرام ہوگیا ہی تو اسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری دین مین پچہلی زمانہ مین جائز تہا ہماری دین مین اب جائز ہی تمہارا اعتراض ہمپر کسطرح نرہا اور یہہ قول بہی تو معتبر نہین ہی کہ تمہاری دین مین اب گوشت کہانا مطلق حرام ہی ایک یہہ بشنو لوگ تو ضرور اب گوشت کہانی کو حرام جانتی ہین اور شیو لوگون کے مذہب مین حلال ہی اور یہہ لوگ دیوی کی تہان پر بکری اور بہینسی قربانی کرتی ہین بلکہ یہہ بہی تمہاری یہان لکہا ہی کہ جو شخص دیوی کی نام پر بلدان یعنی قربانی کری جتنی اوسکی سر پر بال ہون اوتنی برس وہ سرگ مین رہی اور گیا مین جاکر ساری ہی ہندو اپنی پترون کو گوشت کی پنڈ یعنی غلولہ چڑہاتی ہین اور یہہ سب کچہہ شاستر مین جائز ہی

خاتمہ بیچ بیان خوبیون دین اسلام کی دین سلمانی مین
جتنی کہ خوبیان ہین سو میرا کیا حوصلہ کہ سبکو بیان کر سکون لیکن
بعضی اونمین سی کہ اسوقت ابہی سوجہین بقدر اپنی طاقت کی بیان
کرتا ہون پہلی خوبی توحید یعنی کسیکو اللہ کی ذات اور صفات اور
افعال مین شریک نکرنا کہ فلسفہ حقہ یونان اور اکثر حکماء ہنداور ہر صاحب
عقل توحید کو اچہا جانتی ہین سو وہ توحید اس دین مین ایسی کچہہ ظاہر
ہوی کہ سوای اللہ کی کسی اور کو سجدہ تحیۃ کا ہی حرام ہوگیا اور رفع
بلای اور طلب حاجات مین سوای اللہ کی اور کسی تضرع اور التجا کرنا
منع ہوا اور تصویر وں کا بنانا اور کسی کی قبر کی نقل بنانی یعنی جہوٹی قبر بنانی
اور اوسکی زیارت کرنی کہ یہہ کام مبدأ بت پرستی کی ہین حرام ہوئی
یہان تک کہ سوای اللہ کی اور کسی کی قسم کہانی بہی منع ہوگئی چنانچہ
کچہہ بیان اسکا پہلی باب مین ہو چکا ہی دوسری خوبی اتباع
سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس دین مین خرابیان پڑ گئین
ہین تو اکثر بدعات کی اختیار کرنی سی پڑی ہین سو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پہلی ہی سی بار بار بہت تاکید سی فرما دیا تہا کہ میری اور میری اصحاب کی
قول و فعل سی زیادہ کوی کام دین مین نکرنا اور یہہ ہی فرما دیا تہا

کہ حق تعالی میری امت کی لیئی ہر سو برس کی ابتدا مین ایسی شخص کو برانگیختہ
کریگا کہ وہ شخص انکی دین کو بدعتون سی صاف کر کی تازہ کریگا چنانچہ
ہر صدی مین ایسی شخص ظاہر ہوتی رہی جنکی سبب سی یہہ دین تازہ رہا
اور قیامت تک ایسا ہی رہیگا تیسری خوبی درستی اعتقاد کی کہ اس
کتاب کی پہلی باب سی ظاہر ہوتی ہی چوتھی خوبی عبادات بدنی اور مالی
اس دین مین ایسی ہین کہ جس سی دل اور جان کو لذت حاصل ہو
از انجملہ ایک نماز ایسی عبادت ہی کہ تمام مخلوقات نماز ہی مین رہتی ہی
اکثر فرشتی ذکر حمد اور تسبیح اور تقدیس وغیرہ مین رہتی ہین اور درخت
قیام مین اور چوپایی قعدہ مین اور چار پایی رکوع مین اور حشرات سجدہ مین سو حق تعالی
نی ان سب کی نماز جمع کر کی مسلمانونکو عنایت کری کہ نماز مین سبہی افعال
موجود ہین پانچوین خوبی معاملات اور رعیت داری اور حق ما باپ
اور جورو اور خاوند اور قرابتیون اور ہمسایہ کا اور یتیم اور مسافر
اور قیدی اور مسکین کی خاطر داری وغیرہ اور آداب طعام اور نکاح وغیرہ
اس دین مین اس تفصیل سی بیان ہوی کہ جب کسیکو کسی مسئلہ کا
احتیاج پڑی وہی مسئلہ دین کی کتابونمین موجود ہوتا ہی یہان تلک
کہ پاخانی اور پیشاب کی آداب بہی حضرت بتلاگئی اور فقہ کی ابواب کو دیکہنا

چاہیئے تا حقیقت اسبابت کی معلوم ہو حکایت عجیبہ اکبرآباد مین ایک
انگریز ایک عالم مسلمان سی کہنی لگا کہ دین اسلام کی حق ہونیکی کیا دلیل ہی
اوس بزرگ نی حضرت کی معجزات کا ظاہر ہونا اور کچہہ اور دلیلین بیان کین
وہ انگریز کہنی لگا کہ یہہ دلائل بہی ہین اور سوای اسکی ایک دلیل
حق ہونی دین اسلام کی اور ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہمارا جو قانون عدالت کا
مقرر ہوا تو کئی سو حکیم دانا کئی پرگنون سی جمع ہو کر یہہ قانون اپنی
عقل کی زور سی مقرر کیا ہی اور ہمارا ملک کہ یونان سی قریب ہی اور
اوس ملک کی حکیمون کی عقل بہی تیز ہوتی ہی اور اوس قانون کو
باندہتی باندہتی جو اون حکیمون مین سی مرتی گئی تو اونکی عوض مین
اور حکما بہرتی ہوتی رہی غرض کئی سو دانا کئی سو برس مین آپسکی
مشورہ سی یہہ قانون مقرر کیا ہی اور پہر بہی بعد چار پانچ برس کی اس
قانون مین کچہہ نہ کچہہ تغیر آجاتا ہی اور تمہاری شرع کی سب قانون
ایک شخص کی زبان سی بدون مشورہ اور صلاح کسی دوسری کی فقط
تیئیس ۲۳ برس کی مدت مین مقرر ہو گئی اور اوس وقت سی ابتلک اومین
کچہہ فتور اور تفاوت نہین آیا سو ہم یہہ جانتا ہی کہ ایک شخص سی بہوت سی
قانون بدون مشورہ اور صلاح دوسری کی ایسا قانون شائستہ



اور بات مقرر ہوجانا بغیر دو دجی کی نہین ہوسکتا فقط یہہ بات سنکر
مولوی صاحب نی فرمایا کہ تم ہماری دین کو حق جانتی ہو پہر مسلمان کیون
نہین بن جاتی کہنی لگا کہ مین اگر مسلمان ہوجاؤن تو پہر یہہ پانچ سو روپیہ
کی تنخواہ مجہکو کہان سی ملی انتہی اور مولانا محمد یعقوب صاحب سی مینی سنا
کہ پہر وہ شخص مشرف باسلام ہوگیا اور سرکارِ انگریزی سی اوسکی تنخواہ ہی
بحال رہی چہٹی خوبی علم اخلاق اور تصوف اور تزکیہ نفس جیساکہ دین
اسلام مین بیان ہوا ہی ایسا کسی دین مین معلوم نہین ہوتا چنانچہ کتاب
احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت وغیرہما اور کتب اس علم کی دیکہنی سی اسکی
خوبی معلوم ہوتی ہی اور یہہ سب علوم قرآن اور حدیث سی نکلی ہین
ساتوین خوبی اللہ کا کلام بالفاظہ جن صفتون کی ساتہہ ہی خاص اس
دین مین موجود ہی اور کسی دین مین موجود اور محفوظ نہین ہا چنانچہ
بیان اسکا پہلی باب کی تیسری اور چوتہی فصل مین ہی آٹہوین جو
لکہہ ہا اولیاء اور صلحاء صاحبِ ظاہر و باطن اور اہلِ کرامات موصوف
باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوی نوین خوبی کوئی بات ایسی کہ
عقل کی نزدیک محال یا قبیح ہو دینِ اسلام مین نہین ہی اور جو کسی اور
دین والی نی کسی بات پر کچہہ اعتراض کئی ہین تو ہماری علماء با انصاف

کہ اللہ اونکی قدر و منزلت زیادہ کرے اونکی رد مین ایسی جواب لکھی ہین
کہ مخالفون کی زبان بند ہوگئی ہی چنانچہ اکثر اعتراضات بیہودہ پادری
لوگ واسطی مغالطہ دہی عامی مسلمانون کی کیا کرتی ہین سو اونکی رد
کتاب صولتہ الضیغم اور استفسار اور ازالتہ الاوہام اور سوای اسکی بہت
سی کتابین موجود ہین اونکو دیکھنا چاہی تاکہ حقیقت حال معلوم ہووی
خوبی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع جمیع خصال حسنہ ہونا اور
ہر طرحکی معجزات کا ظہور حضرت کی ہاتھہ پر ہونا کہ حق تعالی نی سب پیغمبرون کے
خوبیون اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات مین جمع کردیا مصرع
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ گیارہوین خوبی حضرت اور حضرت
اہلبیت اور اصحاب اور دوسری خواص امت کا پادشاہی کو چہوڑنا اور درویشی
اختیار کرنا چنانچہ حضرت کی اہلبیت پر جسطرحکی تکالیف دنیاوی گذرتی تہی
ظاہر ہین اونکی بیان سی جی بہر آتا ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ باآنکہ اونکی
خلافت کی دہوم دہام چین تک پہنچی تہی کسی نی دیکہا کہ تیرہ پیوند اونکی
چادر مین لگی ہوئی تہی اور اونمین بعضی چمڑی کی بہی تہی اور حضرت
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کسی شہر کی امیر تہی جنگل سی لکڑیون کا بوجہ اوٹہا
لاتی اوسی طرح بازار مین چلی جاتی اور کہتی تہی اطرقوا لامیرکم

یعنی اپنی امیری کی لئی راہ دو اور ایسا ہی اور اچھونکا حال رکھا یاہو ین
خوبی جماعت ہر عاقل جانتا ہی کہ جماعت مین بڑی بڑی فائدہ ہین انمین
ایک یہہ بہی ہی کہ آدمی ایک جگہہ پر جمع ہوکر اپنا دکہہ درد ایک دوسری سے
بیان کرین اور امور دینی اور دنیاوی مین ایک دوسری کی مددگار ہوین
سو ہماری واسطی حق تعالی نی کئی جماعتین مقرر فرمائین ایک جماعت تو
اور ہمسایہ اور محلہ دارون کی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کیونکہ ان لوگونکا
حق اورون سی مقدم ہوتا ہی دوسری جماعت تمام شہر کی مسلمانون کی
اٹھوین دن جمعہ کو جامع مسجد مین تیسری جماعت تمام پرگنہ کی مسلمانون
کی ایک برس مین دو بار عید الفطر اور عید الضحی کی دن چوتھی جماعت سارے
جہان کی مسلمانون کی مکہ معظمہ مین حج کی دن تیرہوین خوبی محمدی لوگون
کی لئی پردہ مستحب ہونا کہ یہہ بات عقل کی نزدیک بہت ہی خوب ہی سو خاص
اسی امت مین ظاہر ہوئی چودہوین خوبی نشی کی چیزون کا حرام
ہونا کہ جنکی سبب سے آدمی کی عقل کہ مدار سب امور دین و دنیا کا اسی پر
مغلوب ہو جاتی ہی پندرہوین خوبی ترقی دین کی باوجود یکہ فرنگی
لوگ لاکہہ ہا روپیہ خرچ کرتی ہین اسباب پر کہ لوگ اونکا دین اختیار کرین
چنانچہ پادریون کو نوکر رکہنا اور مدرسونکا تعمیر کرنا اور کتابون کا تقسیم کرنا

اسیواسطی ہی اور جو کوئی اونکا دین اختیار کرتا ہی اوس ہی نا فہم
کی مروت بہی کرتی ہین پہر باوجود اتنی تردد اور سامان کی کوئی عقلمند
اون کی دین مین نہین آتا ہی اور اگر کوئی بی عقل اور حوادث زدہ بسبب
طمع دنیاوی کی اونکا دین اختیار کرتا ہی تو کوئی ہزار مین ایک آدہ ہوتا
اور دین اسلام باوجودیکہ بسبب نہونے سلطنت اہل اسلام کی اس ملک مین
ضعیف ہو گیا ہی اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور اہل مروت ہین چندان
اسباب دنیاوی موجود نہین رکہتی کہ کسی شخص مشرف باسلام کا روتی اور
کپڑا اپنی اوپر کر لین اس حال پر بہی بہت سی آدمی اپنی حشمت دنیاوی کو
چہوڑ کر دین اسلام کو اختیار کرنا اور درویشی اور مفلسی مین آنا غنیمت
جانتی ہین چنانچہ اس زمانہ مین چند شہرون مین بہت سی لوگ ایمان
لائی ہین ازانجملہ جو کہ میری دوست اور آشنا ہین اونکا ذکر خیر بیان
ہوتا ہی اور اونمین سی کئی شخصون نی تو اپنا اسلام ظاہر کر دیا ہی اور بہت
دیندار اور نیک اخلاق ہین جنکی نام یہان لکہی جاتی ہین شیخ عبدالرحیم
المعروف بہ منشی فدا حسین آگی انکا نام تہا جواہر سنگہ قوم کہتری باشندہ بانڈہ
پایل بڑی بہادر اور خوش اخلاق اور روزگار پیشہ ہماری پایل کی اردو
کی مجمع مین سپاہی اول انہون نی اپنا اسلام ظاہر کیا حجاب کی حالت مین

واسطے اظہارِ اسلام کی بہت بیقرار تہی ایک رات کسی مسجد سے اذان
آواز کان مین پڑی اللہ اور رسول کا نام سُنکر تمام رات غلبۂ محبت مین
نیند نہ آئی صبح کیوقت انکا دادا کہنے لگا رام رام یہہ اوسی بیقراری مین
خفا ہوکر بولی کہ اللہ اللہ کہہ پہر گہبراکر گہر بار کو چہوڑ کر مجنون کیطرح باہر
نکلی انبالی مین پہنچی کسیکو نہ پایا جنکی پاس مشرف باسلام ظاہر ہووین غرض
ایک مدت تک انکا یہہ حال رہا کہ ؎ عاشق و دیوانہ و سرگشتہ ایم ؎ یار
جویان گرد دہر در گشتہ ایم ؎ آخر کوہ کسولی پر پہنچی وہان جاکر اسلام ظاہر کیا
سرسے مان اور بیوی اور دو بیٹی اور مال اور دولت اور حویلیان اور تمام آرام
چیزونکو چہوڑ کر اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کر کی آئی ؎ آن کس کہ ترا
شناخت جان راچہ کند ؎ فرزند و عیال و خانمان راچہ کند ؎ دیوانہ کنی ہر دو
جہانش بخشی ؎ دیوانۂ تو ہر دو جہان راچہ کند ؎ اب ارادہ رکہتی ہین کہ پردہ کا بہی
ترک کرین تاکہ دین کی طرحکی خرابیون سی سلامت رہی اللہ تعالی انکی
مرادی پوری کری شیخ عبد الواحد چہوٹی بہائی منشی فدا حسین کی بہت
صالح اور پارسا ہین انکی مسلمان ہونیکا عجیب قصہ ہی چہوٹی عمر مین واسطی
تحصیل علم کی منشی فدا حسین کی پاس آرہی موضع جہنجہوم مین بخدمت
بابرکت حضرت مولانا علاء الدین کی سبق شروع کیا اور کفر کی خرابیان اور

اسلام کی خوبیان معلوم لین ایک دن ایسی بیقرار ہوی کہ بغیر ا
وقت اظہار اسلام کر دیا اور کفر کی بیماری سی غسل صحت فرماکر مسلمانون
جماعت مین شامل ہوی انکی مان اور بہت لوگ پایل سی آئی رونی چلانی
لگی اونہون نی سوای اللہ اور رسول کی کسیکی طرف التفات نکی
تو نی لاکہہ جی سی ہو مجہہ پر فدا ہو مین تجہہ پر فدا ہون مجہی اوس سی کیا
تہانہ دار ہندو تہا کہنی لگا اسکو پکڑ کر لیجاؤ انہون نی کہا کبہی نہ جاؤنگی تہانہ دار
نی کہا تو کیون مسلمان ہوا کہنی لگی دوزخ سی ڈر کر غرض ہر چند بہت
انکی پہیر لیجانی کو زور لگایا انکو کسیکا قول نہ بہایا اب تحصیل علوم مین
مشغول ہین اور منشی فدا حسین انکی خبر گیران ہین مولوی نعمت اللہ
جوان متقی صاحبِ دل طالب العلم بلکہ عالم باعمل اور ناصح خلق خدا اور انکی
و نصیحت سی بہت مرد اور عورتونکو فیض ہوا اور ہوتا ہی آگی انکا نام تہا
ہر نام داس قوم کہتری اصل باشندہ پایل احوال انکا یہہ ہی کہ جب سن
تمیز کو پہنچی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ دل مین
بہڑکنی لگا اور دین ہنود کی خرابیان اور دین اسلام کی خوبیان بخوبی
ظاہر ہوگئین وطن مالوفہ سی ہجرت کر کر لودہیانہ مین آکر اسلام ظاہر کیا انکی
باپ اور بہای اور کئی ہنود پایل سی آئی ان کی باپ نی بہت بیقراری

اور رونا چلانا شروع کیا کئی دن تلک ہنگامہ برپا رہا محکمہ انگریزی تک
جانی کی نوبت پہنچی بفضل حق تعالی خیر رہی پہر مین انکو اپنی ساتھ کوٹلہ مالیر مین
لیگیا پاپی کی ہندؤن نی سرکار پٹیالہ مین اس خاکسار پر نالش کری کہ ہمارے
لڑکی کو پاپی سی پکڑ لیگیا ہی پٹیالہ سی رئیس کوٹلہ مالیر کی نام خط سفارش کا
لائی اور کوٹلہ کی پنچایت نی بہی بہت زور لگایا اور ایک دفعہ بہت ہندو جمع
ہوکر میری مکان سکونت پر بطور بلوی کی آئی اور بہت کش مکش ہوئی لیکن
بہر حال اللہ کا فضل شامل حال رہا ایک دفعہ انکا باپ بحضور رئیس کوٹلہ مالیر
السی کہنی لگا کہ بیٹا مین تیرا باپ ہون انہون نی کہا میری باپ تو حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین رئیس اس بات سی بہت خوش ہوا
اور فرمایا کہ کسیکا مقدور نہین کہ تجہکو پکڑ کر لیجاوی تم چین سی رہو لیکن
انکی والدنا بزرگوار نی پیچہا نہ چہوڑا اور مدت تلک گردرہا آخر نا امید ہوکر چلا گیا
اب بہمہ مالیر مین رہتی ہین اور حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت مین
تحصیل کرلی اور اورونکو پڑہاتی ہین اور حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ
والسلام کی جناب مین بزبان حال عرض کرتی ہین کہ ع بلند مرتبہ زان
خاک آستان شدہ ام ع غبار کوئی توام گر برآسمان شدہ ام ع شیخ
عبد الحق یار وفادار اور مرد ہوشیار اور بہت مدت میری رفاقت مین

رہی اور میری ساتھہ ہی مظہرِ اسلام ہوئی اگی انکا نام تہا سندہ سنگہ
قوم جاٹ ساکنِ نروانہ لڑکپن مین میری بڑی بہائی کی پاس نوکر ہو
جب جوان ہوئی دین اسلام کی حقیقت معلوم کری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی متابعت مین آئی اور مدت دراز میری ساتھہ رہی اور بہت
سی سفر کئی سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین انکو عاقبت کا سفر درپیش آیا حق تعالیٰ
غریق رحمت کری اور انکا چہوٹا بہائی بہی مسلمان ہوکر بعد چند روز کی
انکی سامنی ہی انتقال کرگیا تہا بعد مرنی کی ایکدن مینی عبد الحق کو خواب
مین دیکہا کہ اچہی خوبصورت امرد کی شکل پر تہی مینی پوچہا کہ تمکو کچہہ عذاب
قبر تو نہین ہوا کہنی لگی کچہہ تہوڑا سا عذاب ہی مینی تین دفعہ درود شریف
پڑہ کر اونپر دم کیا کہنی لگی کہ اب عذاب دور ہوگیا ؏ ہر مرض کی دوا
درود شریف ہ دافعِ ہر بلا درودِ شریف ہ شیخ عبد العزیز المعروف
عزیز الدین نیک مرد قوی دل صاحبِ ہنر ہین ماں اور باپ اور بیوی
اور بیٹی اور دولتِ دنیاوی کو چہوڑکر مسلمان ہوئی اگی انکا نام تہا
سائین دتا قوم برہمن سند ساکنِ پایل انکی ایک عجیب بات ہی کہ جن دنوں
یہہ فقیر اپنا ایمان مخفی رکہتا تہا ایک دفعہ پایل مین قریب دو برس کی
اتفاق خانہ نشینی کا ہوا اور کئی شخص برادری وغیرہ کی پردہ مین مسلمان

تہی اور جیسی اوقات ہندؤن سی کہلی کہلی باتین ہوا کرتین اور بہت ہندو
لوگ انکو ہماری مسلمان ہونی کا ظن تہا اور میری چچا لالہ گنیشی رای باوجود
ہندو ہونی کی ہم لوگون سی محبت رکہتی تہی اور یہ بات کلام مین اورہندو
ایذا رسانی کسی موذی کی ہم لوگون کی مدد اور حمایت کرتی ہم نے
اونکا نام ابوطالب مقرر کرلیا تہا اور ایک شخص بدمعاش ایک اور یار کا
چچا تہا اور وہ اس گروہ کا بڑا دشمن اور ایذا رسان تہا اوسکا لقب
ابوجہل ٹہیرایا تہا چنانچہ ایک دن ہی ابوجہل ہماری گہر کی دروازی پر
کہڑا ہوا تہا یہہ صاحب یعنی میان عبدالعزیز کہ قوم کی برہمن اور ہمارے
پیر و بہت تہی وہان آپہنچی جسینی ابوجہل کو سنا کہ انسی کہا کہ پر وہت جی تو
مسلمان ہوچکا ہون تمہاری کیا صلاح ہی کہنے لگے کہ مہاراج جہان
جہان وہان ہی پروہت سبحان اللہ و بحمدہ یہہ لفظ ایسا مبارک ہوا حالانکہ
اوسوقت انکو دین اسلام سی کچہہ واقفیت نتہی بعد چند روز کی اللہ نی ایسا
سبب کیا کہ گہربار کو چہوڑکر مسلمان ہوئی ~~سے~~ آن اکہ تو رہبری کشش نکند
وانرا کہ تو گم کنی کشش رہبر نیست پس شیخ خدا بخش اور اونکا نام عبدالرزاق
تہی ہی ایام جاہلیت مین بڑی اوباش تہی اسواسطی انکا نام دیلی مشہور تہا
اب اللہ تعالی نی انکو اپنی کمند رحمت سی کہینچا اور رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم کی تابعداروں مین کردیا آگی انکا نام تہا لچھمن قوم کہتری
پنجاہل باشندہ پایل برادری مین ہماری قریب ہین شیخ عبدالکریم
نوجوان پرہیزگار آگی انکا نام تہا اودہو قوم برہمن گایتری باشندہ
کوتلہ مالیر لودہیانہ مین اظہار اسلام کیا انکی مان ملنی کو آئی رونی لگی پہر
کہنی لگی اگر مجسی محبت رکھتی ہی تو مسلمان ہوجا پہر اپنی مان سی پچہلی
قصورات معاف کروای اب علم پڑہتی ہین شیخ عبدالرحمن جوان صالح
آگی اونکی قوم تہی کہتری ساکن امرتسر وطن سی ہجرت کرکی آگی کوئی
تہی مدت سی اونکا حال معلوم نہین شیخ غلام محمد پہاڑ کی سرداروں
مین تہی اور انکی ساتہہ بعض حرم اور کئی ملازم مسلمان ہوئی آگی انکا
نام تہا کنور جوالا سنگہ قوم کتوج انکی زیارت اس فقیر کو نصیب نہین ہوئی
شوق اور ارادہ ہی رہا کہ اتنی مین انکی انتقال کی خبر پائی اللہ جلشانہ جنت
نصیب کری شیخ غلام محمد آگی انکا نام تہا وزیر سنگہ متوطن نابہہ شیخ
غلام قادر درویش آگی انکا نام تہا گورکہہ سنگہ متوطن نابہہ حاجی
نور محمد بہت سی مال اور دولت چہوڑکی مسلمان ہوئی آگی انکا نام
کردہر لعل قوم سراوگی باشندہ ابہا شیخ عبداللہ آگی انکا نام تہا
دیوان سنگہ قوم بنیا شیخ خدا بخش سراج بہت نیک مرد ہین انکی قوم

روڑا کہتری ساکن میرٹہہ اور[۱۹] انکی چہوٹی بہاوج مسلمان ہو کر بعد چند کے
اس دنیا سے کوچ فرما گئی غفر اللہ ولا خیہ شیخ الٰہی بخش بہت خوش
خلق اور متواضع ہین آگی انکا نام تہا موہن لعل قوم برہمن گوڑ ساکن جہنور[۱۹]
شیخ محمد آگی انکا نام تہا لالو سنگہ قوم راجپوت ساکن الور اور انکی بیوی بہی
مسلمان ہوئی[۲۰] شیخ عبد اللہ شیرین مزاج آگی انکا نام تہا مادہو قوم
گوڑ[۲۱] شیخ کمال الدین مرد ہوشیار اور نیکبخت ہین بیوی اور بیٹی اور لوٹے
اور اسباب اور مکانات کو چہوڑ کر اللہ اور رسول کیطرف آئی اور انکی کئی عورت
پردہ مین مسلمان ہین اور آگی انکا نام تہا منگل سنگہ قوم کہتری بارہ سیانی ساکن
کپور تہلہ اور اب ایک عورت[۲۲] کہ قوم کہتری سوڈی مین سی مسلمان ہوئی ہین
انکی نکاح مین آئی[۲۳] الٰہی بخش مرد صالح آگی انکا نام تہا راما قوم نجار ساکن
بسی[۲۴] شیخ محمد حسین انکا نام موہن قوم سود ساکن پتیالہ[۲۵] خدا بخش
پوربیہ[۲۶] عبد الباری نوجوان قوم برہمن ساکن تہانیسر[۲۷] سلطان محمد
اور[۲۸] شیر محمد دو نو بہائی آگی انکا نام تہا سلطان سنگہ اور شیر سنگہ
قوم سکہہ ساکن اٹاری[۲۹] شیخ عبد القادر خوب سیرت مرغوب صورت صاحب
ہمت مہاجر الی اللہ آگی انکا نام تہا ٹہاکر داس قوم کہتری پُری
متوطن جالندہر صاحب ثروت اور روزگار پیشہ تہی مدت تلک پردہ مین مسلمان

ہی آخر مثل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عشق محمدی لی انکی دل مین جوش
مارا نوکری کو ترک کیا اور بقول بزرگے کہ سے ملک دنیا کو دو بکیا او ٹ
مین لیکر ڈالی ٭ جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووی ٭ ماں باپ مکان اسباب
زیور وغیرہ سب کو وطن ہی مین چھوڑا یعنی بسبب بیقراری کی ایسی جلدی
کی کہ بعد ترک روزگار کی وطن کو بہی نہ گئی اور سسرال مین جا کر اپنی
بیوی کو ساتھہ لیکر روانہ ہوئی تو دہیانہ مین پہنچکر بیوی سے کہنے لگے
کہ مینی تو اللہ اور رسول کو اختیار کیا ہی اگر تمکو دین اسلام منظور ہی تو عین
مراد اور نہین تو اسی گاڑی مین تمکو پیچہی کو روانہ کر دون اوس نیک بخت
وفادار نی کہا کہ مجھکو بہی دین اسلام منظور ہی پس وہانسی دونو میان
بیوی مالیر کوٹلہ مین تشریف لائے اور جب یہہ خاکسار بہی مالیر کوٹلہ ہی مین تہا
چنانچہ وہان پہنچکر لباس کفر دور کر کی خلعت اسلام سی مشرف ہوئی اور
بڑی دہوم دہام اور شہرت ہوئی چند روز وہان تشریف رکھکر پانی پت
مین آئی بعد ایک مہینی کی شاہجہان آباد مین پہنچکر چند مدت پابند روزگار
رہی آپ بہ نیت تحصیل علوم روزگار کو ترک کر دیا ہی اور انکی پیچہی انکی
اور انکی بیوی کی باپ وغیرہ اقربا جمع ہو کر مالیر کوٹلہ مین آئی اور فریاد
اور واویلا بہت کیا اور وہان سی انکی تلاش مین کول تک پہنچی جب



کہین انکا پتا نہ لگا نا امید ہو کر پہر آئی جب ان کی شاہجہان آباد مین ہونے
کی خبر سنی تو انکی باپ نے کئی خط انکی نام بہیجی اور اپنا شوق لکہا اور انکو بڑی
تمنا سی بلایا کہ ہم تمکو اپنی قوم مین پہر ملا لینگی چنانچہ میان عبدالقادر نی انکو
یہہ مضمون لکہہ بہیجا کہ بندہ بخوشی خود حقیقت دین اسلام کی دریافت کرکی مسلمان
ہوا اور کسیطرح کی تکلیف مجکو نہین اور اگر ہوگی تو اپنی سعادت سمجہونگا
اب مجہسی اور میری بیوی سی دین سی پہرنی کی امید ہرگز نہ رکہیئی بلکہ آپ
کی خدمت مین عرض یہہ ہی کہ اگر اپنی نجات منظور ہی تو دین اسلام اختیار کیجئی اور
مین اوسی طور آپ کا خادم اور فرمان بردار ہون انشاء اللہ تعالی خدمت
گذاری مین دریغ نکرونگا لیکن دین کی مقدمہ مین آپ کا تابع دار نہین ہون
انتہی مختصرا اے شاہ محمد تیرا در چہوڑ کدہر جاوی غریب بادشاہی سی تو
بہتر ہی گدائی تیری شیخ عبدالقادر آگی انکا نام تہا موہن لال
قوم کہتری کے متوطن پٹیالہ مرد ہنرمند کندہ کش ہین
ان کی بیوی بہی مسلمان ہوئی کنبے کے لوگون کو چہوڑکر
پٹیالہ سی ہجرت کرکی شاہجہان آباد مین آرہی شیخ محی الدین نوجوان
مرد صالح آگی انکا نام تہا ہرچند قوم کہتری ککڑ بڑی امیر کی بیٹی ہین متوطن
علیگڈہ ضلع پنجاب انکا باپ پنشن دار اور بہائی سرشتہ دار اور یہہ محرر

تہی اول مدت تلک پردی مین مسلمان رہی آخر خورشید عشق محمدی
سبب ننگ سے بی اختیار اسلام ظاہر کر دیا اوسکی بہائی کو خبر ہوئی آیا اور اوسکو
پکڑ کر اپنی مقام پر لیگیا اور ساری رات اوسکو سمجہاتا رہا اور دین اسلام
سے پہرنی کی ترغیب دیتا رہا اور اوس رات اوسکی گہر مین کہانا بہی نکلا
اور یہہ صاحب یعنی میان محی الدین ساری رات بہائی کی سامنی خاموش
بیٹہی رہی اور بزبان حال یہہ مضامین درد آمیز ادا کرتی رہی تہی
؎ ترا بر درد من رحمت نیاید ۞ رفیقی من کی بر درد باید که با او قصه
گویم تا شب و روزه دو بہم بہم خوشتر بود سوز ؎ تندرستان را نه
درد ریش ۞ جز بہم دردی نگویم درد خویش ؎ ناصح از حال دلم
خبردار نبوده که بجائی چو من خسته گرفتار نبود ؎ اوٹہہ جا طبیب
میرا کام ہو چکا ۞ مت کر میری دوا مجہی آرام ہو چکا ؎ بر و بکار خود ای
ناصح این چه فریاد است ۞ مرا فتاد دل از ره ترا چه افتاد است ۞ آخر
جب رات گذری صبح ہوئی بمضمون اس بیت کی که ؎ رخصت ای
زندان جنون زنجیر در کہرکائی ہی ۞ مژده خار دشت پہر تلوا میرا کہجلائی
ہی ۞ ناصح مشفق نصیحت اپنی بس تہ کر رکہو ۞ مین اوسی سمجہون ہون
تو سمجہی سمجہائی ہی ۞ بی اختیار ہو اٹہی اور کہا که قضائی

حاجت کو جاؤنگا ان کی پیر اور نامہربان نی ایک محافظ انکی ساتھہ کر دیا
پہر شہر سی دور آئی اور اوس محافظ کیطرف دیکھا اور جانا کہ نزدیک مین کچھ بھی
کمتر ہی تو کئی پتھر زمین سی اوٹھا کر اوس شیطان کو سنگسار کرنا شروع کیا
جب وہ پیچھی کو بھاگا اونہون نی اوسکا پیچھا چھوڑا اور اپنا پیچھا چھوڑا کر ایکطرف کو منھہ
کر کی چلنا شروع کیا ف یہہ دل جو تھا تھہ سی چھوٹی بمثل تیر جاتا ہی
اسمین قید کر دیکھا معہ زنجیر جاتا ہی ؛ تمام دن اور ساری رات چلی
صبحکو ایک مسجد مین کہ قریب کنارہ دریائی اباسندہ کی ہی پہنچکر بسبب غلبہ
نیند اور ماندگی راہ کی بیتاب ہوکر تھوڑی مدت آرام کیا وہان سی اوٹھکر
دریای اباسندہ سی پار ہوکر ایک درویش بزرگ کی خدمت مین چند مدت
ٹھہری پہر پشور وغیرہ اضلاع کی سیر کری شاہجہان اباد مین تشریف
لائی اور قرآن شریف حفظ کرنا شروع کیا اب چند روز سی پہر وطن کی
طرف تشریف لیگئی ہین مصرع عمر ہرجا ہست خدایش بسلامت داراد

۳۵۹
شیخ عبدالرحمن مرد سخی صاف دل بیریار روزگار پیشہ آگی انکا نام تہا
ہیر سنگہ متوطن پایل قوم کہتر پنجابی برادری مین میری بہائی ہین ایک
مدت تلک چھپی مسلمان رہی لیکن ہندوون سی مقابلہ اور مجادلہ دین کی
رد مین اچھی اچھی شعر پنجابی زبان مین تصنیف کرکی رہی اور شعر

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مناقب تصنیف کرلی اور خوش آوازی کر
پڑہا کرتی اور یہہ خاکسار مضمون اس بیت کا انکی خدمت مین عرض
کیا کرتا ؎ جب کہ ٹہیری علین ایمان جب محبوب خدا ٭ الغت حضرت
پہلا پہر کیا چہپانا چاہیی ٭ سو الحمد للہ والمنۃ کہ سنہ بارہ سو اکہت
ہجری مین لودہیانہ کی رسالہ کی مسجد مین وقت عصر کی اسلام
اپنا ظاہر کیا شیخ عبد الحق جوان صالح محبوب القلوب پرہیزگار
ہنر مند ذہین آگی انکا نام تہا سوہن لعل قوم کہتری نیچا اہل سناکن
پایل برادری مین میرے بہتیجے لگتے ہین ابتدا سے جوانی
شرک سی بیزار ہوی ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیا
کی مدت تلک ایمان مخفی رکہا آخر جذبہ رحمت الہی نی بزبان حال فرمایا
؎ ترا ز کنگرۂ عرش میزنند صفیر ٭ ندامت کہ درین دامگہہ چہ افتاد است
چنانچہ ماں اور بہائیون اور بہنون کی محبت سی دل اوٹہا کر وطن سی ہجرت
کری اور اللہ اور رسول کیطرف آئی اور لودہیانہ مین بیچ مسجد مبارک کے
شیخ عبد الرحمن کی ساتہہ کہ ان سکے بہت قریب ہین وقت
عصر کی مشرف باسلام ظاہری ہوئی آگی روزگار پیشہ تہی اب علم کی تحصیل مین
مشغول ہین شیخ عبد الکریم نوجوان صاحب ہمت آگی انکا نام تہا نند لال متوطن

پایل شیخ عبدالرحمن کی چہپری بہائی ہین جب انکو کفر برا اور اسلام
اچہا لگا پر دیہین مسلمان ہوئی ایکدفعہ سر سبری لودہیانہ مین تشریف
لائی شیخ عبدالرحمن نی چاہا کہ اونکو مسجد مین نماز پڑہاوین انہون نی
کہا ابہی میرا ارادہ اظہار اسلام کا نہین شیخ عبدالرحمن نی کہا کہ مغرب کا
وقت ہی کون دیکہیگا نماز تو مسجد مین ادا کرو جب مسجد مین گئی کسی نی
ہندؤن سی کہدیا کہ ایک شخص آج مسلمان ہوا ہی بعضی ہندو مسجد
کی دروازی پر آکر یہہ حال پوچہنی لگی ایک دوست نی کہا کہ آج کوئی
مسلمان نہین ہوا اتنی مین میان عبدالکریم صاحب مسجد سی باہر آکر
فرمانی لگی کہ مین مسلمان ہوا ہون آخر ایکدن ظاہر ہونا تہا سو آج
سہی بعد ازان انکا بڑا بہائی ملامت اور نصیحت کرنیکو آیا نہ حضرت
ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ * کوئی مجکو یہہ تو سمجہادی کہ
سمجہاوینگی کیا * لیکن انہون نی کچہہ خیال نکیا دوسری دفعہ انکا
بہائی اور سو سی زیادہ ہندو جمع ہوکر آئی اور انکو پکڑنی لگی میان
محمد حسین خان صاحب کہ بڑی دیندار ہین اکیلی سب ہندون سی
مقابل ہوئی اور بہت دنگہ اور فساد ہوا اول کوتوالی مین پہر حاکم وقت
کی آگی گئی میان عبدالکریم نی دو تین جگہہ جاکر کہا مین ہندون سے

نے دین کی قباحتین دیکھکر مسلمان ہوا انہون نے بہائی اپنی بیتی کی فصد نکاح کیا فلانی نے یہہ کیا اور فلانی نے یہہ چنانچہ حاکم وقت نے چار نفر پکڑ میان نے الکریم کا بہائی اونہین مین تہا دو دو مہینی کی قید یا دس دس روپیہ جرمانہ مقرر کیا عبد الکریم نے اپنی بہائی کی سفارش کر کے آدہا جرمانہ معاف کروایا اور آدہا اپنی پاس سی دیکر اوسکو قید سی چہڑایا شیخ عبد اللہ نوجوان سہارنپور مین مسلمان ہوئی آگی انکا قوم تہا بنیا ان اور باپ اور بیری کو چہوڑکر مسلمان ہوئی سا

لارامی کہ داری دل در وبند * دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند * خدا بخش

پہ سہارنپور کی جامع مسجد مین جمعہ کی دن عین وعظ مین آکر مسلمان ہوئی چونکہ تلقین اسلام مقدم تہا اسواسطی ایک لحظہ کی لئی وعظ بند کیا گیا اور انکو اسلام تلقین کیا گیا ہوی اور کبنی کی لوگون کو چہوڑ کر اللہ اور رسول کیطرف آئی ہین شیخ احمد نیک مرد روزگار پیشہ ساکن چہپرا شیخ محمد بخش مرد صالح متواضع مہمان نواز ساکن تہانیسر شیخ محمدی معہ بیوی اور ایک بیتی کی مسلمان ہوی اور ایک بیتا بعد اظہار اسلام کی ہوا پہلی کا نام ہی حافظ کریم بخش دوسری کا حافظ الہی بخش دو لو صاحب حافظ قرآن خوان صالح متبع سنت نیت بخیر اور

پیشہ ہین نام پہلا شیخ محمدی کا گنگارام اور حافظ کریم بخش کا فقیرا

قوم بنیا متوطن سوارہ عبد اللہ جوان صالح باپ اور بیوی کو چھوڑ کر آیا

مسلمان ہوی پہلا نام خیراتی قوم گدریا ساکن میرٹھہ عبد الحق تیرا

عبد اللہ موذن آگی انکا نام تہا دولت عبد اللہ رفیق مولانا اکرام

صاحب پانی پتی کی تہید اللہ نوجوان خدا بخش مرد مسکین مسجد نشین

طالب علم ساکن ضلع بروڈہ محمد دین جوان متقی کم گو طالب علم مولوی نعمت اللہ

کی شاگردون مین ہین اور اسوقت میری رفاقت مین ہین آگی انکا

نام تہا کانہا قوم سکہہ عبد الرحمن جوان صالح صاف دل بیرا خدمت

لب آگی انکا نام تہا [illegible] قوم برہمن لگا ساکن پرچہت گڈہ بیوی اور

اولاد اور تمام قوم کو چہوڑ کر مسلمان ہوی عبد النور موذن مرد نیک

اور انکا بیٹا عبد الکریم دو نو مسلمان ہوی متوطن ضلع لاڈوہ شیخ

عبد الرحمن ساکن میرٹہہ قوم کایت عبد اللہ ساکن میرٹہہ

رحمن بخش ساکن کٹن گڈہ مولوی شیخ عبد الرحمن آگی

انکا نام تہا لچہمی نراین قوم کایت متوطن شاہ جہان آباد آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کا احوال اور دین اسلام کی حقیت اور کفر کا بطلان معلوم کرکی

ناگہ لحت مشرف باسلام ظاہر ہوئی اور قرآن مجید حفظ کیا [illegible] تمّ شد

اور حدیث اور تفسیر حاصل کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ
يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ اور بعضی شخص ایسی ہین کہ دلی
بصدق تمام ایمان لائی ہین لیکن ابتلک ظاہر مسلمان نہین ہوئی
اور اکثر اون مین ایسی خوش اعتقاد اور راسخ نہاد ہین کہ کیا اونکی
خوبی کو بیان کرون حق تعالی اپنی فضل سی اونکا کہیوا پار کری اور
اسلام ظاہری نصیب کری چنانچہ اونکی نام قدیمی بسبب اخفای کی
مینی یہان نہین لکہی مگر نام اسلام کی جو اونکی مقرر ہوگئی ہین یہان
لکہتا ہون عبد اللہ کہتری اکی بیوی بہی ایمان لائے اور وہ
حجاب کی حالت مین فوت ہوئی کبہی ایسا ہوتا کہ میان عبد اللہ کئی مہینی
پہلی رمضان شریف سی دنکا کہانا چہوڑ دیتی تاکہ اس پردی مین
رمضان کی روزہ رکہی جاوین علی محمد کہتری اگرچہ حجاب مین رہے
لیکن جب کوئی شخص دین اسلام کی مذمت کرتا اوسکو جواب خوب
دیتی اوسی حال مین اونکا انتقال ہوا اور کئی بار مجکو خواب مین نظر
آئی ایکدفعہ مینی پوچہا کہ اللہ نی تمسی کیا معاملہ کیا کچہہ عذاب تو نہین ہوا
بولی کہ کچہہ عذاب نہین ہوا مینی کہا کہ تم تو بڑی شریر تہی کہنی لگی
لذا اللہ تعالی نی بخشدیا عبد الستار کہتری خوب سیرت نیک صورت

تیز طبع مرد قابل ہین امیر علی کہتری مرد قابل خوش اخلاق اور
انکی پہوپہی بہائی نام اونکا محمد اور امیر علی کی بیوی بہی مسلمان ہے
اور انکو واسطی اظہار اسلام کی تاکید کیا کرتی ہی اور انکی ایک دوست
پردہ ہین مسلمان تہی فوت ہو گئی اونکو مینی نہین دیکہا لیکن سنا ہے
کہ عجیب آدمی تہی عبد الغفار کہتری عبد الوہاب برہمن محمد اسحق
کہتری شیخ احمد برہمن انکی بیوی بہی پردی ہین ایمان داری اور
ایک دفعہ شیخ احمد نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا ہے
عبد السلام فقیر بڑا نجات اللہ کہتری رحمت اللہ کہتری
عبد الکریم سود عبد الرحیم بنیا صفت اللہ کہتری عبد الرحمن
کلال محمد عثمان کہتری اور انکا ایک چہوتا بہائی غلام قادر کہتری
ضیاء الدین بنیا محمد عمر کہتری عبد الغفور بنیا نہیہ چہون
صاحب بڑی امیرزادی ہین عبد العزیز جاٹ احمد صدیق
بہاٹ عبد الکریم کہتری عبد العزیز کہتری اور انکی کئی دوست
جنکی نام اب یاد نہین ہین عبد اللہ کہتری قربان حسن کہتری
عبد اللطیف کہتری اور انکی ایک دوست بہی تہی بیچارہ کی حالت
مین دنیا سی گذر گئی نیاز احمد اور کئی یار انکی عبد اللہ [illegible]

ذکر پہلی باب کی چہتی فصل مین ہی عبد العزیز کہتری درویش محمد
برہمن شہاب الدین کہتری عبد الحمید کہتری محمد صدیق
برہمن اور سوای انکی بعضون کی نام مجہکو اسوقت یاد نہین ہین
حق سبحانہ وتعالی ان سبکو دنیا اور عاقبت مین خوش رکہی اور
تمام مسلمان مردون اور عورتون کو ایمان کی ساتہہ جہان سی
اوٹہاوی اور عذاب سی بچاوی اور اسیطرح اور کافرونکو ہدایت
کری اور ہمکو ابد الاباد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی
متابعت مین رکہی اور مدینہ منورہ مین موت نصیب کری ؎
نکل جاوی دم تیری قدمون کی نیچی یہی دل کی حسرت یہی
آرزو ہی امین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین
حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ والعاقبۃ للمتقین
والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب
العلمین فخر الاولین والاخرین شفیع المذنبین ہادی
المضلین رحمۃ للعلمین النبی الامی احمد المجتبی محمد المصطفی
وعلی الہ الطیبین واصحابہ الطاہرین والتابعین لہم
باحسان الی یوم الدین وعلی جمیع المؤمنین والمسلمین

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاٰخِرُ

دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۵

قطعہ تاریخ

جسکو ہو خوف خدا وہ سمجھے | تحفۃ الہند کی مضمون تمام

طبع بہوپال کی تاریخ سنو | صیقل شرک ہی توحید مدام

الحمد للہ والمنۃ کہ از تصنیفات مولوی عبید اللہ صاحب

ساکن پایل نسخہ تحفۃ الہند باہتمام محمد عبد الواحد عثمانی

در شہر بہوپال بمطبع سکندری بتاریخ

یکم ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۶ ہجری

بقالب طبع

در آمد

